تباہی کا سیلاب
حکیم محمد اسلم شاہین قادری عطاری
نورِ رضا پبلیکیشنز

تباہی کا سیلاب

تالیف

حکیم محمد اسلم شاہین عطاری

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز

۱۱- گنج بخش روڈ لاہور

042-7313885

نام کتاب .... تباہی کا سیلاب

مؤلف .... حکیم محمد اسلم شاہین عطاری

تعداد صفحات 200

بارِ اوّل .... ستمبر ۲۰۰۴ء

تعداد 1100

با اہتمام .... سیّد شجاعت رسول شاہ قادری

ناشر .... نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور

کمپیوٹر کوڈ 1N93

قیمت 135

ملنے کے پتے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11 گنج بخش روڈ، لاہور فون: 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے فیصل آباد فون: 626046

فہرست

پیش لفظ

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس کا ثبوت ہمیں زندگی کے ہر میدان میں ملتا ہے اس نے ہمارے لیے پاک چیزوں کو حلال ٹھہرایا ہے اور ناپاک چیزوں کو ہمارے لیے حرام قرار دیا ہے یہ ایک ایسا دین فطرت ہے جو ہمیں ہر ایسے نقصان سے بچاتا ہے جو ہماری جانوں، ہماری عقلوں اور ہمارے معاشرہ کو پہنچ سکتا ہو، نیز مال تلف کرنے کے عمل کو اسراف وتبذیر سے تعبیر کر کے بے جا مال اڑانے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔

آج عالم اسلام بالعموم اور وطن عزیز پاکستان بالخصوص، منشیات کے زبردست خطرہ سے دوچار ہے دولت کے چند پجاری، موت کے کچھ سوداگر اپنے ذاتی مفاد کے لئے انسانوں کو تباہی وبربادی کے عمیق گڑھے میں دھکیل رہے ہیں جس سے خاندانی شیرازہ بکھر چکا ہے والدین اور بچوں کے درمیان رابطہ کا فقدان ہے۔ ہوس زر اور ترقی کرنے کے غلط تصور اور رجحان نے ہیجان انگیز معاشرتی ماحول پیدا کر دیا ہے منشیات کو صیہونی طاقتیں اور اسلام دشمن عناصر پاکستان اور اپنے دیگر مخالف ملکوں کو اخلاقی طور پر تباہ کرنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

تمام مبلغین، علماء کرام، رفاہی اداروں، اہل قلم اور انسانیت کا درد رکھنے والوں کا فرض ہے کہ وہ انسداد منشیات کے لئے اس کتاب کو تمام خواندہ افراد تک پہنچائیں تاکہ وہ اس تباہی کے سیلاب کی طغیانیوں سے محفوظ رہیں اور ہماری حکومت کا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ منشیات کی ترویج اور کاروبار میں ملوث افراد کو عبرت ناک سزائیں دے تاکہ اس لعنت کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ کیا جا سکے۔

حکیم محمد اسلم شاہین عطاری

عطاری دواخانہ نزد حبیب بنک ملتان روڈ بھائی پھیرو،

ضلع قصور (پاکستان) فون: 04943-512650

تبصرہ کتاب ''تباہی کا سیلاب''

یہ کتنے دکھ کی بات ہے کہ انسان صحت اور تندرستی کی اس بیش بہا نعمت کو خود اپنے ہی ہاتھوں پامال کرنے لگتا ہے۔ منشیات کے بارے میں ہم اپنے سامنے دو متناقض صورتیں پاتے ہیں۔ اوّل یہ کہ اس کی تمام اقسام انسانی زندگی کے لئے خطرناک ترین زہریں ہیں۔ دوئم ہمارے سامنے دردناک صورتحال یہ ہے کہ منشیات کی آگ نے ہمارے اس معاشرہ میں وباء کی شکل اختیار کر لی ہے۔

کتاب ھذا کے فاضل مؤلف اور میرے محترم دوست حکیم محمد اسلم شاہین عطاری صاحب نے اس موضوع پر جس انداز سے مقدمہ پیش کیا ہے۔ اس کو دل کی عمیق گہرائیوں سے مطالعہ کرنے کے بعد اس لعنت سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ یہ کتاب منشیات کے خلاف ایک ماہرانہ جنگ سے کم نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں تمام خطرات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اور ساتھ ان مسائل کے حل کے لئے تجاویز بھی دی گئی ہیں نیز تمام اداروں اور منشیات کی روک تھام کرنے والوں کے لئے رہنما ثابت ہو گی۔ اس کتاب کے آخر میں مختلف گناہوں کی تباہ کاریوں کا ذکر ہمارے لئے نہایت ہی عبرت خیز ہے۔

حکیم محمد منیر احمد چشتی
چیئرمین ایجوکیشن/انسپکشن
ہیلتھ منسٹری حکومت پاکستان (اسلام آباد)
صدر وفاق اطباء (پنجاب)

https://ataunnabi.blogspot.com/

انتساب

دعوتِ اسلامی کے مبلغین کے نام جو گناہوں کے سیلاب کی طغیانیوں کے خلاف اور احیائے سنت اور دین کی سر بلندی کے لئے شب و روز کوشاں ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب اوّل

فصل نمبرا — منشیات کیا ہیں؟

منشیات سے مراد ایسی چیزیں ہیں جن کے استعمال سے سُرور وانبساط کی کیفیت محسوس ہو دنیا سے بے نیازی اور بے خودی کی کیفیت طاری ہو جائے اور نیند، بے ہوشی، مدہوشی اور بدمستی طاری ہو کر تمام تکالیف اور درد بھول جائیں، شروع شروع میں تو سکون کا متلاشی بے انتہا فرحت محسوس کرتا ہے مگر جب نشہ کا عادی ہو جاتا ہے تو اس کی طلب پھر بے چین کر دیتی ہے اور اس کے حصول کے لئے وہ پھر کوشاں ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی زندگی کا مقصد ہی نشہ کرنا رہ جاتا ہے۔

حال ہی میں فرانس میں ہونے والے اعداد و شمار کے مطابق دنیا میں پانچ سو سے زائد ایسے مرکبات یا مفردات ہیں جنہیں بطور نشہ استعمال کیا جاتا ہے اور ان تمام مرکبات میں یہ خصوصیت مشترک ہے کہ مریض کو بے بس کر دیتے ہیں اور اسے جسمانی لحاظ سے لاغر اور کمزور بنا دیتے ہیں نفسیاتی اور اعصابی انتشار میں مبتلا کر دیتے ہیں اور عقلی لحاظ سے کمزور کر دیتے ہیں ان مرکبات کے نتائج ایک دوسرے سے اس قدر ملتے جلتے ہیں کہ تشخیص کنندہ کے لئے صحیح طور پر تشخیص کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور وہ جس طرح مثلاً افیون سے پیدا شدہ سرشاری کی جلد تشخیص کر لیتا تھا اب ایسا آسانی سے نہیں کر سکتا۔

اور چونکہ یہ مواد قانونی نگرانی سے بچنے کی خاطر، غیر صاف شدہ صورت میں اسمگلنگ کے بارہ بازاروں میں فروخت ہوتا ہے لہٰذا اس میں ملاوٹ کی خاطر یا منشیات کی کارکردگی کو بڑھانے کے کے لئے خطرناک زہریلی اشیاء کی ملاوٹ کر دی جاتی ہے لہٰذا اس مواد سے پیدا ہونے والی کارکردگی سے قبل از وقت آگاہ ہونا ممکن نہیں ہے بلکہ یقین کر لینا چاہیے کہ

اس کے خطرناک اثرات بالکل مختلف نوعیت کے ہوں گے۔

ان تمام مرکبات میں قدر مشترک یہ ہے کہ یہ مکمل تباہی کی طرف لے جاتے ہیں اور انسان منشیات کا غلام بن جاتا ہے، عقل اور جسم پر یکساں واضح اثرات پڑتے ہیں۔

ان مرکبات کے استعمال سے پیدا ہونے والی حقیقی صورتِ حال کا اندازہ کرتے ہوئے بین الاقوامی تنظیم صحت نے تجویز پیش کی ہے کہ منشیات سے سرشاری (Toxicomanine) کی اصطلاح استعمال نہ کی جائے بلکہ اس کی بجائے منشیات کے آگے "بے بسی اور سپر اندازی" کی ترکیب برتی جائے۔

نشئی (نشہ باز) اسے کہا جاتا ہے جو روزانہ نشہ اور شے استعمال کرے یا اس طرح مسلسل استعمال کرے کہ دوا کے بغیر اس کے لئے کوئی چارہ گر نہ رہے۔ اردو زبان میں نشہ کرنے والے کو نشہ باز کہا جاتا ہے۔ نشئی اگرچہ پنجابی زبان کا لفظ ہے مگر نہایت جامع ہے اس کا اطلاق عادی غیر عادی، مجبور، بے بس اور مسرت و عیاش ہر قسم کے نشہ کرنے والا پر ہوتا ہے اور آج کل اردو مضامین اور تحریروں میں مستعمل ہے۔

منشیات کی تباہ کاریاں

منشیات ایک ایسا موضوع ہے جسے لکھنے کے لئے زخمی دل کا بنا ہوا قلم اور خون کے آنسوؤں کی سرخ سیاہی چاہیئے۔ نشہ سو فیصد مہلک مرض ہے یہ مریض کو صرف جسمانی ہی نہیں بلکہ ذہنی، روحانی اور نفسیاتی طور پر بھی مفلوج کر دیتی ہے اور انسان کو چلتا پھرتا، بھوت گھر، بنا دیتی ہے جس میں آسیب بستے ہیں اور جہاں سے زندگی کا گزر نہیں ہوتا۔

نشہ کرنے والے فرد اپنے جسم اور روح میں نشے کی طلب کے نتیجے میں پیدا ہونے والی توڑ پھوڑ کے نقصانات بھگتتا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ نشے کی طرف بڑھتے اپنے قدموں کو روک نہیں پاتا ہے۔

نشے کے سامنے اس کی بے بسی رفتہ رفتہ اپنی ذات اور گرد و پیش سے بے حسی میں

تبدیل ہوجاتی ہے اب مریض کو اپنی دنیا و عاقبت کی فکر رہتی ہے نہ ہی خود سے وابستہ لوگوں کی، اس کے ذہن میں رشتوں کا تقدس باقی رہتا ہے نہ نیکی بدی کی پہچان کا سلیقہ۔ نشے کا سرور (جو بعد ازاں ایک زہریلے سانپ کی طرح ڈسنے لگتا ہے) اس کی آنکھوں کے سامنے ایسے جالے بُن دیتا ہے کہ اسے نشے کی طلب کی علاوہ سب کچھ بھول جاتا ہے۔

مریض کی دن بھر کی ساری سرگرمیاں نشے کی تلاش کے ہدف کے گرد گھومنے لگتی ہیں۔ نشئی کی زندگی جانوروں سے بدتر ہوتی ہے ہر کوئی حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے ماں باپ بیوی بچے اتنے عاجز ہوجاتے ہیں کہ موت کی دعائیں کرتے ہیں ہر طرف نفرتوں کی دیوار کھڑی ہوجاتی ہے اس کی ماں اپنا دوپٹہ اتار کر اس کے پیروں پر رکھ دیتی ہے اور کہتی ہے، تجھے اس دوپٹے کی حرمت کی قسم اب نشہ نہ کرنا، مگر وہ کب رکتا ہے، کبھی کبھی احساس شرم اور گناہ سے مجبور ہوکر وہ خود اپنے کسی چھوٹے بھائی بہن کی قسم اٹھا کر کہہ دیتا ہے "بس بھائی مجھے تمہاری قسم جو آج کے بعد نشہ کروں؟ مگر نتیجہ وہی...... نشے کا بھوت پلٹا رہتا ہے (غیر اللہ کی قسم کھانا مکروہ ہے)

مثل مشہور ہے کہ ممتا اندھی ہوتی ہے ۹ ماہ تک بچے کو پیٹ میں لئے پھرتی ہے، دکھوں اور تکلیفوں سے جنم دیتی ہے اولاد کے لئے اپنے خاوند سے لڑنے پر اتر آتی ہے لیکن یہی ماں اپنی ممتا کا جذبہ اس وقت کھو بیٹھتی ہے جب اپنی اولاد کو نشہ کی حالت میں دیکھتی ہے میرے پاس ایسی عورتوں کی مثالیں موجود ہیں جو نشہ کے عادی اپنے لختِ جگر کے متعلق کہتی ہیں کہ خدا اسے موت دے دے تو بہتر ہے۔ اس سے آپ اندازہ کرلیں کہ سب سے قریبی خونی رشتہ بھی ٹوٹ جاتا ہے لیکن اس کے باوجود بھی نوجوانوں کی کثیر تعداد اس خار دار ریگزار میں آبلہ پا داخل ہورہی ہے۔

ایک نشے کے مریض کے اردگرد چار پانچ اور مریض بڑی آسانی سے دیکھے جا سکتے ہیں یہ مریض دراصل نشے کے مریض کے لئے دماغی جنگ لڑتے ہیں وہ ہر آفت اور

مصیبت کو مریض سے دور رکھتے ہیں۔ مریض نے کسی سے قرض لے رکھا ہو، کسی کے ساتھ دھوکا کیا ہو، کسی کی کوئی چیز چرالی ہو، کسی محلے دار کی طرف سے شکایت ہو یا پولیس کا کوئی پھڈا، اہل خانہ سب دکھ جھیلتے رہتے ہیں اور مریض ان سب مسائل سے بے پرواہ نشے کے سمندر میں غرق ہونے کے لئے لمحہ بہ لمحہ گہرے بھنور کی طرف بڑھتا رہتا ہے۔

نشہ ایک ایسا مرض ہے کہ ہر طرح کے لوگ اس کے مریض بن جاتے ہیں اس مرض کے سامنے رنگ، نسل، جنس، مذہب، قد، وزن کا فرق کوئی اہمیت نہیں رکھتا کوئی بھی شخص متواتر نشہ چکھنے کے بعد اس کی محبت میں گرفتار ہونے کے بعد مریض بن جاتا ہے۔ ہم نے ہر طرح کے لوگوں کو نشے کا مریض بنتے دیکھا ہے، عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں کہ ناکام، جاہل اور دنیا کے ٹھکرائے ہوئے لوگ ہی نشہ کرتے ہیں لیکن اس کے برعکس کامیاب، کامران اور چھا جانے والے لوگ ہی نشہ کرتے ہیں، کاہل اور پست کارکردگی کے حامل افراد کم ہی نشے کے مریض بنتے ہیں۔ نشے کی بیماری زیادہ تر "قیمتی ہیروں" کو ہی دیمک کی طرح چاٹتی ہے۔

☆ منشیات کے استعمال سے جسم میں خون کے سرخ ذرات کم ہو جاتے ہیں اور جسم انتہائی کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے۔

☆ کندھے کے نیچے بغل میں یا گردن پر غدود بننا شروع ہو جاتے ہیں۔

☆ بار بار نشہ کے انجکشن لگوانے سے نبض کی رفتار سست پڑ جاتی ہے، شریانیں متورم ہو جاتی ہیں اور ان میں سوزش ہونے لگتی ہے۔

☆ جسم میں رعشہ اور لرزش پیدا ہو جاتی ہے۔

☆ آنکھوں کی چمک دمک ختم ہو جاتی ہے کچھ نشوں سے آنکھوں کی پتلیاں سکڑ جاتی ہیں اور کچھ ان کو ضرورت سے زیادہ پھیلانے کا سبب بنتی ہیں۔

☆ کوکین کے کثرت سے استعمال سے ناک کے پردہ میں سوراخ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات دانت بوسیدہ ہو کر گر جاتے ہیں۔

☆ شریانوں میں خون کے لوتھڑے جم جاتے ہیں جس سے دل کی دھڑکن باقاعدہ نہیں رہتی اور ہارٹ اٹیک ہونے کے امکان بڑھ جاتے ہیں۔

☆ پھیپھڑوں میں فسادِ خون اور سوزش ہو جاتی ہے ہیروئن کے اثر سے پھیپھڑوں میں چھوٹے چھوٹے پھیپھڑے بن کران کے دباؤ کو بڑھا دیتے ہیں۔

☆ ہیروئن کے استعمال کی وجہ سے جسم میں آکسیجن کی کمی ہو جاتی ہے جو بعض اوقات موت کا سبب بن جاتی ہے۔

☆ ہر نشہ آور غذا، دوا یا انجکشن گردوں اور ان کی نالیوں میں نقص اور درد پیدا کرتا ہے۔

☆ نشہ کی زیادتی بالآخر مردوں میں ضعفِ باہ، سرعتِ انزال اور نامردی جبکہ عورتوں میں ترکِ خواہش کا باعث بنتی ہے۔

☆ جگر بڑھ جاتا ہے یا متوّرم ہو جاتا ہے بعض حالتوں میں جگر کا کینسر بھی ہو جاتا ہے جگر کی کارکردگی اتنی متاثر ہوتی ہے کہ 3 سال کے اندر اندر موت کا سبب بن جاتا ہے۔

☆ معدہ اور آنتیں زخمی ہو جاتی ہیں اور ان کا السر کسی بھی وقت کینسر میں تبدیل ہو سکتا ہے۔

☆ حرام مغز کی جھلی متوّرم ہو کر دماغ کو متوّرم کر دیتی ہے۔

☆ مرگی اور تشنج کے دورے شروع ہو جاتے ہیں۔

☆ ہیروئن کا نشئی ہر 3، 4 گھنٹہ بعد انجکشن کی حاجت محسوس کرتا ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو اس کے حصول کے لئے ہر نیچ سے نیچ حرکت کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔

☆ خواب آور اور مسکن دوائیں استعمال کرنے والی ماؤں کے بچوں کو مرگی وراثت میں ملتی ہے۔

☆ ''ایڈز'' عصرِ حاضر کی مشکل العلاج بیماری کا ہم جنسیّت کے علاوہ ایک سبب منشیات کا کثرت سے استعمال بھی ہے۔

☆ مختصراً یہ کہ نشہ جسم کے ہر حصہ کو گھن کی طرح چاٹ جاتا ہے اور پورا جسم، اس کا ایک ایک عضوِ کمزور ہو کر موت کی وادی کے منہ میں چلا جاتا ہے۔

''منشیات سے بچاؤ'' اس وقت دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ ہے اقوامِ متحدہ پوری دنیا میں اس کے خلاف مہم چلا رہی ہے کہیں منشیات کے خلاف ہفتے اور مہینے منائے جاتے ہیں اور کبھی پورے سال کو منشیات کے خاتمے کا سال قرار دیا جاتا ہے کہیں کھڑی فصلوں کو تلف کیا جاتا ہے کہیں ان کی فیکٹریوں پر چھاپے ڈالے جاتے ہیں کہیں ان کے سمگلروں کو سزائے موت دی جاتی ہے کہیں جیلوں میں ڈالا جاتا ہے کہیں جائیداد ضبط کی جاتی ہے اور کہیں ترغیب اور دیگر لالچ دے کر ان کو فصلیں پیدا کرنے سے روکنے کی کوشش کی جاتی ہے ان کے استعمال کو روکنے کے لئے بھی تقریباً ہر ملک میں ادارے قائم کئے گئے ہیں۔ پاکستان میں مرکزی اور صوبائی سطح پر ادارے قائم ہو چکے ہیں اور اب ڈویژن اور ضلع کی بنیاد پر ان کے قیام کی تیاریاں جاری ہیں۔ بے شمار ہسپتالوں میں اس کے علاج کے مراکز بھی قائم ہیں لیکن یہ لعنت مسلسل بڑھ رہی ہے اور کمی کے دور دور تک کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ (ہفت روزہ بیدار ڈائجسٹ)

آخر میں میری علماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ اپنے خطابات میں قرآن وحدیث کی روشنی میں منشیات کی مذمت اور اس کے نقصانات لوگوں پر واضح کریں اور ان سے ہاتھ اٹھوا کر عہد لیں کہ وہ خود بھی اس سے بچیں گے اور دوسروں کو بھی بچائیں گے، عوام الناس کو نیکی کی دعوت پیش کریں کیونکہ دین کے ساتھ جتنا گہرا لگاؤ ہوگا اتنا ہی وہ لغویات، لہو ولعب اور منشیات سے بچیں گے اس لئے اگر اس قوم کو اس لعنت سے بچانا ہے تو اس کا رُخ دین کی طرف موڑیئے، خود بخود ان کی اصلاح ہو جائے گی۔

پاکستان میں نشہ کرنے والوں کی تعداد

نشہ بیچنے والے وہ زہریلے ناگ ہیں جو قوم کے بچوں کا خون پی رہے ہیں کوئی متعدی مرض اتنی تیزی سے نہیں پھیلتا جس تیز رفتاری سے نشہ ہمارے ملک میں پھیل رہا ہے یہ وہ آگ ہے جو بجھانے سے نہ بجھے۔

پاکستان میں منشیات کے عادی افراد کی تعداد 90 لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ جس میں 40 لاکھ سے زائد افراد چرس کے عادی ہیں۔ 30 لاکھ افراد ہیروئن کی لعنت میں مبتلا ہیں۔ جبکہ 20 لاکھ سے زائد افراد افیون، گانجا، بھنگ، کوکین، اور دیگر نشہ آور چیزیں استعمال کرتے ہیں۔ تاہم انٹی نارکوٹکس فورس (اے این ایف) سے ملنے والے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں منشیات کے عادی افراد کی تعداد تقریباً 50 لاکھ ہے۔ جس میں سے 12 لاکھ سندھ میں ہیں۔

ایک سروے کے مطابق صرف کراچی میں منشیات کے عادی افراد کی تعداد 15 لاکھ سے زائد ہے۔ جس میں 7 لاکھ سے زائد افراد چرس کے عادی ہیں۔ جبکہ کراچی میں ہیروئن کے عادی افراد کی تعداد 4 سے 5 لاکھ کے درمیان ہے۔ سروے کے مطابق ملک بھر میں مجموعی طور پر 0.5 فیصد سالانہ کی شرح سے منشیات کے عادی افراد کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جس میں ایک بڑی تعداد 10 سے 15 سال کے کم عمر کے لڑکوں کی ہے۔ جبکہ دیہی علاقوں کی خواتین میں بھی منشیات کے استعمال کے رجحان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس اعتبار سے آئندہ دس سال بعد پاکستان میں منشیات کے عادی افراد کی تعداد ایک کروڑ 60 لاکھ ہو جائے گی۔ یا اس سے زائد ہو جائے گی اور پاکستان کی آبادی کا ایک بڑا حصہ عضوِ معطل ہو کر رہ جائے گا۔

سروے کے مطابق کراچی میں روزانہ اوسطاً 8 سے 10 ہیروئن کے عادی افراد کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ اور گزشتہ 10 سالوں میں صرف کراچی میں 30 ہزار سے زائد

ہیروئن کا نشہ کرنے والے افراد لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ سروے کے مطابق منشیات کے عادی افراد میں 97.02 فیصد مرد ہیں۔ جبکہ 2.98 فیصد عورتیں ہیں۔ جس میں 85 فیصد امراء بھی منشیات کے افراد میں سرفہرست ہیں۔ ایک ہیروئن کا نشہ کرنے والا روزانہ اوسطاً 3 سے 5 سیگریٹیں پیتا ہے۔ جس میں اوسطاً 4 سے 5 گرام ہیروئن ہوتی ہے۔ تاہم یہاں بھی ایک نمبر اور دو نمبر کا فرق ہے۔ اور ملاوٹ کا عنصر اسی طرح موجود ہے۔ جس طرح دوسری چیزوں میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ ہیروئن کے عادی افراد میں ہیروئن کو ''پنی'' پر رکھ کر اس کی خوشبو سونگھنے کا رجحان بھی بہت عام سی بات ہے۔ جبکہ سرنج کے ذریعے بھی ہیروئن خون میں شامل کر کے لطف لیا جاتا ہے۔ سرنج کے ذریعے نشہ کرنے کے رجحان کی وجہ سے پاکستان میں (ایچ آئی وی پازیٹو) یا ایڈز کے مریضوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اور ایک محتاط اندازے کے مطابق پاکستان میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد 10 لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے۔ جبکہ صرف کراچی میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد ایک لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ جن میں سے زیادہ تر افراد منشیات کے عادی بتائے جاتے ہیں۔

منشیات استعمال کرنے والے لوگوں میں 38 فیصد غریب لوگ شامل ہیں جن میں کلرک سے لے کر چپڑاسی تک ہیروئن پیتے ہیں۔ سیلز مین اور دکاندار بھی اس دھندے میں ملوث ہیں چونکہ ان لوگوں کا تنخواہوں اور روزانہ آمدن پر گزارا نہیں ہوتا لہٰذا یا تو وہ رشوت لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں یا پھر چوریاں اور ڈکیتیاں کرتے ہیں جو نوجوان بے روزگار ہیں وہ بھی بے روزگاری سے تنگ آ کر منشیات کے عادی بن جاتے ہیں یہ لوگ ایک سیگریٹ ہیروئن حاصل کرنے کی خاطر چوری کی وارداتیں کرتے ہیں بلکہ قتل اغواء اور زنا بالجبر کی وارداتوں میں بھی ملوث ہوتے ہیں۔

پاکستان میں عموماً منشیات کا پتہ چلانے والے انفارمر ہوتے ہیں اور انہیں صرف اتنا پتہ ہوتا ہے کہ انہوں نے سمگلنگ کے خلاف کام کرنا ہوتا ہے اس کے علاوہ انہیں کچھ بھی

پتہ نہیں ہوتا کیونکہ سمگلروں کے نیٹ ورک کے بارے میں بہت کم لوگوں کو پتہ ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ اس نیٹ ورک کو توڑنے میں ناکام ہوتے ہیں اس نااہلیت کی بنیادی وجہ بے نظمی اور کم تربیت ہے منشیات کے خلاف کام کرنے والے تمام اداروں کے لوگوں کی تربیت نہ صرف نا ہونے کے برابر ہے بلکہ ان کے پاس وسائل بھی کم ہیں جس کی وجہ سے وہ سمگلروں کا پتہ چلانے اور اس ناجائز کاروبار کو روکنے میں ناکام ہوتے ہیں۔

کرپشن اور اخلاقی پستی نے پاکستانی معاشرے کو تباہ کر دیا ہے اس معاشرے کو دوبارہ بنانے اور اخلاقی پستی ختم کرنے میں کافی عرصہ درکار ہے کیونکہ پانچ میں سے چار آدمی کرپٹ، ملک دشمن اور غیروں کے اشاروں پر کام کرنے والے لوگ ہیں۔

جرائم منشیات کی فروخت، جوا اور دہشت گردی کا ایک دوسرے سے اس قدر گہرا تعلق ہے کہ گویا یہ تینوں ایک ہی ہیں لیکن یوں کہیں کہ تینوں مختلف چہرے ہیں روپ مختلف، نام مختلف مگر اصل ایک ہی ہے کسی بھی دہشت گرد کا ماضی کھنگال لیں مختلف جرائم میں ملوث ملے گا اس کے ساتھ منشیات کا رسیا بھی ہوگا۔

منشیات کی فروخت کا ایک سب سے بڑا اور بُرا اثر یہ ہے کہ اس کی وجہ سے جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے۔ منشیات فروشی کے اڈے جن علاقوں میں قائم ہیں وہاں کا جائزہ لے لیں کہ ان کے اردگرد کے علاقے مجرمانہ سرگرمیوں سے بہت متاثر ہیں ان علاقوں میں بسنے والے بچوں اور نوجوانوں کو دیکھ لیں یہ بچے اور نوجوان ان ہی اڈوں پر یا ان کے ذریعے مختلف نوعیت کے جرائم سے واقف ہوتے ہیں۔

گزشتہ پندرہ برسوں سے چھائی ہوئی اس دہشت گردی کے بارے میں یہ سوال اکثر کیا جاتا ہے کہ کراچی جیسا پرامن شہر آخر اچانک دہشت گردی کی لپیٹ میں کیوں آ گیا تھا کس وجہ سے کراچی کا امن وسکون دہشت گردی میں تبدیل ہوگیا اس سوال کے بہت سے جوابات ہیں مگر بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس وقت انتظامیہ کی کمزور گرفت اور پولیس کے نااہل اور مفاد

پرست افسران کی وجہ سے جرائم پیشہ اور سماج دشمن عناصر مضبوط ہوتے چلے گئے تھے یہ جرائم پیشہ رفتہ رفتہ اس قدر مضبوط ہو گئے کہ خود سیاستدانوں کو اپنا تابع کر لیا اس کے ساتھ نا اہل اور مفاد پرست انتظامیہ کو بھی اپنا تابع کر لیا اس طرح ایک ایسا مافیا وجود میں آیا جو کہ ایک جانب سیاست کی بساط پر اپنی من پسند چالیں چلتا تو دوسری جانب مجرمانہ سرگرمیوں کے ذریعے اپنے حریفوں کو زمین کے اندر یا آسمان پر پہنچا کر اپنا راستہ صاف کرتا رہا اور عوام کو یرغمال بناتا رہا یوں اسٹیٹ کے اندر اسٹیٹ وجود میں آ گئی جس نے اپنی شناخت اگرچہ قوم پرستی ظاہر کی مگر اس کی جڑیں دہشت گردی اور مجرموں کے اندر تھیں۔ (ہفت روزہ زندگی لاہور)

اقوام متحدہ کی تنظیم کے انسداد منشیات کے ادارہ نے اپنی ۱۹۸۱ء کی رپورٹ میں کہا ہے کہ وہ منشیات کے بڑھتے ہوئے استعمال کو دیکھ کر اب مایوس ہو چکا ہے وہ پوری دنیا اور مختلف طبقوں میں منشیات کی اسمگلنگ کو دیکھ کر نا امید ہو چکا ہے اس ادارہ کے بقول منشیات کا استعمال پس ماندہ طبقوں تک محدود نہیں رہا بلکہ اس کا بڑے وسیع پیمانے پر جغرافیائی اور عالمی سطح پر پھیلاؤ ہوا ہے۔

تہذیب یافتہ صنعتی ممالک سے ہوتے ہوئے یہ وباء، ترقی پذیر اور پس ماندہ ملکوں تک جا پہنچی ہے اس عادت بد میں لڑکے اور عمر رسیدہ افراد یکساں مبتلا ہیں، منشیات جس طرح روز بروز سہل الحصول ہوتی چلی جا رہی ہیں اور ان کے استعمال میں کم سے کم احتیاط ملحوظ رکھی جا رہی ہے اس حساب نے حالت بدتر سے بدتر اور خطرناک ہوتی چلی جا رہی ہے یہ بتانا مناسب ہوگا کہ اسمگلروں کے جال وسیع ہونے کی وجہ سے ان کا مقابلہ کرنا بہت مشکل ہو چکا ہے اسی طرح کئی ملکوں میں منشیات کی پیداوار کی نگرانی بھی مشکل ہو گئی ہے۔

جنوبی مشرقی ایشیاء میں افیون کی پیداوار ۳ گناہ بڑھ چکی ہے اب وہ ۶۰۰ ٹن سے زیادہ ہو چکی ہے اس مقدار کا بڑا حصہ ہیروئن میں تبدیل کر دیا جاتا ہے تاکہ اسے یورپ اور شمالی امریکہ بھیجا جا سکے۔

لوگ نشہ کے عادی کیسے بنتے ہیں؟

ان مہلک زہروں کی عادت کے براہ راست یا بالواسطہ اسباب کا معلوم کرنا ضروری ہے ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ نشہ اور عادت کے کئی سبب ہیں ان میں سے کچھ اسباب کا تعلق آدمی کے ماحول سے ہے ماحول اس میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

۱۔ بُری سوسائٹی:

دنیا میں اچھا اور نیک دوست بہت بڑی نعمت ہے اور برے دوست سے بڑھ کر دشمن کوئی نہیں ہوتا جو شخص تمبا کو نوشی کرتا ہو۔ فضول خرچ اور آوارہ گرد ہو ایسا شخص دوستی کے قابل نہیں اس سے تو کوسوں دور بھاگنا چاہئے نشہ کے عادی بنانے میں برے دوست سب سے بڑا سبب ہیں ہر محلے اور گلی میں چند مخصوص اشخاص ہوتے ہیں جن کو نشہ کی لت ہوتی ہے یہ اپنے سے کم عمر لوگوں کے دوست بن کر انہیں بھی اس کی رغبت دلاتے ہیں۔ شروع میں یہ اپنے پاس سے مفت نشہ آور اشیاء فراہم کرتے ہیں لیکن بعد میں جب دیکھتے ہیں کہ یہ عادی ہو چکا ہے تو پھر اسے لوٹنا شروع کر دیتے ہیں اور اپنے اخراجات بھی اس کی جیب سے پورے کرتے ہیں۔

مجھے یہ جان کر انتہائی دکھ ہوتا ہے کہ دینی مدارس میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء میں بھی نشہ کی عادت پھیل رہی ہے۔

بعض نام نہاد پیر فقیر قبرستان یا کسی ویرانے میں ڈیرہ لگا کر بیٹھ جاتے ہیں اور پیری کی آڑ میں مریدوں کو حشیش کا عادی بناتے ہیں۔

۲۔ کاروباری پریشانیاں اور ناکامیاں:

جو لوگ ناجائز کاروبار کرتے ہیں انہیں غم سا لگا رہتا ہے کہ آج نہیں تو کل پکڑے جائیں گے علاوہ ازیں کاروبار میں نقصان ہو جائے تو ان حالات میں راتوں کی نیند اڑ جاتی

ہے اور ایسے لوگ سکون آور ادویات کا استعمال شروع کر دیتے ہیں کئی ناکام سیاستدان بھی اس میدان میں اتر آتے ہیں۔

صدمہ:

کسی عزیز کا انتقال یا محبت میں ناکامی پر غم کو دور کرنے کے لئے بعض افراد سکون آور ادویات کا استعمال کرتے ہیں اور رفتہ رفتہ نشے کے عادی ہو جاتے ہیں صدمہ کا نفسیاتی علاج اسلام نے ہمیں جو بتایا وہ یہ ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کو پڑھنا چاہیئے، بے شک ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف جانے والے ہیں۔ ان الفاظ میں اس زخم کا مرہم ہے جو صدمے سے لگا ہو۔ نیز صدمات پر صبر و شکر کا مظاہرہ کر کے ڈھیروں ثواب بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

صدمے کا شکار ہو کر جو لوگ منشیات کا سہارا لیتے ہیں وہ مزید دکھوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

گھریلو ناچاکی:

جن گھروں میں میاں بیوی کے درمیان جھگڑا ہوتا ہے آپس میں نہیں بنتی ایسے پریشان کن حالات میں بھی کوئی فرد سکون آور دوائیں استعمال کرنے لگ جاتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ نشے کی دنیا میں پہنچ جاتا ہے۔

جنسی وجوہات:

جنسی عیاشی کے لئے نشہ کا استعمال بہت زیادہ کیا جاتا ہے نشہ آور اشیاء چونکہ بے حس کر دیتی ہیں اور ان سے وقتی طور پر امساک بڑھ جاتا ہے اس لئے بعض لوگ ایسی اشیاء کا استعمال کرتے ہیں نیز بعض حکیم بھی جنسی مریضوں کو ایسی ادویات دیتے ہیں ان ادویات کا مسلسل استعمال ان کے اعضائے جنسی دن بدن نیم مردہ ہو جاتے ہیں اور ان کی جنسی طاقت بالکل ختم ہو جاتی ہے نشہ کے عادی افراد میں ہیجڑے پیدا ہونے کی شرح بہت زیادہ ہے۔

ناسازگار حالات اور ذہنی پریشانیاں:

بعض لوگ اتنے حساس ہوتے ہیں کہ ذرا سی بات بھی انہیں بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے معمولی پریشانی سے بھی عہدہ برآ نہیں ہو پاتے۔ ہر شخص کو زندگی کے سفر میں قدم قدم پر کسی نہ کسی پریشانی اور الجھن سے واسطہ پڑتا ہے جن لوگوں کی قوت ارادی مضبوط ہوتی ہے وہ بڑے حوصلے کے ساتھ ناسازگار حالات سے عہدہ برآ ہوتے ہیں لیکن نازک طبیعت کے مالک ان پریشانیوں کو ذہن پر سوار کر لیتے ہیں ہر وقت سوچ بچار میں کھوئے رہتے ہیں تنہائی پسند ہو جاتے ہیں اور نشہ آور ادویات میں سکون تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ زندگی سے بیزاری اور موت کی خواہش ان میں پیدا ہو جاتی ہے عملی کام کرنے سے کتراتے ہیں اور نشہ کی دنیا میں اپنا جہاں آباد کر لیتے ہیں جن تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ملازمت نہیں ملتی وہ بھی اس مرض کا شکار ہو جاتے ہیں۔

سخت قسم کے کام:

وہ لوگ جن کا کام سخت مشقت کا ہوتا ہے تھکاوٹ سے بچنے کے لئے افیون کا استعمال کرتے ہیں خصوصاً لکڑی کا کام کرنے والے بوجھ اٹھانے والے لوہے کا کام کرنے والے ڈرائیور کنڈکٹر اور پہلوان تھکاوٹ دور کرنے کے لئے نشہ آور دواؤں کا استعمال شروع کر دیتے ہیں۔

موسم کے اثرات:

بعض ایسے مریض ہوتے ہیں جنہیں سردی گرمی کا احساس بہت زیادہ ہوتا ہے ایسے لوگ موسمی حالات سے بچنے کے لئے منشیات کا استعمال کرتے ہیں۔ نشہ کی حالت میں انہیں سردی یا گرمی کا احساس نہیں ہوتا۔

افسانہ تراشی سے متاثر ہو کر:

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ نشہ کا مریض نارمل آدمی سے اتنے فوائد بیان کرتا ہے کہ دوسرا آدمی بطور تجربہ وہی نشہ استعمال کرنے لگ جاتا ہے۔

تجسس:

یہ فطرت انسانی ہے کہ جس چیز سے اسے روکا جائے اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ کام ضرور کر کے دکھائے۔ ٹی وی پر اشتہارات اور اخبارات کے صفحات پر ہیروئن اور منشیات کا ہر روز تذکرہ سننے سے بعض لوگ اس کے منفی اثرات لیتے ہیں وہ سوچتے ہیں کہ دیکھیں نشہ کیسا ہوتا ہے۔ یا ہیروئن کی رنگت اور لذت کیسی ہے بس یہی سوچ انہیں لے ڈوبتی ہے آج کل چھوٹے بچے بھی نشہ آور چیزوں کے ناموں سے واقف ہیں۔ بعض غیر ملکی فلمیں اس رجحان کو فروغ دیتی ہیں اس سے بہت لوگ محض تجسس کی بناء پر اس کے عادی ہو رہے ہیں۔

والدین کی غفلت:

والدین اگر اپنی اولاد کو مناسب شفقت اور توجہ نہ دیں تو وہ نفسیاتی الجھنوں اور محرومیوں کا شکار ہو جاتے ہیں انہیں جب والدین سے پیار نہیں ملتا تو وہ منشیات کا سہارا لیتے ہیں اپنے احساس محرومی کو ہیروئن کے کش میں ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

علاوہ ازیں جو اولاد پر کڑی نگاہ نہیں رکھتے اپنی اولاد کی مناسب نگرانی نہیں کرتے اور اولاد کو شتر بے مہار کی طرح چھوڑ دیتے ہیں ان کی اولاد سگریٹ نوشی سے ابتداء کر کے ہیروئن کی سٹیج تک جا پہنچتی ہے۔

بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ والد بچے کو بری عادات سے روکنے کے لئے سختی کرتا ہے تو والدہ لڑکے کی حمایت کرتی ہیں بعض مائیں اس قسم کی ہوتی ہے کہ انہیں جب کہا جائے کہ آپ کا بچہ نشہ کرتا ہے تو الٹا لڑنے لگ جاتی ہیں کہ میرے بیٹے پر الزام لگاتے ہو وہ ایسا نہیں کرتا اس قسم کا پیار اولاد سے پیار نہیں دشمنی ہے ایسی عورتوں کی آنکھیں اس وقت کھلتی ہیں جب ان کا چہیتا بیٹا ان کے کانوں کی بالیاں تک بیچ ڈالتا ہے۔

نشے کے تین مراحل

پہلا مرحلہ اور کیفیات:

سب سے پہلے مرحلے میں نشہ ملا کوئی مشروب یا سگریٹ چکھا جاتا ہے نشے کا پہلا گھونٹ پینے والے کو نئی دنیا میں پہنچا دیتا ہے اکثر افراد پہلی دفعہ چکھنے کے بعد ہی اس کے مزے کے عادی ہو جاتے ہیں پہلے پہل نشہ پینے والا خوب موج میلہ کرتا ہے جتنی زیادہ مقدار میں وہ پیتا ہے اسے زیادہ لطف حاصل ہوتا ہے اور وہ بدمست ہو جاتا ہے۔

شروع شروع میں نشہ بطور شغل کے لئے کیا جاتا ہے لیکن رفتہ رفتہ ضرورت بن جاتا ہے نشئی سرور حاصل کرنے کے لئے نشہ پر بھروسہ کرنا شروع کر دیتا ہے اور یہی بھروسہ اسے ہمیشہ کے لئے تباہی کے آمیز گڑھے میں گاڑ دیتا ہے حتیٰ کہ وہ پھر اپنی بے چینی کا حل نشے میں ہی تلاش کرتا ہے اگر ایک دو چسکیوں سے کام نہ بنے تو بوتلوں کی بوتلیں خالی کر دیتا ہے نشہ وقتی طور پر اسے مسائل سے دور اور سرور کی دنیا میں لے جاتا ہے۔ نشے پر اس کا یقین اور پختہ ہوتا جاتا ہے اب وہ عمر بھر کے لئے نشے کا دامن تھام لیتا ہے اسے اپنی دنیا اور عاقبت کی تباہی کا ذرا برابر بھی احساس نہیں رہتا۔

دوسرا مرحلہ اور کیفیات:

اب نشئی دوسرے مرحلے میں داخل ہوتا ہے اس مرحلہ میں اسے یقین ہوتا ہے کہ نشے پر اعتبار کرتے ہوئے وہ مصیبتوں سے جان چھڑا سکتا ہے وہ جب بھی چاہے ترنگ میں آ سکتا ہے آہستہ آہستہ وہ نشیوں کی دنیا کا حصہ بن جاتا ہے اور پھر تتلیوں کے تعاقب میں دور بہت دور نکل جاتا ہے۔

اونچی سوسائٹی میں منشیات خصوصاً شراب محفلوں کا لازمی حصہ بن چکی ہے، کوئی بھی تقریب شراب کے بغیر نامکمل سمجھی جاتی ہے یہ دل لبھانے والا مشروب نوجوان نسل کے

https://ataunnabi.blogspot.com/

دلوں میں گھر کر جاتا ہے۔ بڑے گھروں میں شراب چائے کی طرح عام ہے ہوائی کمپنیاں آرام دہ سیٹوں کی تیاری کے علاوہ شراب کی فراہمی میں بھی ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کرتی ہیں۔

یقینی طور پر یہ بتانا ناممکن ہے کہ کون بلانوش بنے گا؟ یہ پیش گوئی بھی نہیں کی جاسکتی کہ شراب نوش کب تک صرف محفلوں میں ہی شراب پئے گا؟ یہ اندازہ کرنا مشکل ہے کہ چسکی سے ڈرم تک پہنچنے میں کتنی دیر لگے گی؟ یہ صورتِ حال ہر دوسرے شخص کے ساتھ مختلف ہے۔

عید، شادی یا جشن کے موقعے پر نشے میں دھت ہو جانا مردانگی کی علامت سمجھی جاتی ہے نتیجہ جو بھی نکلے اس کی پرواہ نہیں کی جاتی مثلاً جب کسی شخص کی تنخواہ میں اضافہ ہو گیا تو اس نے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر ترقی کا جشن منایا سب نے جی بھر کے شراب پی اگلی صبح اس شخص کے سر میں تریڑیں اٹھ رہی تھیں، آنکھوں کے سامنے تارے ناچ رہے تھے اور معدے میں بھی گڑبڑ تھی اس نے اپنے آپ کو ملامت کرنے کے بجائے، الٹا شاباش دی۔ واہ کیا ہلا گلا کیا ہم نے! مزہ آ گیا'' اس طرح کا رویہ نشے کے بارے میں اہم معلومات فراہم کرتا ہے جسمانی بے چینی کے باوجود مریض یہی سوچتا ہے ''کل رات بڑی موج کی، اپنے تو پیسے پورے ہو گئے''

تیسرا مرحلہ اور کیفیات:

اب شراب نوش تیسرے مرحلے میں داخل ہو چکا ہے پہلے مرحلے میں وہ صرف محفلوں میں شراب سے شغل کرنے والا شخص تھا دوسرے مرحلے میں وہ خوشگوار موڈ میں رہنے کے لئے شراب پینے لگا تیسرا مرحلہ اس صورتِ حال کا عروج ہے اس مرحلے میں مریض ذہنی، جذباتی، جسمانی اور نفسیاتی طور پر شراب کے دست نگر بن جاتے ہیں وہ اپنے گھر اپنے ہاتھوں سے پھونک کر تماشا دیکھتے ہیں۔

پاگلوں جیسی حرکات

منشیات کے عادی افراد شروع میں نشہ کی حالت میں بے حال ہو جاتے ہیں لیکن بعد میں جب انہیں نشہ نہ ملے تو ان کی حالت غیر ہونے لگتی ہے۔ نشہ کی حالت میں یہ لوگ بے تاج بادشاہ بنے ہوتے ہیں خیالی پلاؤ پکاتے ہیں خود کو سب سے اعلیٰ سمجھتے ہیں ان کا دماغ اتنا چکرایا ہوتا ہے کہ چھوٹی سی نالی بھی نہر نظر آتی ہے اور نالی کو نہر سمجھ کر پار کرتے ہوئے اسی میں گر جاتے ہیں منہ ڈھیلا کر کے بولتے ہیں آواز بدل جاتی ہے اور چال لڑکھڑانے لگتی ہے جب گر جاتے ہیں تو کتے ان کا منہ صاف کرتے ہیں۔

۱۔ ایسے ہی ایک نشئی گندی نالی میں گرا پڑا تھا کتا اس کا منہ چاٹنے لگا لیکن وہ کہہ رہا تھا ''تم بھی سائیں میں بھی سائیں'' یاری نبھائیں، جب کُتے نے اس پر پیشاب کیا تو کہنے لگا رحمت دا مہینہ پائیں مینوں چھڈ کے نہ جائیں، یعنی رحمت کا مہینہ پانا مجھے چھوڑ کر نہ جانا اس قسم کی کئی مثالیں آپ نے بھی دیکھی اور سنی ہوں گی اور اندازہ ہوگا کہ نشہ کرنے سے انسان، انسان نہیں رہتا پاگلوں جیسی حرکات کرتا ہے، معاشرہ اس کا مذاق اڑاتا ہے۔

۲۔ میرے محترم دوست حکیم محمد عباس عامر صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ایک بار میں نے ایک ایسے آدمی کا جائزہ لیا جسے بطور مذاق پکوڑوں میں حشیش ملا کر کھلا دی گئی اسے جو بات بھی کہی جاتی وہ فوراً کرتا مثلاً اسے کہا گیا کہ فلاں کھمبے کو ہاتھ لگا کر آؤ وہ بھاگتا ہوا گیا اور کھمبے کو ہاتھ لگا کر آیا۔ پھر کہا گیا کہ تالاب میں چھلانگ لگاؤ سخت سردی میں اس نے تالاب میں چھلانگ لگا دی، پانی کا جگ بھر کر دیا فوراً پی گیا دوبارہ پانی پلایا پھر پی گیا حتیٰ کہ آٹھ لٹر کے قریب پانی اس نے پی لیا پھر اسے کہا گیا کہ فلاں آدمی کی پٹائی کرو اسے مارنے لگ گیا۔ بعد میں اسے کہا کہ کتے کا بوسہ لو اس نے کتے کے بوسے لینے شروع کر دیئے۔ بعد میں بیٹھکیں نکالنے کا کہا گیا اس نے کئی سو بیٹھکیں

نکالیں، مریض کے لواحقین کا خیال تھا کہ اسے جن بھوت کا سایہ ہو گیا ہے البتہ اس کا دوست بار بار مسکراتا تھا اور کہتا تھا کسی نے سخت قسم کا جادو کر دیا ہے۔ یہ جلدی ٹھیک نہیں ہو گا۔

میں نے اس کے دوست سے علیحدگی میں پوچھا کہ سچ سچ بتا دو اسے کیا کھلایا ہے ورنہ صحیح علاج نہ ہونے سے یہ مر بھی سکتا ہے تب اس نے بتایا کہ اسے پکوڑوں میں حشیش ملا کر دی گئی ہے۔

چونکہ اس آدمی نے زندگی میں کسی نشہ آور چیز کو ہاتھ نہ لگایا تھا اس لئے اس پر شدید اثرات ظاہر ہوئے کافی محنت اور علاج معالجہ کے بعد اس کی حالت ٹھیک ہوئی۔

۳۔ اسی شخص کے ساتھ دوسرے آدمی کو بھی پکوڑے کھلائے گئے تھے لیکن وہ ذرا سخت طبیعت کا مالک تھا برداشت کی طاقت اس میں زیادہ تھی اسے دن کے وقت تو کچھ نہ ہوا لیکن اگلے روز جب وہ آیا تو کہنے لگا مجھے پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے؟ دماغ میں عجیب و غریب خیالات آ رہے ہیں کہنے لگا رات کو جب میں اپنے گاؤں گیا تو راستہ میں نہر آتی ہے نہر کے قریب جا کر میرے حواس گم ہو گئے اور میں راستہ بھول گیا ایک آدمی سے میں نے پوچھا میرا گھر کہاں ہے اس نے نہر کی طرف اشارہ کر دیا چنانچہ میں نہر میں کود گیا اس شخص نے فوراً مجھے نہر سے باہر نکالا اور گاؤں کے پاس چھوڑ گیا اب میں گاؤں کے چکر لگاتا رہا لیکن مجھے میرا گھر نہ ملا البتہ لوگ میرے پیچھے شور مچاتے رہے پاگل اوئے پاگل اوئے۔ میری والدہ نے شور سنا تو وہ مجھے گھر لے گئیں ایک آدمی سے دم بھی کروایا میں گرتا پڑتا چارپائی کے پاس گیا اور سو گیا۔

بعد میں اسے میرے پاس لے کر آئے اور کہنے لگا اب مجھے چکر آ رہے ہیں ایسے معلوم ہوتا ہے ہوا میں اڑتا جا رہا ہوں۔ اس وقت میں کھانا کھا رہا تھا اسے بھی کہا کہ تم تھوڑا سا کھا لو وہ روٹی کا ٹکڑا پکڑ کر بجائے سالن والے برتن میں ڈالنے کے زمین پر ٹکڑے کو ملتا اور کھا لیتا

میں نے اسے کھانے سے منع کر دیا اور مناسب علاج سے اس کی طبیعت بحال ہوئی۔

۴۔ اسی طرح ایک سپاہی میرے پاس آیا، کہنے لگا میں نشہ کا عادی ہوں ایک بار زیادہ پی گیا میری ڈیوٹی ایک جلسہ پر لگی تھی میرے پاس مجسٹریٹ نے آ کر کہا کہ یہاں کیا کرتے ہو فلاں جگہ جا کر کھڑے ہو جاؤ میں نے نشہ کی حالت میں اسے گالیاں دیں اور بندوق اس پر تان لی لوگوں نے مجھے پکڑ لیا اس وقت تو معاملہ رفع دفع ہو گیا لیکن مجھے نوکری سے جواب مل گیا۔

واقعی نشہ کرنے سے انسان پاگلوں جیسی حرکات کرتا ہے جب نشہ اتنی بری حالت کر دیتا ہے تو سوچنے کی بات یہ ہے کہ ایسے لوگ جانتے ہوئے بھی کہ ہماری حالت ابتر ہو جاتی ہے نشہ کیوں کرتے ہیں؟

فصل نمبر ۲

نشہ کرنے والوں کی علامات

جو لوگ نشہ کرتے ہیں یہاں ان کی علامات تحریر کی جاتی ہیں تا کہ ان کی عادت بد کا پتہ جلد چل جائے اور اسے نشہ کرنے سے سختی سے روکا جائے اور اس کا مناسب علاج فوراً شروع کیا جا سکے۔ والدین اور رشتہ داروں کا فرض ہے کہ اگر ایسی علامات پائی جائیں تو فوراً مریض کا علاج شروع کر دیں۔ ذرا سی غفلت بھی بہت سی پیچیدگیوں کا باعث بن سکتی ہے۔

☆ چلتے ہوئے چکر آنا اور لڑکھڑاتے ہوئے چلنا:

نشہ کرنے والا جب چلتا ہے تو اس کے قدم لڑکھڑاتے ہیں بعض اوقات اسے چکر آتا ہے اور وہ کسی دیوار کا سہارا لیتا ہے اس کی چال ایسے محسوس ہوتی ہے جیسے اوپر کا جسم ٹانگوں کا ساتھ نہیں دے رہا۔

☆ سونے کی خواہش اور سوچوں میں کھویا رہنا:

نشہ کے مریض کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ وہ ہر وقت سویا رہے کسی قسم کا دھندہ نہ کرے جاگتے ہوئے بھی یہ نیم غنودگی اور سوچوں میں گم رہتے ہیں اگر بلایا جائے تو یکلخت چونک جاتے ہیں جیسے کسی گہری نیند سے بیدار ہوئے ہوں کئی بار ایسے بھی ہوتا ہے کہ ان کے پاس کسی موضوع پر بات کی جائے تو یہ اس سے لاتعلق رہتے ہیں جب پوچھا جائے کہ میں نے کیا بات کی تھی ان کو کوئی بات بھی یاد نہیں ہوتی۔ ظاہری طور پر ہوں ہاں کرتے رہیں گے لیکن دھیان کسی اور طرف ہوگا۔

☆ بے فکری کی گہری نیند:

نشہ کا مریض جب سویا ہوتا ہے تو اس کے پاس جتنا مرضی شور شرابا ہوتا رہے یہ اس سے لاتعلق رہتا ہے انہیں جگانا ہو تو بہت زیادہ ہلانا پڑتا ہے یہاں تک کہ اگر چار پائی اور بستر اٹھا کر لے جائیں تو انہیں پتہ نہیں چلتا۔

☆ ہونٹوں کی خشکی:

ہونٹ ان لوگوں کے خشک رہتے ہیں جس کی وجہ سے یہ بار بار اپنے ہونٹوں کو تر کرنے کے لئے لبوں پر زبان پھیرتے ہیں۔

☆ ہاتھوں کا لرزنا:

جب یہ کوئی چیز اٹھائیں یا چائے پینے لگیں تو ان کے ہاتھ کپکپاتے ہیں اور کپ ہاتھوں میں متحرک محسوس ہوتا ہے اگر ان کا بازو سیدھا کر کے انگلیوں میں قلم دیا جائے تو بازو کی لرزش کی وجہ سے ہاتھ میں پکڑا ہوا قلم بھی لرزنے لگتا ہے یہ چائے یا پانی دونوں ہاتھوں سے پیتے ہیں تا کہ لرزش محسوس نہ ہو۔

☆ جسم پر چوٹوں کے نشانات:

ہفتہ میں ایک بار یہ ضرور کہیں گرتے ہیں یا لوہے اور مستریوں کا کام کرنے والے عموماً زخمی ہوتے ہیں یہ حالت اس وقت ہوتی ہے جب یہ نشہ زیادہ کر لیں ایسے ہتھوڑا چیز پر مارنے کی بجائے اپنے ہاتھ کو زخمی کر لیں گے اور چلتے ہوئے چکر کھا کر دیوار پر سر پھوڑ لیں گے یا گرنے سے چوٹ لگ جائے گی اگر آگ سے منسلک کام کریں تو جلنے کے نشانات ان کے جسم پر ہوں گے۔

☆ رنگ زرد:

کمی خون کی وجہ سے باوجود اچھی غذا کھانے سے چہرہ زرد ہو جاتا ہے اور گال اندر کو

دھنس جاتے ہیں شرابیوں کا چہرہ کبھی سرخ اور کبھی زرد ہو جاتا ہے۔

☆ **بولتے ہوئے گلا خشک ہونا:**

جب بات کرتے ہیں تو ان کا گلا خشک ہو جاتا ہے اور پانی پینے کی طلب محسوس ہوتی ہے بولتے ہوئے ان کا سانس پھول جاتا ہے بسا اوقات گفتگو کے دوران منہ اتنا خشک اور سانس پھول جاتا ہے کہ پانی پیے بغیر ان سے بات نہیں ہوتی۔

☆ **تلخ کلامی کرنا:**

بعض اوقات تو ان کا مزاج موم کی طرح نرم ہوگا لیکن اکثر غصہ کی حالت میں رہتے ہیں اور گالی گلوچ لڑائی جھگڑا معمول بن جاتا ہے نشہ کی حالت میں ایسی باتیں کہہ دیتے ہیں جو ہوش میں آنے پر ان کے لئے پشیمانی کا باعث بنتی ہیں بعد میں سوچتے اور پریشان ہوتے ہیں کہ ایسی بات منہ سے کیوں نکالی۔

☆ **بہانہ تراشی:**

ہر روز کسی نہ کسی بہانے سے یہ والدین دوستوں اور عزیزوں سے پیسے بٹورتے رہتے ہیں کبھی یہ کہ میری جیب کٹ گئی اور کبھی ان کا بہانہ یہ ہوتا ہے کہ میرے دوست نے ادھار پیسے مانگے ہیں بعض اوقات کہیں گے کہ گاڑی کا چالان ہو گیا ہے اتنے پیسے جرمانہ دے کر آیا ہوں اگر بازار سے کوئی چیز لینے جائیں تو گھر آ کر مہنگی بتائیں گے اور بقیہ رقم نشہ میں اڑا دیں گے۔

تنہائی پسندی:

زیادہ تنہا رہنے کی کوشش کرتے ہیں اور بازار جانے یا سیر و تفریح سے گریز کرتے ہیں صرف اپنے جیسے نشہ کرنے والے دوستوں سے ملتے ہیں وگرنہ علیحدہ پڑے چارپائی توڑتے رہتے ہیں۔

☆ کھجلی:

فارغ بیٹھے ہوئے سر یا ٹانگوں بازوؤں اور پیٹ کو کھجلاتے رہیں گے یا کان یا ناک میں انگلیاں پھیرتے رہیں گے۔

☆ خمار آلود آنکھیں:

آنکھوں سے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے سونے کی تیاری کر رہے ہوں یا سو کر اٹھے ہوں آنکھیں سرخ بھی ہو جاتی ہیں۔

☆ ناک میں بولنا:

ان کی آواز مخصوص قسم کی ہوتی ہے جب بات کرتے ہیں تو رک رک کر ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے حلق کی بجائے ناک سے آواز نکال رہے ہوں۔

☆ جلد کی خشکی:

ان کی جلد خشک رہتی ہے پسینہ کم آتا ہے خصوصاً سردیوں میں جلد پھٹنے لگتی ہے سر میں خشکی بڑھ کر سکری پیدا ہوتی ہے اور بال گرنے کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔

☆ ناخنوں میں سفیدی:

ناخن سفید ہو جاتے ہیں اس کی وجہ ان کے جگر کی خرابی اور خون کی کمی ہے چونکہ پھیپھڑوں کی حرکت اور سانس کی رفتار کم ہوتی ہے اس لئے آکسیجن کم ملنے کی وجہ سے خون کے سرخ جسیمے کم ہو جاتے ہیں۔

☆ بات کرتے ہوئے بھول جانا:

یہ بات کرتے ہوئے اچانک بھول جاتے ہیں اور دوسرے شخص سے پوچھتے ہیں کہ میں ابھی کیا بات کر رہا تھا۔ بعض اوقات کوئی بات ذہن میں ہوتی ہے لیکن دوران گفتگو بھول جاتے ہیں پھر اچانک وہ بات یاد آتی ہے اسی طرح چیزیں رکھ کر بھی بھول جاتے ہیں ضرورت کے وقت ڈھونڈتے ہیں کہ فلاں چیز میں نے کہاں رکھی تھی۔

☆ خوشی اور غم کا احساس کم ہونا:

نارمل آدمیوں کی طرح یہ خوشی اور غم کے وہ احساسات نہیں رکھتے جو ایک نشہ نہ کرنے والے کو ہوتے ہیں شدید صدمہ بھی انہیں متاثر نہیں کرتا اور خوشی پر بھی ان کے خاص احساسات نہیں ہوتے اس کے برعکس بعض اوقات بلاوجہ رونا شروع کر دیتے ہیں اور کسی وقت ہنسنے لگیں تو بے تکا مسکراتے چلے جائیں گے۔

☆ کھانے پینے سے بے فکری:

رغبت سے کھانا نہیں کھاتے اور کھانے میں عیب نکالتے رہتے ہیں بھوک کم لگتی ہے اور عموماً قبض کی شکایت رہتی ہے کھانے سے پہلے شور بہت مچاتے ہیں، لیکن کھانا ملنے پر تھوڑا سا کھا کر دسترخوان سے اٹھ جاتے ہیں۔

☆ گھر سے چیزیں چرانا:

بعض لوگ آ کر کہتے ہیں کہ ہمارے گھر میں جنات ہیں جو ہماری چیزیں چراتے ہیں پیسے غائب ہو جاتے ہیں بیوی کا فلاں زیور گم ہو گیا ہے جنات کا علاج کریں جنات مفت میں بدنام ہوتے ہیں اصل جن ان کا وہ عزیز ہوتا ہے جسے نشے کی لت ہو یہ ماں کے کانوں میں بالیاں تک بیچ ڈالتے ہیں اس لئے اگر ایسی کیفیت ہو تو بجائے جنات کو سنے کے اس جن کی تلاش کریں جو نشہ کرتا ہے اور آپ کے گھر میں رہتا ہے۔

☆ آنکھوں کی بدلتی ہوئی رنگت:

نشہ کرنے والے کی آنکھیں سرخ یا زرد ہوں گی یہ اس بات پر منحصر ہے کہ وہ کس چیز کا نشہ کرتا ہے کچھ نشہ آور اشیاء سے آنکھوں کو سرخ کر دیتی ہیں۔

☆ بے چینی اور نیند میں کمی:

اگر کسی وقت نشہ نہ ملے تو ان پر سخت بے چینی طاری ہو جاتی ہے مزاج اکھڑا سا۔ بار بار پریشانی کی حالت میں کروٹیں بدلتے ہیں یا مایوسی کے عالم میں چکر لگاتے ہیں اور دانتوں سے ناخنوں کو کاٹنے لگتے ہیں۔

☆ ڈینگیں مارنا:

تھوڑا سا کام کر کے بھی تاثر دیں گے کہ ہم نے بہت کام کیا ہے اور جو کام ہم نے کیا ہے یہ کسی اور کے بس کا روگ نہیں یہ ہماری ہی صلاحیت تھی کہ ہم نے یہ کام کیا اگر کسی سے ناراض ہو جائیں تو کہیں گے کہ میں یوں کر دوں گا تم مجھے جانتے نہیں کہ میرے ایک تھپڑ سے تمہارے بیس دانت باہر نکل آئیں گے تمہارے جیسوں کو تو میں پھونک سے اڑا سکتا ہوں تم نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے فلاں آدمی کو میں نے مکا مارا اس کی ہڈی توڑ کر رکھ دی ایک ماہ ہسپتال میں رہا تمہاری کیا اوقات ہے اس قسم کی باتیں اپنی انا کی تسکین کے لئے کرتے ہیں جبکہ خود ان کی اپنی حالت یہ ہوتی ہے کہ اگر تیز آندھی چلے لرزنے لگتے ہیں ان کے پاس اگر پٹاخا چل جائے تو ڈر کر اچھل پڑتے ہیں ذرا سا دھکا دیا جائے تو کئی فٹ دور جا گرتے ہیں انہیں پولیس بھی مارتے ہوئے ڈرتی ہے کہ کہیں مدعا گلے نہ پڑ جائے۔

☆ متضاد باتیں:

بعض نشہ کرنے والے اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان کا جی کام کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا لیکن اگر وہ کام کرنے لگ جائیں تو مسلسل کئی گھنٹے کام کرتے ہیں انہیں تھکان محسوس نہیں ہوتی سردی گرمی کا احساس نہیں ہوتا ان تمام باتوں کا دارومدار اس نکتہ پر ہے کہ وہ کس چیز کا نشہ کرتے ہیں اگر کوئی نشہ آور چیز گرم ہوگی تو گرمی کی علامات ظاہر ہوں گی اور اگر سرد خشک ہوں گی تو اس کی علامات میں سردی خشکی کا رجحان پایا جائے گا۔

نوٹ: مذکورہ بالا تمام علامات ہر ایک نشئی میں تمام علامات پائی جانی ضروری نہیں ہیں لیکن اتنا ضرور ہے کہ آپ ان علامات کی روشنی میں نشہ کے عادی فرد کی شناخت کر سکتے ہیں ان کی نگرانی خفیہ طور اور ان کے دوستوں میں تحقیق کریں اگر ثبوت مل جائے تو فوراً اس کا تدارک کریں ورنہ اس کی تباہی سابقہ صفحات میں لکھی جا چکی ہے۔ (امراضِ عامہ)

فصل نمبر ۳

انسانی اعضاء پر تباہ کن اثرات

پھیپھڑوں پر نشے کے مضر اثرات:

نشہ کرنے والوں کی اکثریت امراض تنفس کا شکار ہو جاتی ہے، سگریٹ کے ساتھ ہیروئن کے کش لگانا سونے پر سہاگہ کا کام کرتے ہیں۔ پھیپھڑوں میں زخم اور سانس کی نالیاں تنگ ہو جاتی ہیں افیون چرس اور بھنگ کے عادی افراد کے پھیپھڑوں میں بلغم جم جاتی ہے نالیاں اور پھیپھڑے خشک ہو جاتے ہیں، ڈاکٹری ادویات بھی یہی کام انجام دیتی ہیں ان سے مراد وہ ادویات ہیں جو بطور نشہ استعمال ہوتی ہیں۔

پھیپھڑوں کی حرکات سست اور لمبے لمبے سانس لینے پڑتے ہیں۔ جسم کو آکسیجن کم ملتی ہے۔

ان منشیات کا استعمال کرنے والے تپ دق، دمہ، برونکائی ٹس، اور سانس لینے میں دقت کا سامنا کرتے، ان کے اعضاء تنفس میں زخم ورم اور سوراخ ہو سکتے ہیں۔ جن کی وجہ سے خون منہ یا ناک کے راستے جاری ہو سکتا ہے، اور موت چند قدم دور رہ جاتی ہے۔

معدہ پر نشے کے مضر اثرات:

تمام نشئی اشیاء معدے کے گیسٹرک جوس پر برا اثر ڈالتی ہیں اور کچھ منشیات گیسٹرک جوس کی پیداوار کم کرتی ہیں۔ کچھ ایسی ہیں جن سے بدہضمی سوزش، معدہ، زخم معدہ، معدہ کا سرطان، بھوک میں کمی، تلی اور خونی قے کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں بعض نشے قبض اور بعض پیچش لگا دیتے ہیں ہر نشہ کرنے والا معدہ کے ان امراض میں ضرور مبتلا ہوتا ہے۔ وہ لوگ احمقوں کی سوچ رکھتے ہیں جو نشہ کرتے ہیں۔ اور اس خوش فہمی میں مبتلا رہتے ہیں کہ آج ہم ان امراض کا شکار نہیں ہوئے کل بھی بچے رہیں گے، انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ اگر کسی درخت کے تنے پر روزانہ آری چلائی جائے تو وہ ٹوٹ کر ضرور گرے گا۔

میں نے یہاں نشہ کے ذریعے لاحق ہونے والے جو امراض بتائے ہیں۔ وہ ہر نشہ کرنے والے کو ضرور ہوتے ہیں۔ یہ میرا تجربہ ہے میں نے اپنی آنکھوں سے انہیں ان امراض کا شکار ہوتے دیکھا ہے۔

دماغ پر نشہ کے مضر اثرات:

سب سے زیادہ مضر اثرات دماغ پر ظاہر ہوتے ہیں بلکہ پہلی اسٹیج میں نشہ کرنے والا دماغی امراض میں مبتلا ہوتا ہے۔ دماغ کی کارکردگی سب سے پہلے سست ہوتی ہے۔ جس سے جسم کے ہر نظام کا فعل سست پڑ جاتا ہے۔ وہ دماغی امراض جو نشہ سے لاحق ہوتے ہیں، ان میں نسیان، مرگی، سر چکرانا، نیند میں کمی، مالیخولیا، پاگل پن، سوچنے اور قوت فیصلہ میں کمی قابل ذکر ہیں۔

شراب اور دیگر منشیات اس کمپیوٹر پر دو طرح سے اثر انداز ہوتی ہیں ایک طرف تو سابقہ معلومات کو طاقِ نسیان کی تحویل میں دے کر ختم کر دیتی ہیں دوسری طرف عقل کے کئی خلیئے جو وقتی طور پر صرف جام ہو جاتے ہیں اور اپنا کام چھوڑ جاتے ہیں لیکن جب وہ دوبارہ کام کرنے لگتے ہیں تو بہت سے خلیئے موت کی نیند سو جانے کی وجہ سے ان کا ساتھ نہیں دے سکتے اور اس طرح انسان آہستہ آہستہ دماغی طور پر ناکارہ ہو جاتا ہے اور اس کی حیثیت جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتی ہے کیونکہ ان میں جو نظام فٹ ہوتا ہے اور شعور کی جس منزل پر وہ ہوتے ہیں کم از کم وہ اس پر قائم تو رہتے ہیں جبکہ ایسے انسان کسی وقت میں حیوانی نظام کے برابر بھی نظام سے محروم ہو جاتے ہیں کیونکہ نشہ کی حالت میں سارا دماغ ہی ایک دفعہ جام ہو جاتا ہے۔

نیز جسمانی لحاظ سے بھی اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ کس طرح نشہ باز انسان سسکتی زندگی اور تمام جسم کے لاشے کے عذاب میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ جسم کے اندر تمام وٹامن جل جاتے ہیں، چربی پگھلنے لگتی ہے وریدیں اور رگیں اپنے مقدرہ اور مقررہ عمل سے بڑھ

کر بار بار عمل کرتی ہیں کہ جسم کو سہارا مل سکے اور وقتی اور جھوٹی طاقت سے وہ کبھی سکڑتی اور کبھی پھیلتی ہیں وہ بھی دوا کے اثر ختم ہونے پر جواب دے دیتی ہیں اور بار بار نشہ کرنے سے انسان سابقہ قوت سے محروم ہوتا ہوتا بالکل زندہ لاش بن جاتا ہے۔

اعصاب پر نشہ کے مضر اثرات:

جسم میں خشکی اور زہریلے مادوں کی وجہ سے، رعشہ، فالج، لڑکھڑاتی چال، حرکت میں سستی اور اعصابی تناؤ پیدا ہوتا ہے۔

جگر پر نشہ کے مضر اثرات:

جگر خون بنانے سے قاصر ہو جاتا ہے بہت کم خون پیدا ہوتا ہے۔ خون کی کمی چہرہ کی زردی، یرقان، جگر کا سکڑ جانا، یا متورم ہو جانا جیسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

جلد پر نشہ کے مضر اثرات:

نشہ کرنے والے خارش، چہرے پر جھویاں، جلد کی خشکی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

گردوں پر نشہ کے مضر اثرات:

گردے خون سے گندے مادے صاف کرنا کم کر دیتے ہیں۔ اور بعض اوقات گردوں کے مسام بند ہونے کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ پیشاب میں خون آتا ہے گردے فیل ہو جاتے ہیں۔ کبھی پیشاب بہت زیادہ آتا ہے۔ لیکن زیادہ تر پیشاب بننا بند ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

بینائی پر نشہ کے مضر اثرات:

جسم پر یبوست (خشکی) بڑھ جانے کا اثر آنکھوں پر بھی پڑتا ہے۔ اور نظر دن بدن کمزور ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کی حفاظت کرنے والی ضروری رطوبات کا اخراج رک جاتا ہے۔ اور آنکھوں کے مسلز سکڑ جاتے ہیں۔

نشہ اور خانہ بربادی:

نشہ کرنے والوں کی بیویاں طلاق لے لیتی ہیں۔ بھائی بہن ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔ اولاد بھی آنکھیں پھیر لیتی ہیں، نشہ پر جو رقم خرچ ہوتی ہے۔اس سے آدمی محلوں سے نکل کر در در کا محتاج ہو جاتا ہے۔کوئی اس سے بات کرنا گوارہ نہیں کرتا اس ڈر سے کہ لوگ کہیں مجھے بھی نشئی نہ سمجھنے لگیں۔

نشہ اور چوری:

ہر نشہ کرنے والا عموماً چور ضرور ہوتا ہے۔ کیونکہ کسی کے پاس قارون، کا خزانہ نہیں ہوتا۔ کہ بغیر کمائے ہاتھ دھرا بیٹھا رہے اور دولت کو نشہ میں لٹاتا جائے اس نشہ کی رقم پوری کرنے کے لئے رقم نہ ملنے کی صورت میں پہلے یہ گھر میں چوری کرتا ہے۔ پھر لوگوں کی دوکانوں سے چوری چکاری کرنے لگ جاتا ہے۔

نشہ اور جوانی کی موت:

عام طور پر نشہ کے عادی نوجوانوں کو مرتے دیکھا گیا ہے۔شاذونادر ہی کسی بیماری کے باعث یا حادثہ کی وجہ سے نوجوان مرتے ہیں، لیکن اکثریت انہیں کی ہوتی ہے نشہ دل، دماغ، جگر، معدہ اور گردوں کو ناکارہ کر دیتا ہے اس لئے انسانی زندگی کی گاڑی ان کے بغیر چلنا محال ہے جس کی وجہ سے نشہ کرنے والے جوانی کی عمر میں مرجاتے ہیں۔

باب دوئم

نشہ پیدا کرنے والی اشیاء
اور اس کے نقصانات کی تفصیل

فصل نمبر ۱

تمباکو نوشی یا جان نوشی

سگریٹ نوشی ایسا دروازہ ہے جو نشہ کی دنیا میں لے جاتا ہے ہر نشہ کرنے والا پہلے سگریٹ پیتا ہے اور بعد میں دیگر نشہ آور چیزوں کا شکار ہو کر موت کے منہ میں چلا جاتا ہے اور ایسے لوگ بھی دیکھنے میں آتے ہیں جو اسی تا سو سگریٹ روزانہ پیتے ہیں۔ ان کی سانس کی نالیوں میں نکوٹین تہہ در تہہ جمی ہوتی ہے اس سے پھیپھڑوں میں زخم پیدا ہوتے ہیں سگریٹ پینے والا آکسیجن گیس کا خاتمہ کرتا جاتا ہے۔ زیادہ نقصان انہیں پہنچتا ہے جو سگریٹ پینے والے کے پاس بیٹھتے ہیں ان کا دھواں ان کے پھیپھڑوں میں جا کر خرابیاں پیدا کرتا ہے اگر ٹی بی والے سگریٹ نوش کا دھواں کسی اور کے پھیپھڑوں میں چلا جائے تو سوچیں اس غریب کا کیا حال ہوگا۔

فی زمانہ ریل، بس، ایئر پورٹ اور تفریحی مقامات پر سگریٹ کے دھوئیں کے مرغولے نظر آتے ہیں اور سگریٹ نوشی سے نفرت کرنے والے مجبور ہوتے ہیں کہ وہ بھی دوسروں کے منہ سے نکلا ہوا مضر صحت دھواں اپنے پھیپھڑوں میں پہنچائیں لہٰذا سگریٹ کی ڈبیوں پر لکھنے کی بجائے عملی طور پر ریل اور دیگر عوامی مقامات میں سگریٹ نوشی ممنوع ہونی چاہیے۔

سگریٹ نوشی کی تاریخ:

☆ جنوبی امریکی پیداوار جس کو ہسپانوی باشندہ کولمبس نے ۱۴۹۲ء میں معلوم کیا۔

☆ ۱۵۵ء میں امریکی سرخ باشندوں سے سیکھا۔

☆ ۱۵۱۵ امریکہ سے برطانیہ پہنچا۔

☆ ۱۷۵۰ء پہلا امریکی سگار جنوبی امریکہ میں۔

☆ ۱۷۸۸ء کارخانہ سگار، ہمبرگ

☆ دوسری جنگ عظیم میں ۲۵ کروڑ سگریٹ روزانہ برطانیہ میں تیار ہوتے تھے۔ اب پوری دنیا میں ۱۵۰ ارب سگریٹ تیار ہوتے ہیں۔

☆ دل کے سو مریضوں میں سے ۹۹ سگریٹ نوش ہوتے ہیں۔

☆ دل کے درد اور سگریٹ نوشی کا گہرا تعلق ہے۔

☆ برطانیہ میں سالانہ ۴۰ ہزار سگریٹ نوشی کی وجہ سے دل کی شریانیں سکڑ جاتی ہیں جس کی وجہ سے دل کا صحیح دوران خون متاثر ہو جاتا ہے۔

سگریٹ میں دس زہر:

○ نکوٹین: ۲۰ ملی گرام فی سگریٹ جو مہلک زہر کتے تک جانور کے لئے کافی ہے کتے کو دس فیصد لوشن ۳، ۴ منٹ تک ہلاک کر سکتا ہے۔

○ کاربن مانو آکسائیڈ: دھوئیں میں ۴ تا ۲ فیصد یہ (ہر کلو) خون کے سرخ مادہ میں جذب ہو کر سانس کو روکتی ہے۔ اور زیادتی پر موت واقع ہو جاتی ہے۔

○ گارسینو جنک: کینسر پیدا کرنے والے ۱۶ کیمیائی مادے اس کے دھوائیں سے جانوروں پر تجزیہ کرنے سے کینسر پیدا کرنا ثابت ہوا۔

○ بھاپ بن کر اڑنے والا مہلک تیزاب

○ کربول: یہ بھی مہلک زہر ہے۔

- سنکھیا: جو سگریٹ کے دھوئیں میں پایا جاتا ہے اگر کسی جانور کو کھلایا جائے تو وہ سر کے بل لوٹ لوٹ کر دم توڑ تا ہے۔
- امونیا: یہ بھی مضر صحت ہے دم گھٹنے لگتا ہے، پھیپھڑوں کو جلا کر دائمی تکلیف میں مبتلا کرتا ہے۔
- کولتار: یہ بھی زہر ہے ایک کلو روزانہ ایک سال تک پینے پر ایک پیالہ کولتار کے مساوی ہے۔ جو مہروں کو جانے والی باریک نالیوں کو مفلوج کر دیتی ہیں اس کے علاوہ مہروں کے اندرونی جلد کو بھی نقصان پہنچاتی ہے۔
- فضول اور الکحل: یہ بھی مہلک زہر ہے۔

یہ وہ عام زہریں ہیں جو ایک عام سگریٹ نوش کے جسم میں جذب ہوتے ہیں۔ جو اس کی شاداب اور شگفتہ زندگی کو خشک کر دیتے ہیں۔ خوف، وحشت، کمزوری، ذہنی الجھن، کشمکش، انتشار کا شکار ہو جاتا ہے۔ جو زندہ رہ کر بھی زندگی کو ترستا ہے۔

ہر سگریٹ پینے والا یہی کہے گا کہ اس کا کوئی نقصان نہیں کوئی فائدہ ہی نہیں۔ لیکن پھر بھی پیئے جا رہے ہیں۔ سگریٹ نوش کو دھواں اڑانے سے وقتی طور پر نفسیاتی سکون ملتا ہے، سگریٹ نوشی کے لئے ان لوگوں نے تاویلیں بنا رکھی ہیں۔ کہ اگر چھوڑ دیں تو گیس پیدا ہوتی ہے کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ قبض کی شکایت ہو جاتی ہے۔ سکون ختم ہو جاتا ہے۔ یہ بہانا بازی ہے یہ چھوڑنے کی نیت ہے، وگرنہ سو سگریٹ روزانہ پینے والوں نے بھی یکلخت سگریٹ بند کیے لیکن کوئی خاص ردعمل نہیں ہوا اگر کچھ علامات پیدا ہو جائیں تو ان کا علاج بھی ہو سکتا ہے قبض دور کی جا سکتی ہے۔ گیس کا خاتمہ بھی علاج معالجہ سے ہو سکتا ہے۔ سگریٹ چھوڑنے سے جو علامات پیدا ہوتی ہیں ان کا تو کامیاب علاج ہے۔ لیکن سگریٹ نوشی جاری رکھنے سے جو بیماریاں پیدا ہوں گی کبھی آپ نے غور کیا کہ ان کا علاج کتنا مشکل ہے۔

۱۷ جون ۱۹۶۸ء کو سائنسدانوں نے کتوں کو سگریٹ نوشی کا عادی بنا کر مصنوعی طور پر

ان کو پھیپھڑوں کے امراض میں مبتلا کیا گیا تاکہ "نکوٹین" تمباکو کے زہر کے اثرات کا مشاہدہ کیا جاسکے۔ امریکی ایسوسی ایشن کانگریس کے بموجب سائنسدانوں نے دس کتوں کا انتخاب کیا کتوں کے انتخابات کی اصل وجہ یہ ہے کہ کتوں کے پھیپھڑے اور عضلات انسانی پھیپھڑوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ کتوں کو روزانہ بارہ سگریٹ کا عادی بنایا گیا۔ سگریٹ نوشی کا عادی انسان بھی روزانہ اتنے ہی سگریٹ پیتا ہے۔ کتوں نے ابتداءً بچوں کی طرح کھانسنا شروع کیا۔ ان کی آنکھیں سرخ ہوگئیں اور وہ بیمار ہوگئے جب انہیں سگریٹ نوشی کے کمرے کی طرف لے جایا جاتا وہ دم ہلا کر اپنی خوشی کا اظہار کرتے تجربہ کے دوران قلب وخونِ کے امراض میں مبتلا ہو کر اس میں سے پانچ کتے مر گئے اور بقیہ تمام کتوں کے پھیپھڑے متاثر ہوگئے۔

پریس ایشیاء انٹرنیشنل برازیل کے ماہرین کے حوالے سے یہ خبر دیتے ہوئے کہا ہے کہ سگریٹ پینے سے جسم میں ایک طرح کا زہر پھیل جاتا ہے۔ جو جنسی لطف اٹھانے میں رکاوٹ بنتا ہے۔

سگریٹ نوشی سے متعدد بیماریاں:

میریا میڈیکا میں ڈاکٹر جیلانی نے تحریر کیا ہے کہ تمباکو سے خون کا دباؤ گھٹ جاتا ہے۔ اور اس کی زیادتی سے (قوما) اور موت واقع ہوسکتی ہے۔ سگریٹ نوشی کرنے سے تپ دق (ٹی بی) کا ڈر ہوتا ہے سانس کی نالیاں تنگ ہو کر دمہ کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں نیند میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ ضعف باہ ہو جاتا ہے۔ جسم میں وٹامنز کی شدید کمی گلے کی سوزش اور معدہ کی نالی میں شدید خراش واقع ہو جاتی ہے۔ امراض قلب اور ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے تمباکو نوشی انتہائی مضر ہے۔ دانت سیاہ ہو جاتے ہیں زبان پر زخم بن جاتے ہیں۔ منہ کے اعضا یا پھیپھڑوں میں سرطان پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے سگریٹ نوش طبعی موت مرنے سے پہلے مر جاتا ہے۔ سگریٹ پینے والے کا مزاج گرم رہتا ہے۔ گھر میں

بیوی بچوں یا ماں باپ سے لڑتا جھگڑتا رہتا ہے۔ اور دفتر میں اپنے ساتھیوں پر سختی کرتا ہے۔ ایسا آدمی معاشرے اور مذہب سے ہٹ کر رہ جاتا ہے۔ اسی وجہ سے کسی کو ملنے ملانے سے کتراتا ہے۔ کہ دوستوں میں بیٹھ کر دھواں چھوڑوں گا تو وہ نفرت کریں گے رمضان المبارک کے روزے سگریٹ پینے والے کم ہی رکھتے ہیں۔ کیونکہ سگریٹ کے دھوئیں سے طویل جدائی انہیں برداشت نہیں ہوتی۔ ایسے کم ظرف اور بدقسمت لوگ نماز روزہ بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ سگریٹ نہیں چھوڑ سکتے تمباکو نوشی کرنے والا بسوں میں صحیح طور پر سے سفر نہیں کرسکتا جب بھی سگریٹ سلگائی جائے تو عورتیں ٹوک دیتی ہیں کہ ہمیں تے آتی ہے۔ سگریٹ پینا بند کرو اس نامراد سگریٹ کی وجہ سے الٹی سیدھی باتیں سننا پڑتی ہیں۔

لوگ سگریٹ نوشی کیوں کرتے ہیں؟

یہ بات عام طور پر لوگوں کو معلوم ہے کہ تمباکو نوشی کا نفسیاتی اور سماجی حالات سے خاص تعلق ہے صرف ان ہی وجوہات کی بناء پر جو لوگ خود بیان کرتے ہیں بلکہ دوسرے بعض وجوہات کی بناء پر بھی جن کو وہ بیان نہیں کرتے۔

چھوٹے لڑکے اپنے بزرگوں کی نقالی میں جو تمباکو نوشی کرتے ہیں سگریٹ پینا شروع کردیتے ہیں یا غیر شعوری طور پر ان جیسا بننے کی خواہش کے تحت ایسا کرتے ہیں نسبتاً بڑی عمر کے لڑکے اور لڑکیاں اپنے ساتھیوں اور دوستوں میں مقبول ہونے کے لئے سگریٹ نوشی میں مبتلا ہو جاتے ہیں دوست اکثر ایک جیسا لباس پہنتے ہیں ایک ہی طرح بات چیت کرتے ہیں اور عموماً ایک ہی قسم کی عادات اور کردار کے حامل ہوتے ہیں اس یکسانیت کا ایک جزو سگریٹ نوشی بھی ہوتی ہے اس طرح تمباکو نہ پینا بھی دوستی کے دوسرے حلقہ سے تعلق رکھنے کی بناء پر ہوتا ہے۔ تمباکو نفسیاتی طور پر اعصاب کے تناؤ کو کم کرنے اور سکون کی کیفیت کی خاطر پیا جاتا ہے بعض اہل الرائے کا خیال ہے کہ ایک سگریٹ ایک انعام یا نعمت ہے جس کو ایک تمباکو نوش جب چاہے خود ہی اپنے آپ کو پیش کرسکتا ہے یا سگریٹ

پینے کا عمل نمود شخصیت کا ایک ذریعہ ہے جو نوجوان اپنی خواہشات پر آزادانہ عمل کے نمائندگی کرتا ہے بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ چوسنے کی فطری تحریک کی جب تشفی نہیں ہوتی تو انسان سگریٹ منہ میں لے کر تشفی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

حالیہ مطالعوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بچے جب اپنے بزرگوں کو تمباکونوشی کرتا دیکھتے ہیں تو ان کے دل میں بھی تمباکونوشی کا شوق انگڑائیاں لینے لگتا ہے اگر بڑے بھائی اور بہن تمباکونوشی کرتے ہیں تو چھوٹے بھائی اور بہنوں کو بھی تمباکونوشی کی تحریص ہوتی ہے اس بات کی تہ تک پہنچنے کے لئے بہت زیادہ ریسرچ کی ضرورت ہے کہ وہ کیا عوامل ہیں جن کی وجہ سے تمباکونوشی سے طمانیت خاطر حاصل ہوتی ہے جو بعد میں اکثر عادت کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

تمباکونوشی کے تنفس پر اثرات

سابقہ سطور میں بھی پھیپھڑوں اور سانس پر تمباکونوشی کے اثرات آپ نے پڑھے مزید یہ کہ جب دھوئیں کو سانس کے ساتھ کھینچا جاتا ہے تو سانس کی نالیوں اور پھیپھڑوں کے ہوائی کیسوں کی اس جھلی پر جوان کے اندر استر کرتی ہے۔ گیسوں اور دھوئیں کے ذرات جم جاتے ہیں ان کے ارتکاز کا ایک مقام وہ ہے جہاں ہوا کی نالی بڑی نالی (قصبتہ الریہ) دو چھوٹے حصوں میں تقسیم ہوتی ہے دلچسپ بات یہ ہے کہ یہی وہ مقام ہے جہاں سے اکثر پھیپھڑوں کا سرطان شروع ہوتا ہے۔ ماہرین مرضیات اور وہ معالجین جو امراض کی خوردبینی تشریح میں مہارت رکھتے ہیں، کہتے ہیں کہ تمباکونوشوں کی ہوائی نالیوں میں استر کرنے والی جھلی موٹی پڑ جاتی ہے اور اپنی طبعی حالت پر باقی نہیں رہتی۔ اس جھلی پر جو رُواں (اھداب) ہوتا ہے اس کو نقصان پہنچ جاتا ہے اور روئیں کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ جب کسی قسم کا زہریلا یا خراش پیدا کرنے والا مادہ ہوائی نالی میں پہنچ جاتا ہے تو یہ اس کو پھلا کر آسانی سے باہر کی طرف خارج کر دینے میں مدد دیتے ہیں اس اہدابی ساخت کے خراب ہو جانے کی

وجہ سے ان نالیوں کی صفائی میں خلل پڑ جاتا ہے۔

ماہرین مرضیات نے یہ بھی معلوم کیا ہے کہ تمباکو نوشی سے نہ صرف ہوائی راستوں میں استر کرنے والی جھلی دبیز ہو جاتی ہے جس سے ان کی صفائی میں خلل پڑتا ہے بلکہ تمباکو نوشی سے ایسی تحریک بھی پیدا ہوتی ہے جو ہوائی راستوں کے عضلات میں انقباض پیدا کر کے ان کو تنگ کر دیتی ہے جس سے ہوا کی آمد و رفت میں دشواری پیش آتی ہے اس بات کی کافی شہادت موجود ہے کہ صرف ایک ہی سگریٹ پینے سے ایک عادی سگریٹ نوش بھی ایسی کیفیت محسوس کرتا ہے۔ مضرت رساں ذرات ہوائی کیسوں میں جم جاتے ہیں اور یہی وہ مقامات ہیں جہاں پھیپھڑوں کا ورم نشو و نما پاتا ہے انسانوں میں حالیہ مرضیاتی تحقیقات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ان تغیرات کی شارکت ہی کے نتیجے میں پھیپھڑوں کا ورم لاحق ہوتا ہے جو بالآخر پھیپھڑے کو بالکل ماؤف کر دیتا ہے۔

دھواں حنجرے کی جھلی کو بھی متاثر کرتا ہے ایک ماہر مرضیات اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ سگریٹ پینے والے کے حنجرے کی دوڑیاں موٹی ہو جاتی ہیں اور اکثر متوّرم بھی ہو جاتی ہیں یہ تبدیلیاں اس قسم کی ہوتی ہیں جس قسم کی تبدیلیاں پھیپھڑوں میں واقع ہوتی ہیں خراش ورم پیدا کرتی ہیں جس سے رطوبت کا ترشح بڑھ جاتا ہے اور نتیجتاً تمباکو نوش کی کھانسی کی شکل میں برآمد ہوتا ہے۔

دوران خون پر اثرات

تمباکو نوشی قلب اور خون کی رگوں (عروق دمویہ) پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ نکوٹین کا اگر انجکشن دیا جائے یا اس کو تمباکو کے دھوئیں کی شکل میں لیا جائے تو اس سے اس خود کار نظام اعصاب کو جو قلب و عروق اور دوسرے اندرونی اعضاء کے افعال کو کنٹرول کرتا ہے۔ تحریک ہوتی ہے سالہا سال سے یہ بات معلوم ہے کہ تمباکو نوشی کا برگر ڈزیر (مرض برگز) سے گہرا تعلق ہے مرض برگز میں اطراف کی چھوٹی شریانیں سکڑ جاتی ہیں جس کے نتیجے میں مرض

نمانصرانا پیدا ہو جاتا ہے۔ جس میں ماؤف عضو کو کاٹ ڈالنا پڑتا ہے اکلیلی قلب کے مرض سے تمباکونوشی نہ کرنے والوں کے مقابلے میں تمباکو پینے والے زیادہ ہلاک ہوتے ہیں۔

تمباکونوشی کے دوسرے اثرات میں ایک حساسیت بھی ہے جو بعض تمباکو پینے والوں میں پیدا ہو جاتی ہے تمباکو کے استعمال سے زخم معدہ میں بھی اضافہ ہوتا ہے ان حالات میں مریض کو تمباکونوشی ترک کر دینے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔

تمباکونوشی کے قلب پر اثرات

ایک طبی تحقیق جو تمباکونوشی اور امراض قلب کے متعلق شائع ہوئی اس میں بیان کیا گیا ہے کہ آٹھ میں سے سات رپورٹیں یہ ظاہر کرتی ہیں کہ تمباکونوشی اور اموات جو دل کی بیماری سے واقع ہوتی ہیں ان میں بالواسطہ تعلق ہوتا ہے یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ تمباکونوشی دل کو زیادہ نقصان پہنچاتی ہے۔

تمباکونوشی آپ کے دل کی دھڑکن کو تیز کر دیتی ہے بسا اوقات بہت تیز ایک منٹ میں دس، پندرہ، پچیس اور چالیس دھڑکنوں تک اوسطاً کار چلانے والے چالیس سے ساٹھ میل فی گھنٹہ تک کہ رفتار کی پیمائش کر سکتے ہیں آپ ایسے کار والے کے متعلق کیا سوچیں گے جو اپنی کار سڑک پر ڈال کر محض تفریحاً دن میں بیس یا تیس مرتبہ اسی میل فی گھنٹہ تک رفتار لے جاتے ہیں۔

جب آپ دل کی حرکت کو عام رفتار سے بیس یا تیس فیصد زیادہ کر دیتے ہیں تو آپ کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ آپ حفظان صحت کے اصول پر عمل نہیں کر رہے ہے۔

آپ کے دل کو خون کی ضرورت ہے نکوٹین خون کی نالیوں کو تنگ کر دیتی ہے اور آکسیجن کے اندر داخل ہونے کی مقدار میں کمی کرتی ہے خون کے دباؤ کو بڑھاتی ہے اور آپ کے دل کو زیادہ کام کرنے پر مجبور کرتی ہے جو بالآخر جانی نقصان پر منتج ہوتی ہے۔

تمباکونوشی سے عام حالات کی نسبت خون تیزی سے منجمد ہوتا ہے ہیپرین ایک عمل انگیز ہے جو آپ کے خون کے دھارے میں پایا جاتا ہے یہ خون کو سیال اور رقیق حالت

میں رکھتا ہے جب آپ تمباکونوشی کرتے ہیں تو آپ کے خون سے ہیپرین نکل جاتا ہے اور رقیق پن میں کمی آنے کے باعث خون کی باریک نالیوں کے اندر خون کے جسم جانے کا احتمال ہوتا ہے جس شخص کی خون کی نالیاں تنگ ہو رہی ہوں اس کے لئے یہ بات نہایت خطرناک ہے کیونکہ اس سے اسے دل کا دورہ بھی پڑ سکتا ہے۔

اس کہانی کا روشن پہلو یہ ہے کہ جو لوگ تمباکونوشی ترک کر دیتے ہیں ان کو تمباکونوشی نہ کرنے والوں کی نسبت دل کے دورے کا زیادہ خطرہ نہیں رہتا۔

تمباکونوشی کے دماغ پر اثرات

دماغ کے بغیر آپ زندگی کی گوناگوں خوشیوں سے تجربات سے کارہائے نمایاں کرنے سے محروم رہتے ہیں اور زندگی کی دمک سے لطف اندوز نہیں ہو سکتے۔ یہ آپ کے جذبات آپ کے ارادوں اور آپ کی خواہشات کے اور آپ کے ضمیر کا گھر ہے اور آپ کی ساری شخصیت کا محکم مرکز ہے۔

جب آپ خلوص کے جذبات سے سرشار پرسکون ہوں تو آپ کا دماغ آپ کے جسم کے ساتھ مکمل توازن میں ہوتا ہے اچھی صحت کا انحصار معمول کے مطابق کام کرنے والے دماغ اور صحیح حالت کے صحت مند جسم پر ہوتا ہے تمام ادویات انسانی دماغ پر کوئی نہ کوئی اثر چھوڑتی ہیں کیونکہ آپ کے دل سے خارج ہونے والے خون کا پانچواں حصہ آپ کے دماغ کو جاتا ہے اور یہ آپ کے خون میں جانے والی ہر چیز کو فوراً حاصل کر لیتا ہے اسی لیے آپ کا دماغ نکوٹین کے حملے کے اثر کا پہلے شکار ہوتا ہے کیونکہ جب آپ سگریٹ کا کش لگاتے ہی آپ کو نکوٹین کے متحریک دہ اثر کی خواہش ہو جاتی ہے یہ آپ کا نادانستہ طور پر سگریٹ کی تلاش پر اکساتی ہے اگر آپ سگریٹ سلگاتے ہیں اور گہرا کش لگاتے ہیں تو آپ کا ردعمل ایک تمباکونوش جیسا ہے آپ نکوٹین کے عادی ہو گئے ہیں بلکہ آپ غلام ہو گئے ہیں۔

نکوٹین نظام خون کی تمام نالیوں کو تنگ کر دیتی ہیں جن میں دماغ تک خون پہنچانے والی نالیاں بھی شامل ہیں دماغ میں خون کے بہاؤ کی کمی واقع ہو جانے سے یادداشت ناقص ہو جاتی ہے۔ ذہنی صلاحیت کمزور پڑ جاتی ہے اور اعصاب لرزنے لگتے ہیں۔

نظام جسم پر تمباکو نوشی کی عادت کے واضح اثرات، قوت ارادی اور اخلاقی اقدار میں کمزوری پیدا کرنے والے ہوتے ہیں۔

سان فرانسیکو، کیلیفورنیا کے ڈاکٹر اوسی کلنٹن جو کہ لڑکوں کے بہت سے مدرسوں کے ڈاکٹر ہیں انکشاف کرتے ہیں۔

تمباکو نوشی جملہ اخلاقی عادات میں انحطاط پیدا کر دیتی ہے میں نے تمباکو نوشی سے ہونہار لڑکوں کو نہ صرف کند ذہن بنتے دیکھا ہے بلکہ نہایت صاف گو اور دیانتدار لڑکوں کو بھی بزدل بنتے دیکھا ہے۔

تمباکو نوشی کے ناک اور حلق پر اثرات

اگر آپ پکتی ہوئی روٹی کی خوشبو، گلاب کے پھول کی مہک اور دستر خوان پر چنے ہوئے عمدہ کھانے کی لذت بخش خوشبو سے لطف اندوز ہوتے ہیں تو آپ بخوشی ان خوشبوؤں کو سونگھتے ہیں لیکن تمباکو نوش ایسا کرنے سے قاصر رہتا ہے کیونکہ اس کی قوت شامہ (سونگھنے کی قوت) میں کمی آ چکی ہوتی ہے۔

تمباکو نوشی ناک کے استر میں سوزش پیدا کرتی ہے یہ عصبہ شمی کی ضروریات بہم پہنچانے والے نازک جھلی والے استر کو بے جان بنا دیتی ہے اکثر پھولوں یا کھانے کی مہک کمرے میں ہونے کے باوجود تمباکو نوش اس سے بہرہ ور نہیں ہوتا کیونکہ اسے تمباکو کی تلخ اور تیز بدبو کی عادت ہوتی ہے۔

انسانی زبان تمام نعمتوں کو چکھنے کی صلاحیت رکھنے کا مرکز ہے یہ کھانوں اور مشروبات کے ذائقے بناتی ہے ہماری زبان کی ذائقہ کی کلیاں، ترشی، شیرینی نمکینی اور خوش گو تلخی کا اثر

لیتی ہے اور ہمیں کھانے کے وقت کا انتظار رہتا ہے تمباکو کے دھوئیں، تمباکو کے اجزاء اور نکوٹین کے باقاعدہ استعمال سے یہ کلیاں ناکارہ ہو جاتی ہیں تمباکو نوش کے ہونٹ اور زبان اکثر جلتے ہوئے دھوئیں سے سڑ جاتے ہیں۔ اس دھوئیں کا درجہ حرارت عموماً ایک سو چالیس درجہ فارن ہیٹ تک بھی جاتا ہے تمباکو کے رسیاؤں سے ایسی باتیں اکثر سننے میں آتی ہیں کہ میں اپنے کھانے کے ذائقہ سے محفوظ نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ میں کھانا کھاتا ہی نہیں۔ بعض اوقات تمباکو نوش خون کی کمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں ان کے خون کو کافی آکسیجن مہیا نہیں ہوتی کہ انہیں چاک و چوبند بنائے رکھے اس کی وجہ بھوک کی کمی اور کلوی رطوبت کا نکاس ہو سکتی ہے۔ جس سے ہاضمہ کا فعل سست پڑ جاتا ہے اور خوراک بھی اچھی طرح جذب نہیں ہو پاتی۔

اس کے علاوہ جسم کے اہم اعضاء مثلاً جگر، تلی اور ہڈیوں کے گودے میں جانے والی خون کی نالیوں میں رگوں کے سکڑنے سے خون کی کمی واقع ہو جاتی ہے وہ لوگ جو تمباکو نوشی ترک کر دیتے ہیں ان کی بھوک بہتر ہو جاتی ہے وہ اپنے کھانے سے زیادہ لطف اندوز ہوتے ہیں اور اسے ہضم بھی کر سکتے ہیں اور اکثر ان کے خون کی حالت بھی بہتر ہو جاتی ہے اس کے نتیجہ میں ان میں بھرپور زندگی گزارنے کی خواہش اور کام کرنے کے لئے قوت اُمڈ کر آتی ہے۔

یہ کہا گیا ہے ''سگریٹ نوشی تمام بیکٹریا، چھوت کے زہروں، جراثیم اور زردانہ گل کی نسبت سب سے زیادہ کھانسی کا سبب ہوتی ہے۔

لاکھوں تمباکو نوش روزانہ اس مرض کا شکار ہو جاتے ہیں جو بعد میں بہت سی پیچیدگیاں پیدا کر سکتی ہے۔

تمباکو نوشی کے جلد پر اثرات

تمباکو نوشی آپ کی جلد کی بدترین دشمن ہے یہ اس کو خشک کر دیتی ہے اس کو نچوڑ لیتی ہے اور اس کو سخت بنا دیتی ہے تمباکو نوشی جلد کو خون کی فراہمی میں کمی پیدا کرتی ہے یہ اس کو

زرد، پھیکی، بے رنگ اور سرد بنا دیتی ہے انگلیوں کے ناخنوں میں سے خون کی ناقص فراہمی ان کو کٹا پھٹا بنا دیتی ہے بڑے تمباکو نوشوں کی انگلیوں کے سروں پر تمباکو کے داغ ان کا طرہ امتیاز بن چکے ہیں تمباکو نوش عادتاً کم پانی پیتا ہے عجب بات یہ ہے کہ اپنی پیاس کو ایک سگریٹ کی خواہش کے غلط معنی دے ڈالتا ہے اور چونکہ ایک سگریٹ کو حاصل کرنا اور جلانا زیادہ آسان ہوتا ہے اسی لیے تمباکو نوش عام طور پر پانی کی کمی کے شکار ہو جاتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ انگلی جلد اکثر بے جان نظر آتی ہے نکوٹین سے ناکارہ کی گئی اور پانی سے محروم رکھی گئی جلد ضرور ہے کہ مرجھائی ہوئی خشک اور جھریوں والی دکھائی دے۔

تمباکو نوشی کرنے والے اپنی عمر سے دس سال بڑے نظر آتے ہیں خواہ وہ اپنے چہرہ کے داغ دھبوں کی پردہ پوشی میں دنیا بھر کے جتن کیوں نہ کرتے ہوں چمکدار گلابی، روشن اور لچکدار اور جلد اور جھریوں سے قبل از بڑھاپے کے اثرات سے آزاد جلد حاصل کرنے کے لئے بہت سا پانی پیجیئے، متوازن غذا کھایئے اور اگر آپ کو سگریٹ کی طلب محسوس ہو تو اس کے بجائے کچھ پھل کھا لیجیے۔

سگریٹ نوشی اور کینسر

چونکہ ۱۹۳۰ء سے پھیپھڑوں کے سرطان کا مرض تیزی سے بڑھ رہا تھا اس لیے اس کے اسباب کی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ پھیپھڑوں کے سرطان میں مبتلا بکثرت افراد سگریٹ نوش تھے ان دو تحقیقات سے تمباکو نوشی کے مضر صحت ہونے کا ثبوت تو مل گیا تھا لیکن اس کے بعد زیادہ تفصیلی مطالبات کئے گئے اور گزشتہ دس برسوں میں سگریٹ نوشی اور پھیپھڑوں کے سرطان کا رشتہ ثابت ہو گیا۔

ان دس برسوں میں برطانیہ میں پھیپھڑوں کے سرطان میں مرنے والے مردوں کی تعداد ۷۴ فیصد بڑھ گئی اور اس مرض میں مبتلا ہو کر مرنے والی عورتوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہوا چونکہ لیبارٹری میں سرطان پیدا کرنے میں کافی وقت لگتا ہے اس لئے یہ معلوم

کرنے میں وقت لگا کہ مدت میں اضافہ کا سبب بیس یا تیس سال پہلے شروع کی گئی سگریٹ نوشی تھا جس کے نتیجہ میں اتنی تاخیر سے موت ہوئی۔

برطانیہ میں پھیپھڑوں کے سرطان میں مرنے والوں کی شرح میں ۲۵ فی صدی اضافہ ہوا ہے برطانیہ میں کسی اور وجہ سے اتنی تعداد میں لوگ نہیں مرتے جتنے لوگ سگریٹ نوشی کی وجہ سے مرتے ہیں۔

امریکہ کی ایک سرطان کی تحقیق کرنے والی انجمن نے ایک عظیم تجربہ میں جو ایک لاکھ ستاسی ہزار اشخاص پر کیا گیا یہ معلوم کیا کہ دل کی بیماری سے ہلاک ہونے والوں میں تمباکو نوش لوگوں کی تعداد ستر فیصد دوسروں سے زیادہ تھی اس تحقیق سے یہ معلوم ہوا کہ جتنا زیادہ کوئی تمباکو نوش ہوا اتنا ہی زیادہ وہ دل کی بیماری کا شکار ہو سکتا ہے جو دس یا بیس سگریٹ روزانہ پیتے تھے ان کی شرح اموات تقریباً دوگنی تھی جو چالیس سگریٹ پیتے تھے اس کی اس سے بھی زیادہ۔

زہریلا دھواں اور فضائی آلودگی

دھواں کسی چیز کے جلنے سے پیدا ہوتا ہے یہ گیسوں، مختلف کیمیائی بخارات نیز راکھ اور دوسرے لاکھوں ارضی ذرات پر مشتمل ہوتا ہے اور یہ سب چیزیں سانس کے عمل سے ناک اور حلق کے ذریعے پھیپھڑوں میں پہنچتی ہیں تمباکو نوشی کی صورت میں اس دھوئیں کے اندر نکوٹین کے بخارات بھی شامل ہو جاتے ہیں یہ ایک زہریلی چیز ہے جو تمباکو میں پائی جاتی ہے اور گرمی سے اس میں بڑی تبدیلی واقع نہیں ہوتی نیم سوختہ تمباکو اور اس کی تقطیر سے جو تارکول جیسی چیزیں کشید ہوتی ہیں وہ بھی اس میں شامل ہوتی ہیں اگر سگریٹ کو آخری سرے تک پیا جائے تو تارکول اور نکوٹین زیادہ مقدار میں حاصل ہوتی ہیں اس طرح کاربن مانو اوکسائیڈ کی کافی مقدار بھی پیدا ہوتی ہے جس کو حمرت الدم (خون کی سرخی) اپنے اندر جذب کر لیتی ہے حمرت الدم کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے ساتھ اوکسیجن کو جسم میں لے جاتی ہے، لیکن کاربن مانو اوکسائیڈ سے بھر جانے کی وجہ سے زیادہ اوکسیجن اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتی۔

فضا کی آلودگی کا مسئلہ روز روز خطرناک ہوتا جارہا ہے سائنسی اور صنعتی ترقی پوری دنیا کی فضا میں زہر گھول رہی ہے اس کے باوجود آج کا انسان سب کچھ جانتے ہوئے بھی، اپنے لیے ہلاکت کا سامان مہیا کرنے سے باز نہیں آتا، تمباکو نوشی کے بڑھتے ہوئے رجحان نے سگریٹ نہ پینے والوں کے لئے بھی خطرات پیدا کر دیئے ہیں سگریٹ کے عادی ماں باپ اپنی ہی اولاد کی رگ و پے میں تمباکو کا زہر داخل کر رہے ہیں، حال ہی میں برطانوی تعلیم صحت کی کونسل نے تمباکو کے دھوئیں سے بچوں کے لئے پیدا ہونے والے خطرات کی چھان بین شروع کی ہے کونسل کی رائے میں اس دھوئیں کی وجہ سے بچوں کے علاوہ سگریٹ نہ پینے والے بالغوں کے لئے بھی خطرات پیدا ہو گئے ہیں۔

اکثر سگریٹ نوش تمباکو نوشی کے تمام خطرات سے واقفیت کے باوجود محض اس سے حاصل ہونے والے سرور کی خاطر صحت کو لاحق خطرات کو فراموش کر دیتے ہیں ان کے خیال میں تمباکو کا زہر آلود دھواں، پھیپھڑوں کے سرطان، امراض قلب، دوران خون کی بیماریاں اور کم عمری میں لاحق ہونے والی کھانسی سے بڑھ کر تسکین بخش ہوتا ہے۔

چنانچہ آپ اکثر تمباکو پینے والوں کو یہ کہتے پائیں گے کہ "جناب اگر یہ زہر ہم پیتے ہیں تو یہ ہمارا ذاتی فعل ہے اس سے بھلا دوسروں کو کیا نقصان پہنچے" اور اگر ہم پچاس سال کی عمر میں سرطان سے مرنے کی تیاری کر رہے ہیں تو دوسروں کو اعتراض کیوں ہے؟

سوال یہ ہے کہ اس بری عادت سے صرف تمباکو نوش کی صحت کو خطرہ ہے اور دوسروں کو نہیں؟ طب وصحت کے متعلق رسائل کی حالیہ رپورٹوں کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ سگریٹ پینے والا ریل گاڑیوں ریستورانوں میں بیٹھنے والوں کے علاوہ خود اپنے بچوں اور دوستوں کو نقصان پہنچا رہا ہے تجربات وتحقیقات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ایک سگریٹ کے جلنے سے فضا میں بنیر پائیرین کی چار گنا مقدار (تمباکو کے دھوئیں کا وہ زہریلا جز سرطان کا باعث ہوتا ہے) اور کاربن مونو او کسائیڈ کی پانچ گنا مقدار شامل ہو

جاتی ہے یہ اس زہر کے علاوہ ہے جو سگریٹ نوش اپنے خون میں جذب کر لیتا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر کوئی تمباکو نہ پینے والا شخص سگریٹ کے دھوئیں سے پُر کسی کمرے میں موجود ہو تو وہ بھی سگریٹ نہ پینے کے باوجود سانس کے ذریعہ سے اتنا ہی زہر اپنے جسم میں داخل کر لے گا جتنا سگریٹ نوش دو یا تین سگریٹ کے ذریعہ سے داخل کرتا ہے اور اگر وہ سگریٹ کے دھوئیں سے پُر کسی کمرے میں تمام دن کام کرنے پر مجبور ہو تو پھر اس کے خون میں ۸ تا ۱۰ سگرٹوں کے دھوئیں کا زہر شامل ہو جائے گا۔ یہ تو ہوئی بڑوں کی بات؟ سوال یہ ہے کہ ایسے ماحول میں رہنے والے بچوں کا کیا حشر ہو گا ان کی صحت کے لئے لاحق خطرات تو یقینی طور پر اور بڑھ جاتے ہیں۔

ہرٹ فورڈ شر میں کی گئی حالیہ تحقیقات بہت زیادہ تمباکو نوشی کرنے والے کسی فرد کے خاندان کے بچوں میں تمباکو نہ پینے والے خاندان کے بچوں کے مقابلے میں سانس کے امراض پچاس فیصد زیادہ پائے گئے۔

امریکہ میں ہونے والی حالیہ دو تحقیقات بھی اس بات کی شاہد ہیں کہ تمباکو پینے والوں کے بچے سگریٹ نہ پینے والے ماں، باپ کے مقابلے میں زیادہ بیمار رہتے ہیں اب رہا سوال نوجوانوں کا تو سائنس ابھی تک کوئی ایسا آلہ دریافت نہیں کر سکی ہے جس کے ذریعہ سے صحت کو لاحق خطرات کا ٹھیک ٹھیک شمار کیا جا سکتا کہ اتنی سگرٹیں پینے سے پھیپھڑوں کا سرطان ہو سکتا ہے اور اتنی نہ پینے سے خطرہ مل سکتا ہے لیکن تجربات نے تو یہ ثابت کر دیا ہے کہ روزانہ ۲ یا ۳ سگریٹ پینے سے بھی سرطان کا خطرہ دوگنا ہو جاتا ہے چونکہ اس سلسلہ میں ٹھوس ثبوت کی ابھی کمی ہے لیکن برطانوی تعلیم صحت کی کونسل نے اپنی تحقیقات کی روشنی میں اس خطرے کے بارے میں اپنی تشویش کا اظہار کر دیا ہے چنانچہ اس نے ان خطرات کی طرف عوام کی توجہ کرانے کی مہم بھی شروع کر دی ہے جو سگریٹ کے دھوئیں سے معصوم بچوں کے لئے پیدا ہو رہے ہیں اس کے علاوہ بہت سے ماہرین طب و صحت جنہوں نے اس

زہریلے دھوئیں سے پیدا ہونے والے خطرات کا گہرا مطالعہ کیا ہے اپنے طور پر ان کی تصدیق بھی کر رہے ہیں، وہ قائل ہو گئے ہیں کہ ایک تمباکو نوش پینے والے کے لئے خطرے کا موجب بن سکتا ہے۔ (تمباکو نوشی یا جان نوشی)

دولت اور صحت کی بربادی

اگر کسی آدمی کو کہا جائے کہ دس روپے کا نوٹ لے کر اسے آگ لگا دو تو وہ جواب دے گا اتنی محنت سے کماتا ہوں کیسے آگ لگا دوں میں کوئی پاگل ہوں جو نوٹ کو آگ لگا دوں ایسا کرنے کا کسی صاحب عقل کروڑ پتی میں بھی حوصلہ نہیں ہوتا کہ وہ دس روپے کے نوٹ کو آگ لگا دے لیکن اسے کون عقل مند کہے گا جو سگریٹ کی شکل میں روزانہ بیس یا تیس روپے جلاتا ہے جو رقم بچوں کی تعلیم و تربیت اور بیٹیوں کی شادی پر خرچ کرنی تھی اسے دھوئیں کے مرغولوں پر ضائع کر دیتا ہے۔

بعض لوگ تمباکو کو پان یا نسوار کی شکل میں استعمال کرتے ہیں اور تمباکو کی سمیت کا شکار ہو جاتے ہیں ۔سگریٹ کی نسبت حقّہ سے مضر اثرات کم پیدا ہوتے ہیں لیکن حقہ بھی نقصانات سے مبرا نہیں ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ سگریٹ چھوڑ دی اور حقہ پی لیا ایسا کرنے سے نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ آسمان سے گرا اور کھجور میں اٹکا۔

تمباکو نوشی کی اصل قیمت صرف جسمانی قوت کھو دینے سے ادا نہیں ہو جاتی بلکہ تمباکو کی غلامی کی عنایات سے ذہنی استعداد اور اخلاقی قوت کی قربانی دینے اور بالآخر زندگی کو گھٹانے سے ہوتی ہے جیسا کہ تمباکو نوشی کسی شخص کو جسمانی، ذہنی یا اخلاقی لحاظ سے قطعاً کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی بلکہ تصیع محض ہے۔

سگریٹ نوشی بینائی میں کمی لاتی ہے اور تپ دق (ٹی بی) کا ڈر ہوتا ہے سانس کی نالیاں تنگ ہو کر دمہ کا خطرہ بھی ہوتا ہے علاوہ ازیں نیند میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ضعف باہ ہو جاتا ہے۔جسم میں وٹامنز کی شدید کمی گلے کی سوزش اور معدہ کی نالی میں خراش واقع ہو

جاتی ہے دل کے والو سکڑ جاتے ہیں امراض قلب اور ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے تمباکو نوشی انتہائی مضر ہے۔ دانت سیاہ ہو جاتے ہیں اور زبان پر زخم ہو جاتے ہیں منہ کے اعضاء یا پھیپھڑوں میں سرطان پیدا ہو جاتا ہے جس سے سگریٹ نوش طبعی موت مرنے سے پہلے مر جاتا ہے سگریٹ پینے والے کا مزاج گرم رہتا ہے گھر میں بیوی بچوں یا ماں باپ سے لڑتا جھگڑتا رہتا ہے اور دفتر میں اپنے ساتھیوں سے سختی سے پیش آتا ہے۔

ایسا آدمی معاشرے اور مذہب سے ہٹ کر رہ جاتا ہے اس وجہ سے کسی کو ملنے سے کتراتا ہے کہ دوستوں میں بیٹھ کر دھواں چھوڑوں گا تو وہ نفرت کریں گے اور مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے سے بھی گریز کرتا ہے کیونکہ وہاں سگریٹ نہیں پی سکتا۔

تمباکو نوشی کرنے والا بسوں میں صحیح طور سے سفر نہیں کرسکتا کہ جب بھی سگریٹ سلگائی جائے تو لوگ بند کرنے کے لئے کئی باتیں کرتے ہیں اس نامراد سگریٹ کی وجہ سے سفر میں الٹی سیدھی باتیں یا لڑائی جھگڑا اور گالی گلوچ سننا پڑتا ہے رمضان المبارک کے روزے سگریٹ پینے والے حضرات کم ہی رکھتے ہیں کیونکہ سگریٹ کے دھوئیں سے طویل جدائی انہیں گوارا نہیں ہوتی ایسے کم ظرف اور بدبخت لوگ نماز روزہ چھوڑ دیتے ہیں سگریٹ نہیں چھوڑ سکتے۔

گزشتہ نسلوں کی غیر صحت مندانہ عادات موجودہ بچوں اور نوجوانوں پر اثر ڈالتی ہیں دماغی کند ذہن، جسمانی کمزوری، اعصابی گڑبڑ اور غیر فطری خواہش والدین سے بچوں میں ورثہ کے طور پر منتقل ہو جاتی ہیں۔

لڑکے بہت چھوٹی عمر میں تمباکو کا استعمال شروع کر رہے ہیں اس طرح اس عمر میں پیدا ہونے والی عادت جبکہ جسم اور ذہن خاص طور پر اس کے اثرات کے لئے حساس ہوتے ہیں جسمانی طاقت کو کمزور کر دیتی ہے اور اخلاق و کردار کو بگاڑ دیتی ہے، چھوٹے لڑکے جو بمشکل عالم طفولیت سے نکلے ہوتے ہیں سگریٹ نوشی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اس

ضمن میں ان سے پوچھا جائے تو وہ جواب دیتے ہیں ''میرے ابا جان تمباکو نوشی کرتے ہیں'' ایسا والد جس کا منہ تمباکو سے بھرا ہوا اور جس کا سانس گھر کی فضا کو زہر آلود کرتا ہے کس طرح اپنے لڑکوں کو اعتدال پسندی اور ضبط نفس کا درس دے سکتا ہے؟

سگریٹ نوشی اور جرائم

برقی روشنی کے بلب کے موجد ٹامس ایڈیسن کہا کرتے تھے میں کسی ایسے شخص کو ملازم نہیں رکھتا جو سگریٹ نوشی کرتا ہو وہ جانتا تھا کہ سگریٹ نوشی لڑکوں اور لڑکیوں کے دماغ کو کند کر دیتی ہے اور ان کی نشو ونما میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہے۔

نکوٹین لڑکوں اور لڑکیوں کو جرائم پیشہ بننے کی طرف بھی مائل کرتی ہے بہت کم ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ کوئی ایسا جرائم پیشہ نوجوان دیکھنے میں آئے جو سگریٹ نوشی نہ کرتا ہو اور اکثر اوقات تمباکو نوشی ہی اس کی تباہی کی طرف قدم ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہمارے پھیپھڑوں میں داخل کرنے کے لئے خالص اور تازہ ہوا کو بنایا نہ کہ سگریٹ کے دھوئیں کو۔

تمباکو اور شراب کا استعمال بڑی حد تک بیماری اور جرم میں اضافے کا باعث بنتا ہے، شراب اور تمباکو کا استعمال دماغ کے اعصابی حس کو تباہ کر دیتا ہے ان کے اثر سے ایسے جرائم سرزد ہوتے ہیں جو اگر ذہن محرک اور نشہ آور اشیاء کے اثر سے پاک اور آزاد ہوتا تو کبھی ممکن ہی نہ تھے۔

بوڑھوں اور نوجوانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اسلامی قوانین کی ہر خلاف ورزی کے لئے قدرت باز پرس کرے گی اس کی سزا ذہنی اور جسمانی دونوں قوتوں کو ملے گی اور یہ سزا جرم کرنے والے ہی تک ختم نہیں ہوتی بلکہ اس کے ذرا سے جرم کے اثرات اس کی اولاد میں پہنچ جاتے ہیں اور اسطرح موروثی برائیاں تیسری یا چوتھی پشت تک چلتی رہیں گی تمام والدینوں کو اس بات کے متعلق سوچنا چاہئے جب وہ روح اور دماغ کو کند کر دینے والے نشے یعنی تمباکو کی عادت کو اپناتے ہیں اپ کو یہ عادت کہاں پہنچا دے گی؟ یہ آپ کے علاوہ اور کس کس پر اثر انداز ہوگی۔ (سگریٹ نوشی یا جان نوشی)

بچوں میں سگریٹ نوشی کی عادت

ایک مضمون ''عالمی ادارہ ادویات'' میں مرقوم ہے کہ بچے کی سگریٹ نوشی کی عادت کا موثر ترین ادارہ و ماخذ باپ کی سگریٹ نوشی کی عادت ہے ان خاندانوں میں جن میں ماں باپ دونوں سگریٹ نوش ہیں بچوں کی زیادہ تعداد سگریٹ کی عادی ہو گی۔

والدین کی مثال کا بچے کے ذہن پر نمایاں اثر ہوتا ہے وہ مشاہدات اور تجربات جو بچہ گھر سے حاصل کرتا ہے وہ آئندہ کسی تعلیمی ادارے یا درسگاہ کی تربیت سے کہیں زیادہ دیرپا اور موثر ہوتے ہیں۔

ہمارے ہاں بچوں کی ابتدائی تربیت کو زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی کیوں کہ جو عادات و اسباق بچہ اپنے ایام طفولیت اور بچپن میں اپناتا ہے کردار بنانے اور زندگی کی راہ کا تعین کرنے پر زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔

ماں اور باپ دونوں کا کردار، ذہنی اور جسمانی مزاج یہاں تک کہ بھوک بھی بچوں پر اثر انداز ہوتی ہے والدین کی نشے کی عادت بچوں کی جسمانی، ذہنی اور اخلاقی طاقت کو کمزور کر دیتی ہے شرابی اور سگریٹ نوش اپنی نقصان دہ اور بری عادات کو اپنی اولاد میں منتقل کر رہے ہیں۔

پھر یہی اولاد کچھ بڑی ہو کر طرح طرح کے جرائم میں ملوث پائی جاتی ہے جرائم پیشہ لوگوں کی کثیر تعداد کا سبب زیادہ تر ان کے والدین کے غلط کردار کی وجہ ہوتی ہے۔

پاکستان میں سگریٹ نوشی کا تناسب

پاکستان میں سگریٹ نوشی کا تناسب دیگر ممالک میں سگریٹ پینے والوں سے زیادہ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ امریکہ اور کئی ملکوں میں سگریٹ نوشی کی ترغیب دینا قانوناً جرم ہے وہاں سگریٹ ساز ادارے قانونی طور پر اس بات کے پابند ہیں کہ سگریٹ کے پیکٹوں واشگاف الفاظ میں لکھیں کہ یہ زہر ہے اور اس کے استعمال سے موت واقع ہو سکتی ہے۔

اس طرح ان ممالک میں اخبارات میں سگریٹ ساز کمپنیوں کے اشتہارات شائع نہیں ہوتے اور اس سے اجتناب کا مقصد قانون کا احترام ہے لیکن ہمارے ملک میں تو معاملہ اس کے برخلاف ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ سگریٹ کو زہر ہی تصور کیا جائے۔ یہ زہر انسان کو موت کے منہ میں دھکیل دیتا ہے اس خیال کو عام کرنے کی ضرورت ہے جو لوگ سگریٹ نوشی سے اجتناب کرتے ہیں بلکہ اسے دیکھتے ہی گھن آنی شروع ہو جاتی ہے انہیں چاہیئے کہ بچوں اور نوجوانوں کو جو اس علت میں مبتلا ہیں انہیں ان کی زندگی کا مقصد سمجھانے کی کوشش کریں کیونکہ مقصدیت کے بغیر زندگی گزارنا فضول ہے اور تمباکو نوشی اور دیگر نشہ آور اشیاء سے بچنے کی سخت تلقین کریں۔

تمباکو نوشی سے نجات

تمباکو نوشی کے عادی جب کچھ دیر کے لئے تمباکو کے بغیر رہتے ہیں تو وہ پریشان ہو جاتے ہیں وہ مشتعل و مضطرب، بے آرام اور لرزاں نیز غیر معمولی دل کی دھڑکن محسوس کرتے ہیں دوسرے عادی لوگ جب تمباکو سے محروم کیے جاتے ہیں تو اس کا الٹ محسوس کرتے ہیں وہ اپنے آپ کو اونگھتا ہوا، غور و خوض کے نا اہل، جلد بھول جانے والے، سست نبض اور اچھے فیصلہ کے نا قابل پاتے ہیں ایسی حالتیں سگریٹ چھوڑنے کی علامتیں کہلاتی ہیں اگر ایک شخص تمباکو نوشی نہ کرے تو وہ علامتیں آخر کار ختم ہو جاتی ہیں لیکن پھر بھی اس کام میں چند دن لگ جاتے ہیں ہو سکتا ہے تمباکو کی زبردست طلب متعدد ہفتوں یا مہینوں تک رہے اگر علامات موجود ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس شخص کی صحت خراب ہو رہی ہے بلکہ اس کا جسم تبدیلی کا ردعمل دکھا رہا ہے اعصابی نظام آپ کو فریب نہیں دے سکتا۔

اپنی اصل حالت کا اندازہ اپنی محسوسات سے نہ لگائیں نقصان دہ ادویات اپنے آپ کو عارضی طور پر بہتر محسوس کرتے ہیں جو حقیقتاً آپ کی مدد کر رہا ہے کچھ عرصہ کے لئے آپ کو بیماری کا احساس دلا سکتا ہے موافقت پیدا کرنے کے لئے کچھ وقت درکا ہے۔

چھوڑنے کا درد برداشت کر لینا بعد میں تمباکو نوشی کی عادت کے مہلک نتائج اثر انداز ہونے سے کہیں بہتر ہے، بیشتر لوگ بہت بہتر محسوس کرتے ہیں جب وہ فوری علامات پر غلبہ پانے کے سبب کم کھانستے ہیں کھانے کی طلب زیادہ ہو جاتی ہے اور وہ کلی طور پر اپنے آپ کو بہتر محسوس کرتے ہیں۔

سگریٹ چھوڑنے کا طریقہ

سگریٹ چھوڑنے کا طریقہ یہ ہے کہ یکلخت چھوڑ دیں روزانہ ایک سگریٹ کم کر کے سگریٹ چھوڑنے کی نیت کرنے والے پھر سگریٹ کی مقدار بڑھانا شروع کر دیتے ہیں اس لئے پختہ نیت کر کے یکلخت چھوڑ دیں اگر کچھ ڈبیا ابھی باقی ہوں تو انہیں پھینک دیں اس دوران اگر سگریٹ کی طلب محسوس ہو تو مکئی بھنی ہوئی چبائیں یا چیونگ منہ میں ڈال لیں میٹھی سونف بھی بوقت ضرورت استعمال کریں میٹھی سونف چبانے کا فائدہ یہ ہو گا کہ گیس اور قبض پیدا نہیں ہو گی۔ اپنے دوست احباب میں تشہیر کر دیں کہ میں نے سگریٹ چھوڑ دیئے ہیں۔ تا کہ دوبارہ پینے کا حوصلہ نہ رہے کہ یہ کیا سوچیں گے کل سگریٹ چھوڑنے کا کہا اور آج پھر پی رہے ہیں ذہن میں یہ خوش کن خیالات رکھیں کہ سگریٹ سے نجات پا کر میں نے فلاں فلاں بیماری سے نجات پائی اب میں صحت مند ہوں اور دوسرے آدمیوں کی طرح نارمل ہوں، خدا کا شکر ادا کریں کہ بہت بڑی بلا سر سے اتر گئی۔

سگریٹ چھوڑتے ہی آپ دوسرے سگریٹ نوشوں کی سگریٹ چھوڑنے کے لئے تبلیغ کریں تا کہ آپ کے جذبات کی تسکین ہو اور سگریٹ کے خلاف مزید نفرت ذہن میں آئے اور نئے دلائل آپ کے دماغ میں آئیں جو سگریٹ کے خلاف ہوں۔

یاد رہے کہ سگریٹ چھوڑنے کے بعد کبھی ایک سگریٹ بھی پینے کی کوشش مت کریں کیونکہ ایک سگریٹ کے کش لینے سے دوبارہ نئے سرے سے آپ اس کے عادی ہو جائیں گے۔

فصل نمبر ۲

شراب

خمر (شراب) ایک الکوحلی مادہ ہے جو نشہ پیدا کرتا ہے۔

یہ بات محتاج بیان نہیں ہے کہ شراب کے کتنے مضر اثرات انسان کے عقل و جسم اور اس کے دین و دنیا پر مرتب ہوتے ہیں اور ایک خاندان کے لئے وہ کیا کیا تباہیاں لاتی ہے اور یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ قوم اور سماج کی مادی، اخلاقی اور روحانی زندگی کے لئے یہ کس قدر خطرناک ہے۔ ایک محقق نے بالکل صحیح کہا ہے کہ انسان کو شراب سے بڑھ کر کسی چیز نے زک نہیں پہنچائی۔ اگر دنیا کے ہسپتالوں کا جائزہ لے کر ان لوگوں کے اعداد و شمار جمع کئے جائیں جو شراب کی وجہ سے جنون اور لاعلاج امراض کا شکار ہو جاتے ہیں جو قتل و غارت کرنے لگ جاتے ہیں نیز اعصابی بیماریوں اور پیٹ و جگر اور ہائی بلڈ پریشر کے تکالیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں دولت سے ہاتھ دھو کر مفلس اور قلاش ہو کر رہ جاتے ہیں۔

عرب زمانہ جاہلیت میں شراب کے بہت متوالے تھے ان کی زبان میں شراب کے تقریباً ایک سو نام تھے اور ان کی شاعری میں شراب کی اقسام، اس کی خصوصیات اور جام و مینا اور محفل سرور کا ذکر بڑی خوبی کے ساتھ کیا گیا ہے۔

جب اسلام کی آمد ہوئی تو اس نے تربیت کا نہایت ہی حکیمانہ انداز اختیار کیا اور تدریجاً اسے حرام قرار دیا۔

اس نے سب سے پہلے نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع کیا اس کے بعد یہ بات ذہن نشین کروائی کہ شراب کا گناہ اس کے فائدہ سے بڑھ کر ہے اور اخیر میں سورہ مائدہ کی جامع آیت نازل ہوئی جس نے شراب کا قطعی حکم بیان کر دیا۔

"اے ایمان والو! شراب، جوا، استھان اور پانسے کے تیر بالکل نجس شیطانی کام ہیں ان سے بچو تا کہ فلاح پاؤ" (المائدہ)(۹۰)

مذکورہ آیت میں اللہ عزوجل نے شراب اور جوئے کی شدید مذمت بیان کی ہے اسے شیطانی عمل سے تعبیر کیا ہے اور اس سے اجتناب کو موجب فلاح مراد دیا ہے اس کی اگلی آیت میں اس کے جو مجموعی نقصانات بیان فرمائے ان میں ترک صلوٰۃ، بغض وعداوت اور اس کے روحانی نقصانات میں ذکر اللہ اور نماز جیسے دینی فرائض سے روکنا شامل ہے اس کے بعد اس سے باز آنے کی ہدایت بلیغ انداز میں فرمائی۔

فَهَلْ اَنْتُم منتحصُون ''پھر کیا تم ان چیزوں سے باز آ جاؤ گے؟''

اس قطعی بیان کے بعد مومنوں کا جواب تھا ''اے رب! ہم اس سے باز آ گئے اے رب! ہم اس سے باز آ گئے''

انہوں نے اس آیت کے نازل ہونے پر حیرت انگیز نمونہ پیش کیا جو شخص ہاتھ میں جام لئے پھر رہا تھا یہ آیت سنتے ہی اس نے منہ سے جام ہٹا دیا اور اسے زمین پر انڈیل دیا۔

نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو کوئی اہمیت نہیں دی کہ شراب کس چیز سے بنائی جاتی ہے، بلکہ اس کے اثر یعنی نشہ کو قابل لحاظ سمجھا لہٰذا جس چیز میں نشہ لانے کی قوت ہو وہ خمر شراب ہے خواہ لوگوں نے اس کا کوئی سا نام رکھا ہو اور خواہ وہ کسی چیز سے تیار کی گئی ہو۔

تاجدار رسالت ﷺ سے جب پوچھا گیا کہ شہد، مکئی اور جو سے جو شراب بنائی جاتی ہے اس کا کیا حکم ہے تو آپ ﷺ نے اس کے جواب میں بڑی جامع بات ارشاد فرمائی۔

كُلُّ مُسْكِرٍ خُمْرٌ وَ كُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔ (مسلم)

اسلام نے قطعی طور پر شراب حرام کر دی اور کم یا زیادہ مقدار میں پینے کا کوئی لحاظ نہیں کیا تا کہ اس راہ میں انسان کے قدم ڈگمانہ جائیں اور وہ گراوٹ اختیار نہ کرے اس لئے تاجدار انبیاء ﷺ نے فرمایا ہے۔

مَا اسكرَ كَثِيرَةٌ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ جو چیز کثیر مقدار میں نشہ لائے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔ (احمد و ابوداؤد و ترمذی)

https://ataunnabi.blogspot.com/

شراب نوشی کی تباہ کاریاں

شراب کا استعمال ان لوگوں میں زیادہ ہے جسے فائیو سٹار سوسائٹی کہا جاتا ہے یہ وہ شراب خانہ خراب ہے جس نے مغلیہ سلطنت کا خاتمہ کیا، انگریز قوم جو اجتماعی شراب نوشی کی عادی ہے ان کی غیرت کا جنازہ نکل گیا اور حیاء نام کو نہیں اولاد والدین کے سامنے اوچھی حرکتیں کرتی ہے لڑکی اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ کچھ بھی کرے ماں باپ سامنے بیٹھے ہوئے معمول کے مطابق اپنے کام میں مگن رہتے ہیں۔ وہ معاشرہ کیسے ترقی یافتہ ہے جہاں اخلاقی اور کردار نام کی کوئی شے نہ ہو جس کے عوام کا کردار جاہلانہ ہو وہ ملک جتنی چاہے ترقی کر لے اس کی عوام سکون کی نعمت سے محروم رہتے ہیں۔

شراب خور معاشروں میں خودکشی کے واقعات بہت زیادہ ہوتے ہیں علاوہ ازیں میاں بیوی میں لڑائی جھگڑے، ریپ، طلاق اور قتل کی وارداتیں کثرت سے ہوتی ہیں تاریخ عالم بتاتی ہے کہ بڑی بڑی سلطنتیں شراب کے جام میں بہہ گئیں۔

شرابی کی قوت مدافعت کمزور ہو جانے سے عام دوائیاں بھی اس پر اثر نہیں کرتیں اس لئے شرابی کو اگر کوئی مرض لاحق ہو جائے تو اس کا علاج نہایت مشکل سے ہوتا ہے شراب سے شروع میں جنسی قوت بڑھ جاتی ہے لیکن بعد میں اتنی کمزوری پیدا ہوتی ہے جو باعث ندامت بنتی ہے۔

ایک جائزے کے مطابق شرابی والدین کے ہاں غیر نارمل بچوں کی پیدائش کے واقعات زیادہ ملتے ہیں ان کے ہاں پیدا ہونے والے بچے کسی نہ کسی خرابی کا شکار ہوتے ہیں فراست یا ذہانت سے کورے یا جسمانی طور پر کسی نقص میں مبتلا ہو جاتے ہیں شراب وہ دشمن ہے جو فوراً آگ لگانے سے جلتی ہے اس طرح جو اس سے دوستی کرے اسے بھی جلا کر راکھ بنا دیتی ہے۔

دنیا اس وقت ایڈز کے خطرے سے لرزاں ہے لیکن ایڈز کے پیدا کرنے میں شراب اور دیگر نشہ آور چیزوں کا ہاتھ ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شراب اور جدید سائنس

اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے دینوں میں سے دینِ اسلام ہی یہ امتیاز رکھتا ہے، اس نے انسانی صحت وثبات کے پیشِ نظر اشیاء خورد ونوش کی حلال وحرام یا جائز وناجائز میں تقسیم کر کے نوعِ انسان پر احسانِ عظیم کیا ہے۔

ہندو مذہب میں افیون، بھنگ، چرس وغیرہ کا استعمال مذہبی شعائر میں داخل ہے۔ ویدوں میں مسکرات خاص کر سوم رس (بھنگ) کی تعریف کے پل باندھ دیئے گئے ہیں۔ عیسائی ممالک میں آج کل مذہبی تقاریب میں شراب کی اتنی افزونی ہوتی ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی نہریں بہہ رہی ہیں۔ عشاء ربانی کی رسم میں جس میں شراب بھگوئی ہوئی روٹی عبادت گزار مردوں، عورتوں، بوڑھوں اور بچوں میں تقسیم ہوا کرتی ہے۔ عیسائی مذہب میں بڑی اہمیت رکھتی ہے کیونکہ یہ روٹی مسیح کے گوشت سے اور اس میں ملی ہوئی شراب خونِ مسیح سے تشبیہ رکھتی ہے۔

دورِ حاضر میں غیر مسلم اقوام ترقی یافتہ ہوں یا پسماندہ میں شراب اور بعض دوسری نشہ آور اشیاء لوازمات اور ضروریاتِ زندگی سمجھی جاتی ہیں یہاں تک کہ جنگوں میں بھی فوجیوں کے لیئے متحارب حکومتیں ان کی بہم رسائی کا انتظام کیا کرتی ہیں اور ان کے فوجی نظام بار برداری میں ان اشیاء خاص کر شراب کا میدانِ جنگ میں پہنچانا بہت بڑا بوجھ ہوا کرتا ہے۔

اسلام میں تمام مسکرات شراب، افیون، چرس، بھنگ وغیرہ حرام قرار دیئے گئے ہیں۔ ان کی مقدار زیادہ ہو یا کم یہی حکم رکھتی ہے۔

قرآن کریم میں واضح احکامات ہیں سورہ بقرہ رکوع ۲۷ میں فرمایا شراب اور جوئے میں بہت نقصانات ہیں پھر سورۃ مائدہ رکوع ۱۲ میں فرمایا: ''یہ گندے کام شیطانی عمل ہیں پس ان سے بچتے رہو تاکہ تمہاری زندگی اچھی گزرے۔'' شیطان کے معنی گویا ہلاک و برباد ہونے والے کے ہیں گویا یہ کام ہلاکت و بربادی کے موجب ہوتے ہیں پھر فرمایا کہ شراب

اور جوئے کے ذریعہ شیطان تمہارے درمیان منافقت اور فساد پیدا کرتا ہے تاجدارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا: جو چیز بڑی مقدار میں نشہ پیدا کرے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

جیسا کہ پہلے بتایا جاچکا ہے اسلام میں حلال و حرام کی تقسیم انسانی صحت و ثبات کے لحاظ سے کی گئی ہے شراب اور دوسری نشہ آور چیزوں کے بد اثرات جو انسان کے جسمانی نظام پر پڑتے ہیں ان کا اندازہ مسکرات کے عادی لوگوں کی حالت سے شراب خانوں، چنڈو خانوں اور زمانہ حاضر کی کاک ٹیل پارٹیوں میں جا کر لگایا جاسکتا ہے بعض لوگ دنیا میں آجکل شراب کے عام رواج کے پیشِ نظر یہ کہا کرتے ہیں کہ طاقت کی خاطر اور شدتِ موسمِ سرما سے بچنے کے لئے اگر تھوڑی بہت شراب پی لی جائے جو نشہ سے چور نہ کردے اور ہوش و حواس ٹھکانے رہنے دے تو اس میں کیا حرج ہے؟ لیکن ایسے لوگ مذکورہ بالا حدیث کو بھول جاتے ہیں اور یہ بھی نظر انداز کردیتے ہیں کہ یہ ایک دلدل ہوتی ہے جس میں ایک دفعہ پھنس کر پھر نکلنا محال ہوتا ہے اور اس میں پھنسا ہوا نیچے ہی نیچے دھنستا چلا جاتا ہے۔

اگر کسی مضر چیز کی تھوڑی مقدار سے پرہیز نہ کی جائے تو اس کی بڑی مقدار سے بھی انسان نہیں رکتا۔ کسی چھوٹی بدی کے کرنے سے بڑی بدی کرنے کی جرأت پیدا ہوتی ہے۔

اسلام نے حرام اشیاء کو ایک سرکاری چراگاہ سے تشبیہ دی ہے جس کی حدود کے قریب بھی مویشی چرانا خطرہ سے خالی نہیں ہوتا اور فرمایا کہ ان چراگاہوں کے نزدیک بھی نہ جایا کرو۔ اس مثال میں انسان کے نفس امارہ کو جانور قرار دیا گیا ہے جو برائی کی ترغیب دلاتا ہے۔ سرکاری چراگاہ کے باہر کنارے پر چرنے والا جانور اس کے اندر دل لبھانے والا سبزہ دیکھ کر کنارے پر کھڑا ہی اس میں منہ مارنے کی کوشش کرتا ہے کچھ کھا بھی لیتا ہے پھر ایک قدم اندر رکھتا ہے پھر آہستہ آہستہ آگے بڑھتا ہے حتیٰ کہ چراگاہ کے مرکز میں پہنچ کر پھر اس میں نکلنا پسند نہیں کرتا جب تک کہ کوئی اسے وہاں سے نہ بھگائے۔ لیکن انسان با اختیارِ ہستی ہوتے ہوئے خود ہی اپنے نفس کو روکے تو روکے ورنہ کوئی دوسرا اس پر جبر نہیں کرسکتا اور اس

کی یہ آزادی بہ نسبت غیر ذی عقل حیوان کے اس کے اپنے لئے اکثر دفعہ زیادہ خطرناک ثابت ہوتی ہے۔

ہندوستان کے مدھیہ پردیش کے ضلع ریٹول میں چند دیہاتیوں نے ایک شراب خانے میں شرط لگائی کہ کون شراب کی دس بوتلیں کم سے کم وقت میں ختم کرتا ہے ایک نے بازی جیت لی لیکن سراس کا چکرا گیا اور بے ہوش گر پڑا اور جان دے دی۔

(اے۔پی۔پی از دہلی ۱۷۔۱۔۱۹۶۰ء)

انسانی تجربہ ومشاہدہ بتاتا ہے کہ بہت ہی کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ایک مرتبہ کوئی نشہ آور چیز کھا یا پی کر پھر اس سے بچ نکلے ہوں۔ اور تھوڑا استعمال کرنے والے حدود سے باہر نہ نکل گئے ہوں اور انہوں نے اپنی صحت بُری طرح برباد نہ کرلی ہو۔

خبر رساں ایجنسی سٹار کی انڈیانا پولیس امریکہ سے ۱۹۵۸ء کی اطلاع کے مطابق انڈیانا یونیورسٹی کے ادارہ ادویہ کے پروفیسر ڈاکٹر رولو ہارجر نے اپنی رپورٹ میں جو طبی قانونی مسائل کی کمیٹی کے کتابچہ کا ایک حصہ ہے بتایا ہے کہ شراب کے نشہ کے اکثر اثرات دماغ پر پڑتے ہیں اور اس کی معمولی مقدار بھی اپنے بداثرات دکھائے بغیر نہیں رہتی۔

اسلام نے شراب کے بداثرات کے پیشِ نظر اس کو اُم الخبائث یا بدکاریوں کی جڑ قرار دیا ہے گویا نام بالکل صحیح ہے یعنی یہ اُم المسکرات نشہ آور چیزوں کی ماں ہے کیونکہ ہر نشہ آور چیز کی بھی خاصیت اور اثر ہوتا ہے اور جو نتائج اس کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں وہ بدرجۂ اتم اس میں پائے جاتے ہیں بالفاظ دیگر تمام مسکرات کی مضرتیں اور نقصان اس ایک میں ہیں۔ افیون، بھنگ، پوست وغیرہ اگر اضمحلال و انحطاط پیدا کرتے ہیں اور ہمارے خون میں حدت و جوش پیدا کرتے ہیں تو یہ اس قسم کے تمام اثرات اپنے اندر رکھتی ہے۔

شراب میں بدمست کبھی جوش میں آکر گالیوں بلکہ مرنے مارنے پر اُتر آتا ہے کبھی رونے لگتا ہے اور کبھی خوفزدہ ہو کر کانپنے لگتا ہے۔

مخمور انسان ایسی ایسی عجیب، نازیب اور انسانیت سوز حرکات کا ارتکاب کرتا ہوا نظر آتا ہے کہ کوئی باوقار انسان انہیں دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا۔

حال ہی میں جاپانی پولیس نے شراب سے بدمست ہو کر بکواس اور نامعقول حرکات کرنے والوں کے ساتھ ایک نہایت ہی مضحکہ آمیز سلوک کرنا شروع کر دیا ہے جب وہ اس حالت میں ہوتے ہیں تو متعلقہ پولیس افسران ان کی تمام خرافات ٹیپ ریکارڈ یعنی آواز محفوظ کرنے کے آلہ میں بند کر لیتے ہیں جب اس کے ہوش ٹھکانے لگتے ہیں تو وہ ریکارڈ لگا کر اسے سناتے ہیں وہ بیچارہ ندامت اور شرمندگی سے سر جھکا لیتا ہے اور پانی پانی ہو جاتا ہے۔

ایک اور دلچسپ پہلو دوسروں کے لئے نہایت مضر اور خطرناک ثابت ہوتا ہے یہ ہے کہ ایک بدمست اپنے ساتھی کو خواہ وہ نہ پینے والا ہو، شراب پینے پر مجبور کرتا ہے خمار میں وہ بڑا خیر خواہ، فراخ دل، سخی اور شاہ مزاج بنا ہوتا ہے اور دوسروں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے اپنی بساط سے کہیں زیادہ خرچ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے بعض دفعہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ کوئی ناواقف پینے والوں میں اتفاق سے پھنس جائے تو نشے میں چور ہو کر وہ اسے بھی مجبور کرتے ہیں بلکہ اسے گرا کر اس کے منہ میں جبراً شراب انڈیل دیتے ہیں۔

بمبئی میں مل مزدور عورتیں اور مرد کارخانوں سے تنخواہ لے کر سیدھے تاڑی کی دکانوں پر بچے ساتھ لئے ہوئے پہنچ جاتے ہیں، خود پیتے ہیں اور چھوٹے بچوں کو مار مار کر خود پلاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اسلام نے ایسی مجالس کے قریب جانے سے بھی منع کیا ہے۔

ہم یہاں دانایان فرنگ کی عقل پر اظہارِ حیرت کئے بغیر نہیں رہ سکتے وہ کوکین بھنگ چرس، خواب آور مسکرات، افیون اور اس کے مرکبات وغیرہ کے مختلف ممالک میں استعمال اور ان کی برآمد و درآمد پر تو کڑی نگرانی اور ان سے متعلقہ جرائم کے انسداد کے لئے عبرت ناک سزائیں مثلاً عمر قید تجویز کرنے کے حامی ہیں لیکن ام الخبائث شراب سے جس نے ان

کے ملکوں میں ان کے اپنے قول کے مطابق دوسرے مسکرات سے کہیں زیادہ تباہی مچا رکھی ہے یہ لوگ بالکل غافل ہیں اور اس کے خلاف کوئی عملی قدم یا صرف آواز اٹھانے کی بھی جرأت نہیں کرتے بلکہ وہ اسے اپنے معاشرہ اور رسم و رواج کا اہم جزو اور غذا اور لباس کی طرح ضروریاتِ زندگی میں سے قرار دیتے ہیں۔

یو۔این۔او (اقوامِ متحدہ) کے کمیشن متعلقہ مسکرات کے ۱۹۵۸ء کے اجلاس میں اس امر پر اتفاق کیا گیا کہ افیون اور اس کے مرکب اور دیگر اس قسم کی خواب آور اشیاء کے تاجروں کو عبرت ناک سزائیں دینا نہایت موثر اقدامات سے ہیں اور اس سلسلہ میں ان ممالک کی خدمات کو سراہا گیا ہے جن میں ایسے مجرمین کو سخت سے سخت سزائیں مثلاً عمر قید یا موت کی سزا دی جاتی ہے۔

چنانچہ ترکی، ایران اور بعض ممالک میں ایسے تاجر پھانسی پر لٹکائے جاتے ہیں۔ امریکہ میں ۱۹۵۸ء میں ایک ایسے تاجر کو دو مختلف جرموں میں بیس بیس سال کی سزا ملی اور ساتھ فیصلہ میں ان کے یکے بعد دیگرے نافذ کئے جانے کا حکم تھا۔ اس مجلس کے اقتصادی و معاشرتی ادارے کی کمیشن برائے انسدادِ مسکرات و منشیات نے اپنے سالانہ اجلاس میں جو ماہ مئی ۱۹۶۱ء میں ہوا یہ تسلیم کیا گیا کہ موجودہ تجویز کردہ سزائیں مختلف ممالک میں ان اشیاء کی تجارت اور سمگلنگ میں روک تھام پیدا کرنے میں ناکام رہی ہیں زیادہ سخت سزائیں تجویز کرنے کی متعلقہ حکومتوں سے سفارش کی ہے۔

لیکن یہ بین الاقوامی ادارہ جو خدمتِ خلق کا مدعی ہے شراب کے خلاف کوئی اقدام کرنے کے لئے تیار نہیں کیونکہ وہ اقوام جن کے ہاتھوں میں یو۔این۔او کی باگ ڈور ہے ایسا قدم اٹھانا نہیں چاہتیں اور ان کے نمائندگان رائے عامہ کا مقابلہ کرنے کی ہمت نہیں رکھتے حالانکہ ان دانشوروں کے ممالک بالخصوص چوٹی کے ترقی یافتہ ملکوں برطانیہ، امریکہ، روس وغیرہ کے رہنماؤں کی تقاریر، ان کے رجسٹرار جنرل، پولیس عدلیہ اور ادارہ ہائے

انسداد جرائمِ اطفال کی سالانہ رپورٹوں سے عیاں ہے کہ شراب کا استعمال نوخیز لڑکوں، لڑکیوں میں دن بدن بڑھ رہا ہے جس کے باعث ان میں جرائم، بدکاری، ناجائز پیدائش، مہلک امراض، بدمست موٹر ڈرائیوروں کے ہاتھوں سے اتلافِ جان کی رفتار تیز تر ہوتی جا رہی ہے اور ہر قسم کی انسدادی تدابیر یہ خطرناک رو روکنے میں ناکام ثابت ہو رہی ہیں۔

اے۔ ایف۔ پی کی ماسکو سے ۵ جولائی ۱۹۵۸ء کی خبر کے مطابق روس کے وزیر اعظم خروشیف نے لینن گرڈ کے کارخانہ کروف میں مزدوروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا شراب ہماری مجلسی زندگی میں تباہ کن اثرات پیدا کر رہی ہے۔ اس نے مزدوروں کی صحت کی جڑیں کھوکھلی کر دی ہیں عائلی زندگی برباد کر دی ہے جرائم کی رفتار تیز کر کے اقتصادی پیداوار کو خطرناک نقصان پہنچایا ہے ہم اس کے خلاف ان تھک جنگ لڑیں گے۔

لیکن ماسکو ریڈیو کی ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۸ء کی اطلاع کے مطابق اس ان تھک جنگ لڑنے والے لیڈرِ اشتراکیت نے اس اعلانِ جنگ کے صرف تین ماہ بعد اپنے آبائی گاؤں کالینوفکا میں تقریر کرتے ہوئے اس خونخوار دیو کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے بے بسی ملاحظہ ہو ہم سوویت یونین میں امتناعِ شراب کا قانون ہرگز نافذ نہیں کرنا چاہتے۔ مے نوشی ہمارے رسم و رواج کا جزو ہے ہمارے لوگوں کو شراب پینے سے کوئی نہیں روکتا مگر اس کے باوجود یہ ضروری ہے کہ انسان عزت و وقار کو ملحوظِ خاطر رکھے نئے قانون کے مطابق جو زیرِ تجویز ہے شراب پینے والا، میخانے سے صرف ایک جام حاصل کرنے کا مستحق ہوگا۔

اس کے ساتھ مسٹر خروشیف نے یہ بھی انتباہ کیا کہ اگر اسے دوسرا جام پینے کی خواہش ہوگی تو یقیناً وہ کسی دوسرے میکدے کا رُخ کرے گا مگر میکدہ سے میکدہ کی سیر اسے جیل کی ہوا کھلائے گی۔

اس اعلانِ جنگ کے پورے ایک سال بعد ۱۰ جولائی ۱۹۵۹ء میں روزنامہ پروانے بال بچے دار عورتوں کی ایک جماعت کا مرسلہ شائع کیا جس میں ان عورتوں نے مطالبہ کیا

کہ عادی شراب خوروں کو جبراً شفاخانوں میں اس وقت تک زیرِ علاج رکھا جائے جب تک کہ وہ مکمل شفایاب نہ ہو جائیں اور علاج معالجہ کے اخراجات کی جزوی ذمہ داری اٹھانے پر انہوں نے اپنی آمادگی کا اظہار کیا۔

انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ حکومت کے اقدامات مثلاً ووڈکا (روسی شراب) کی قیمت بڑھانا بدمستی پر چالان، ماسکو سے اخراج وغیرہ۔ شراب خوروں پر حسبِ منشا اثر پیدا کرنے کے لئے ناکافی اور ناکام ثابت ہوئے ہیں کوئی ماں یا بیوی اپنے یا خاوند کا چالان کیا جانا پسند نہیں کرتی ان عورتوں نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ ایسے شراب خوروں کی تنخواہیں ہمیں بھیجی جائیں کیونکہ ان میں سے اکثر اپنا سارا روپیہ بلکہ کپڑے اور اساس البیت کی نہایت ضروری اشیاء بھی فروخت کر کے شراب پر اڑا دیتے ہیں۔

روسی اخبار ازوسیہ کے حوالہ سے رائٹر نے ۱۸ فروری ۱۹۶۱ء کو خبر بھیجی کی مسٹر خروشیف نے جو تقریر ووینز میں کاشت کاروں کو مخاطب کرتے ہوئے کی اس میں کہا "امریکہ کو برابر پیداوار بڑھانے کے لئے ہر جمہوریہ کو سخت ترین قوانین بنانے چاہئیں اور بڑا اہم امر یہ ہے کہ تمام پبلک کو شراب خوروں، منافع خوروں اور مخلوق کا خون چوسنے والوں کے خلاف ابھارنا چاہیے۔"

دیگر اشتراکی ممالک میں بھی شراب کی زیادتی اور کثرتِ استعمال کی نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ ان کی حکومتوں کے بعض بڑے ذمہ دار حکام بھی تمام اخلاقی حدود اور قانونی پابندیاں توڑ کر اپنے لیے مقدار سے زیادہ سے زیادہ ناجائز طور پر حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں چنانچہ وارسا دارالسلطنت پولینڈ سے خبر رساں ایجنسیوں پی۔ پی۔ اے اور ڈی۔ پی۔ اے کی ۱۵ جولائی ۱۹۶۱ء کی اطلاع ہے کہ حکومت کے مملوکہ کارخانہ شراب سازی کے نگرانِ اعلیٰ کے گھر پر ایک دعوت میں حکومت کے وکیلِ اعلیٰ شریک ہوئے۔ انہیں پیاس لگی اور ٹھنڈا سادہ پانی پینے کی خواہش ہوئی وہ صاحبِ خانہ کے باورچی خانہ میں جا پہنچے پانی

کے نل کی ٹونٹی گھمائی تو پانی کی بجائے ووڈ کا شراب بہہ نکلی۔ نگران صاحب چوری چھپے کارخانہ سے اپنے بنگلہ تک اس نالی کے ذریعہ شراب پہنچاتے تھے سرکاری اموال کے سرقہ کے الزام میں ان پر مقدمہ چلایا گیا۔

فرانس میں شراب کے خلاف آواز اٹھتی دیکھ کر جولائی ۱۹۵۹ء کو شراب تیار کرنے کے کارخانوں کے مالکوں کی مجلس کے صدر اور اس صنعت کے دیگر برسرِ اقتدار لوگوں نے مملکتِ فرانس کے صدر سے مل کر مطالبہ کیا کہ وہاں عام اعلان کا اعادہ کرے کہ شراب ہمارا قومی مشروب ہے۔

یوں تو شراب پینے سے صحت کے برباد ہونے کے ہزاروں واقعات ہر ملک میں پیش آتے رہتے ہیں لیکن ان ملکوں میں جو شراب خوری کے مرکز ہیں اس کی تباہ کاریاں حیرت میں ڈال دیتی ہیں۔

فرانس جہاں ہوٹلوں میں شراب سستے داموں دستیاب ہوتی ہے مگر پینے کا سادہ پانی قیمتاً بھی مشکل ملتا ہے ا.ب.کی ۱۹۵۶ء کی اعداد و شمار کی رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس ملک میں ہر سال صرف شراب خوری سے پیدا ہونے والے مہلک امراض سے پندرہ ہزار نفوس لقمۂ اجل ہوتے ہیں اور اس سے کئی گنا زیادہ افراد ایسے امراض میں مبتلا ہو کر زندگی اور موت کے درمیان سسک رہے ہوتے ہیں گویا ہر پینتیس منٹ کے بعد ایک قیمتی جان اس خونخوار دیوی کے بھینٹ چڑھتی ہے۔

یو۔ایس۔امریکہ میں جیسا کہ صدر مجلس امتناعِ شرابِ امریکہ نے شاہ سعود والی حجاز کو ان کے ملک میں شراب اور دیگر مسکرات کے امتناع پر تہنیت پیش کرتے ہوئے بیان کیا کہ اڑسٹھ ہزار انسان شراب خوری سے ہر سال ہمارے ملک میں ہلاک ہوتے ہیں۔

ان اعداد و شمار سے تمام دنیا میں صرف اس ایک تباہ کن نشہ سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد کا آسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

یورپین ممالک اوران کی نوآبادیات اور زیرِ اثر ملکوں میں کرسمس (بڑادن) اور نیوایر ڈے پر عوام تو الگ رہے مذہبی رہنما بھی شراب بے دریغ پیتے ہیں اور ضبطِ نفس کی تمام حدود توڑ کر وہ لوگ اپنی جو حالت بنا لیتے ہیں ناگفتہ ہوتی ہے اوران تقاریب پر نوخیز لڑکے اور لڑکیاں جن حرکاتِ نازیبا شنیع افعال اور سنگین جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں ان پر ان تمام ممالک کے ابتدائی ایامِ جنوری کے اخبارات خوب روشنی ڈالتے ہیں۔

عائلی زندگی پر شراب خوری کے اثرات کی نسبت امریکہ کی ریاست آریگن کی الکحل ایجوکیشن کمیٹی و مجلس اصلاحِ شراب خوری کے ڈاکٹر ایوارڈ ایم سکاٹ کی تحقیق قابلِ غور ہے اوراس کی رائے سے دوسرے اس قسم کی تحقیق کرنے والے ڈاکٹر بھی متفق ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس ریاست میں شراب خور مردوں میں چھپن فیصد اپنی عائلی زندگی طلاق دے کر ختم کرتے ہیں اور شراب خور عورتوں میں اسی فیصد۔

ویٹیکن سٹی وعیسائی مذہب کے سب سے بڑے فرقہ رومن کیتھولک کا مذہبی مرکز اور یورپ کے شہر کے مشہور اخبار ''اوزرویٹو رومانو'' نے ۲۰ نومبر ۱۹۶۰ء کے نمبر میں بدیں الفاظ کاک ٹیل وشراب جس میں مختلف قسم کے شراب اور مصالحہ جات ملائے جاتے ہیں، کے خلاف آواز اٹھائی۔ اس کا گاہے گاہے پینا تو کسی حد تک پسندیدہ ہے لیکن اس کا روزانہ استعمال جسمانی اور اخلاقی تباہی کا موجب ہوتا ہے اس کے بدنتائج میں مرضِ شراب خوری، جگر و دل اور شریانوں کے نقائص، جلدی امراض کی جانب رجحان، دماغ پر خون کا دباؤ، اعصابی کمزوریاں، رعشہ، بے خوابی جن کے ساتھ پریشان کن خوابیں آتی ہیں اور بدنی اور اخلاقی تباہی ہوتی ہے اس کے ساتھ اس نے ایک سوال اٹھایا اور کاک ٹیل (لفظی معنی مرغ کی دم) کی جسے بچھو کی دم کہنا بجا ہے۔ اخلاقی ضرررسانی کا کیا علاج کیا جائے؟

عیسائی مذہب میں عشاء ربانی کی تقریب بڑی اہمیت رکھتی ہے اور اس کا اہم جزو شراب ہوتا ہے۔ شراب کے خلاف اس کے مرکز سے آواز اٹھنا معنی دارد۔ ماسکو کے اخبار

ترو ور ۱۹ جولائی ۱۹۵۹ء کی خبر ہے ایک بدمست شرابی ڈرائیور نے تین بچے جو اپنے سکول سے نکلے ہی تھے کار کے نیچے کچل کر ہلاک کر دیئے۔ ماتحت عدالت نے سزائے موت دی جو عدالتِ عالیہ نے بھی بحال رکھی۔

کاش یہ ممالک شراب کی ضرر رسانیوں سے سبق سیکھتے اور اس انسداد کے لئے کوئی عملی قدم اٹھاتے۔

تاجدارِ انبیاء ﷺ نے تاکیدی حکم دیا۔ شراب مت پیو کیونکہ یہ تمام بدیوں کی چابی ہے حتیٰ کہ ایسے برتنوں کے استعمال سے بھی منع فرمایا جو بالعموم شراب کے پینے کے کام میں لائے جاتے ہیں۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس)

لعنتوں کا بنڈل

امام طبرانی فی الکبیر، حاکم فی المستدرک، بیہقی فی شعب الایمان اور ضیاء القدسی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے لعنت فرمائی ہے۔

۱۔ شراب پر
۲۔ شراب نچوڑنے والے پر بھی
۳۔ نچڑوانے والے پر بھی
۴۔ پینے والے پر بھی
۵۔ اٹھانے والے پر بھی۔
۶۔ جس کی طرف اٹھا کر لے جائی جائے اس پر بھی۔
۷۔ اس کے بیچنے والے پر بھی
۸۔ اور خریدار پر بھی
۹۔ پلانے والے پر بھی۔

۱۰۔ مانگنے والے پر بھی (کنزالعمال ج ۵ص ۳۵۰)

یہ سب لوگ اسی وجہ سے لعنتی ٹھہرے کہ انہوں نے ایک ایسی چیز معاشرے میں پھیلائی جس نے معاشرے کو تباہ کر دیا۔

بدکاریوں کی بنیاد

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شراب تمام فواحش کی جڑ ہے اور تمام کبیرہ گناہوں میں سے بڑے گناہ کی چیز ہے۔ (طبرانی)

شراب نہ پیو کیونکہ یہ برائی کی چابی ہے۔ (ابن ماجہ)

ہر سمجھ دار انسان اس بات کو تسلیم کرے گا کہ ہر وہ برائی اتنی دیر تک ہی محسوس کی جاتی ہے جب تک کہ انسان کا دماغ ساتھ دے اور جب دماغ ہی جام ہو جائے تو انسان عقل و شعور سے خالی حیوانیت کا ایک ڈھانچہ ہی رہ جائے گا، حیوان کو اس قدر امتیاز رہتا ہے کہ فلاں بچہ میرا ہے یہ میرا مالک ہے یہ میرا گھر ہے کیونکہ اس کو جو فہم و فراست کا نظام عقل و شعور، قدرت کاملہ نے دے رکھا ہے وہ اس حد تک تو قائم ہے لیکن شرابی نے تو اس قدر کی بھی حفاظت نہیں کی جس کی بناء پر اسے ہر گناہ کا مرتکب شمار کیا گیا ہے۔

حضرت عثمان بن عفان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ شراب سے بچ جاؤ یہ ہر گندگی کی جڑ ہے تم سے پہلے لوگوں میں گوشہ نشینی میں عبادت میں مصروف تھا کہ ایک گمراہ عورت اس کے عشق میں مبتلا ہو گئی اس نے اس کے پاس اپنی لونڈی بھیجی اور پیغام دیا کہ فلاں عورت نے تمہیں کسی گواہی کے لئے بلا بھیجا ہے وہ عبادت چھوڑ کر اس کے ساتھ روانہ ہو گیا اس لونڈی نے یوں کہا کہ جب وہ کسی دروازے سے گزر جاتا تو وہ اسے پیچھے سے بند کر دیتی حتیٰ کہ ایک خوبصورت عورت کے پاس پہنچ گیا جس کے پاس شراب کی شیشے کی صراحی پڑی ہوئی تھی اور ایک کم سن بچہ بھی۔ وہ عورت کہنے لگی! بخدا میں نے تمہیں کسی گواہی کے لئے تو نہیں بلایا بلکہ اس لیے بلایا ہے کہ یا تو مجھ سے زنا کرو'' یا اس شراب کی صراحی میں ایک

پیالہ بھر کر پی لو' یا اس لڑکے کو قتل کر دو' اس نے فیصلہ کیا کہ بدکاری یا بچے کا قتل تو میرے لیے انتہائی ناممکن ہے البتہ شراب کا ایک پیالہ مجھے پلا دو اس عورت نے شراب کا پیالہ بھر کر اسے پلا دیا جب اس نے پیا، تو کہنے لگا کہ ایک اور پیالہ پلا دیجئے اس نے ایک اور پیالہ دے دیا۔ پھر کہنے لگا کہ ایک اور پیالہ پلا دیجئے حتیٰ کہ شراب کے نشہ میں جب وہ دھت ہوا تو اس نے اس عورت سے زنا بھی کیا اور اس کے بعد کم سن بچے کو بھی قتل کر دیا حتیٰ کہ وہ سب کچھ کر گزرا جسے پہلے وہ ناجائز سمجھتا تھا۔

اس قصہ کے ذکر کے بعد حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں شراب سے گریز کرو اللہ عزوجل کی قسم! یہ شراب اور ایمان دونوں یکجا نہیں ہو سکتے ایک آتا ہے تو دوسرے کو بھگا دیتا ہے۔ (نسائی، بیہقی فی شعب الایمان)

یہ واقعہ دار قطنی کے حوالے سے ہے اور ابن الجوزی دونوں نے اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا شدید کمزور گنا ہے۔ جبکہ دونوں نے اسے موقوف صحیح مانا ہے۔

شیطان کا چیلنج:

دیکھیں (کنز العمال ج ۵ ص ۴۸۶۔۴۸۷)

حضرت سیّدنا وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بنی اسرائیل میں ایک بزرگ تھے ایک بار وہ کہیں تشریف لے گئے راستے میں ایک موقع پر اچانک پتھر کی ایک چٹان اوپر کی جانب سے سر کے قریب آ پہنچی انہوں نے ذکر اللہ شروع کر دیا وہ دور ہٹ گئی پھر خوفناک شیر اور درندے ظاہر ہونے لگے مگر وہ بزرگ نہ گھبرائے اور اللہ عزوجل کے ذکر میں لگے رہے جب وہ بزرگ نماز میں مشغول ہوئے تو ایک بہت بڑا سانپ پاؤں سے لپٹ گیا یہاں تک کہ سارے بدن پر پھرتا ہوا سر تک پہنچ گیا وہ بزرگ سجدہ کا ارادہ فرماتے تو وہ چہرے سے لپٹ جاتا وہ سجدے کے لئے سر جھکاتے یہ لقمہ بنانے کے لئے جائے سجدہ پر منہ کھول دیتا مگر وہ بزرگ اسے ہٹا کر سجدہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے جب نماز سے فارغ ہوئے

تو شیطان کھل کر سامنے آ گیا اور کہنے لگا، یہ ساری حرکتیں میں نے ہی آپ کے ساتھ کی ہیں آپ بہت ہمت والے ہیں میں آپ سے بہت متاثر ہوا ہوں لہٰذا اب میں نے طے کر لیا ہے کہ آپ کو کبھی نہیں بہکاؤں گا مہربانی فرما کر آپ مجھ سے دوستی فرمالیں۔

اس اسرائیلی بزرگ نے شیطان کے اس وار کو بھی ناکام بناتے ہوئے فرمایا میں تجھ سے ہرگز دوستی نہیں کروں گا بولا اچھا، اپنے اہل وعیال کا احوال مجھ سے دریافت کر لیجئے، کہ آپ کے بعد ان پر کیا گزرے گی فرمایا، مجھے تجھ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ شیطان نے کہا، پھر یہی پوچھ لیجئے کہ میں لوگوں کو کس طرح بہکاتا ہوں فرمایا، ہاں یہ بتادو، بولا میرے تین جال ہیں (۱) بخل (۲) غصہ (۳) نشہ اپنے تینوں جالوں کی وضاحت کرتے ہوئے جب کسی پر بخل کا جال پھینکتا ہوں تو وہ مال کے جال میں الجھ کر رہ جاتا ہے اس کا یہ ذہن بناتا رہتا ہوں کہ تیرے پاس مال بہت قلیل ہے تو خوب دل لگا کر محنت کر پیسہ ہوگا تو کام آئے گا آہستہ آہستہ وہ حلال وحرام کی تمیز اٹھا دیتا ہے حقوق واجبہ میں خرچ کرنے سے بھی باز رہتا ہے دوسرے لوگوں کے مال کی طرف بھی مائل ہو جاتا ہے اور یوں مال کے جال میں پھنس کر نیکیوں سے دور ہو کر گناہوں کے دلدل میں اتر جاتا ہے جب کسی پر ''غصہ'' کا جال ڈالنے میں کامیاب ہو جاتا ہوں تو جس طرح بچے گیند کو پھینکتے اور اچھالتے ہیں میں اس غصیلے شخص کو شیطان کی جماعت میں اسی طرح پھینکتا اور اچھالتا ہوں غصیلا شخص علم وعمل کے کتنے ہی بڑے مرتبے پر فائز ہو اور کیسا ہی مستجاب الدعوات ہو خواہ اپنی دعاؤں سے مردے تک زندہ کر سکتا ہو میں اس سے مایوس نہیں ہوتا مجھے امید ہوتی ہے کہ کبھی نہ کبھی وہ غصہ میں بے قابو ہو کر کوئی ایسا جملہ بک دے گا جس سے اس کی آخرت تباہ ہو جائے گی رہا ''نشہ'' تو میرے اس جال کا شکار یعنی شرابی اس کو تو میں بکری کی طرح کان پکڑ کر جس برائی کی طرف چاہوں لئے لئے پھرتا ہوں۔ (تنبیہ الغافلین)

بُرے انجام کا خطرہ

''جو شخص شراب پیئے گا ایمان کا نور اس کے اندر سے نکل جائے گا''

(کنز العمال ج ۵، ص ۳۴۹)

''شراب گندگیوں کی جڑ ہے جو پیئے گا تو چالیس روز اس کی نماز قبول نہیں ہو گی اگر اس حالت میں مر گیا کہ یہ اس کے پیٹ میں ہوئی وہ جاہلیت کی موت مرے گا''

(الکنز ج ۵ ص ۳۴۹)

''بیشک خبائث کو ایک کمرے میں بند کر کے تالا لگا دیا گیا اور اس کی چابی شراب مقرر کر دی گئی، جو شراب پیئے گا وہ ان خباثتوں (گندگیوں) میں گر گیا'' (الکنز ج ۵ ص ۳۵۷)

''جو شخص اپنی بیٹی یا کسی رشتہ دار کا نکاح کسی شرابی سے کر دے گا تو گویا اس شخص نے اس لڑکی کو دوزخ کی طرف دھکیل دیا'' (حوالہ مذکورہ)

''آدمی ہمیشہ اپنے دین کی گنجائش میں رہتا ہے جب تک کہ وہ شراب نہ پی لے جب وہ شراب پی لیتا ہے اللہ عزوجل اس سے اپنا پردہ چاک کر لیتا ہے اور شیطان اس کا دوست بن جاتا ہے اور اسے ہر برائی کی طرف دھکیل دیتا ہے اور ہر نیکی سے دور کر دیتا ہے۔

(طبرانی فی الکبیر۔ الکنز ۲ ج ۵ ص ۳۴۶)

''جو شخص کٹائی کے زمانے میں انگوروں کو روک دے کہ وہ کسی یہودی یا عیسائی سے سودا کرے کہ وہ اس سے شراب بنالے تو اس نے آنکھوں سے دیکھ کر دوزخ میں چھلانگ لگا دی۔ البیھقی فی شعب الایمان عن بریرہ رضی اللہ عنہ (الکنز ج ۵ ص ۳۵۷)

''جو شخص عقل کو ڈھانپنے والی چیز اور نشہ آور مشروب حرام ہونے کے بعد پیئے گا اور نہ ہی توبہ کرے اور نہ ہی باز آئے وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے ہوں بروز قیامت کو۔

(ابن عساکر عن معاویہ رضی اللہ عنہ الکنز ج ۵ ص ۳۵۸)

''شرابی جب بروز قیامت اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا تو وہ مدہوش ہو گا

تو اللہ عزوجل اس سے پوچھے گا تجھے خرابی ہو تم نے کیا پی رکھا ہے؟ تو وہ کہے گا کہ شراب؟ تو حکم ہوگا کیا میں نے اسے مجھ پر حرام نہیں کر رکھا تھا؟ تو کہے گا کیوں نہیں تو حکم ہوگا اس کو جہنم کی طرف لے جاؤ۔ (کنز العمال ج ۵ ص ۳۶۵)

''شراب کی ہر مقدار میں کوڑے مارو خواہ تھوڑی ہو یا بہت اس کا اوّل بھی حرام اور اس کا آخر بھی حرام ہے۔ (الکنز ج ۵ ص ۳۵۵)

''ہر نشہ آور شراب ہے اور ہر نشہ آور حرام ہے اور جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا اور اس کی عادت ہی میں مر گیا اسے آخرت میں نہیں پیئے گا۔ (الکنز ج ۵ ص ۳۴۶)

شرابی اور ارتداد کا خطرہ

شرابی ضعیف الایمان ہے اور اسے ہر وقت مرتد ہونے کا وسوسہ گھیرے رکھتا ہے بعض بدنصیب تو ارتداد کے نرغے میں ایسے پھنسے کہ واپس نہ آ سکے چنانچہ ذیل کے واقعات ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر بن امیہ خلف کو شراب کی سزا میں خیبر تک ملک بدر کر دیا تو ہرقل سے جا ملا اور نصرانی ہو گیا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ اس کے بعد کبھی بھی کسی مسلمان کو ملک بدر نہیں کروں گا۔ (الکنز ج ۵ ص ۴۷۶)

ملک بدر کرنے کا حکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تعزیری عمل تھا جسے وقتی مصلحت کے لئے ان کے اجتہاد نے جائز سمجھا کہ یہ دوسرے لوگوں کو خراب نہ کرے۔ ایک اور واقعہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے واقعہ تو خاصا طویل ہے تاہم خلاصہ یہ ہے کہ ایک شرابی کو حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے سر مونڈھا، منہ کالا کیا اور لوگوں میں اسے پھرایا اور اس کے ساتھ لوگوں کو کھانے پینے سے بائیکاٹ کرنے کا حکم دے دیا۔ اس نے انتقاماً تین باتوں کی ٹھان لی کہ ان میں سے ایک ضرور کروں گا۔

۱۔ ابوموسیٰ الاشعری کو قتل کردوں۔

۲۔ شام کے محاذ پر چلا جاؤں۔

۳۔ دشمنانِ اسلام کے ساتھ مل کر کھاؤں

یہ علیحدہ بات ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کی زجرو توبیخ سے بھرا ہوا خط لکھا کہ آئندہ ایسا کرو گے تو تمہارا ابھی منہ کالا کر کے پھرایا جائے گا اور بائیکاٹ ختم کرا دو اور اسے دو سو درہم کے علاوہ کچھ سامان بھی دے دیا لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ اس شرابی کا یہ جملہ کہ میں دشمنانِ اسلام کے ساتھ جاملوں گویا مرتد ہونا اس کے لئے کوئی غیر معمولی کیس نہیں تھا اور یہی ضعفِ ایمان کی دلیل ہے۔

شراب کا عادی اور کفر و شرک

جب کسی عمل بد کو شرک اور کفر کہہ دیا جائے یا اس کے مشابہہ قرار دیا جائے تو آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس عمل کی قباحت کس قدر سنگین ہوگی چنانچہ ذیل میں عادی شرابی کے متعلق جو روایات دی جارہی ہیں ان سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ منشیات کا رسیا اسلامی تعلیمات کی رو سے کس قدر بدنصیب شمار کیا گیا ہے۔

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جبرائیل علیہ السلام نے بتایا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم شراب کا عادی بت پرستوں کی طرح ہے۔ ابونعیم کا کہنا ہے کہ یہ حدیث صحیح سند والی اور ثابت (متن والی) ہے۔ (بحوالہ ابن النجار۔ کنز العمال ج۵ص ۴۸۷،۴۸۸)

''جو شخص شراب پئے گا وہ بت پرست کی مانند ہے اور شراب پینے والا لات اور عزیٰ کے پجاریوں کی طرح ہے'' (حارث عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) (الکنز ج۵ص ۳۴۸)

''جو شخص بوقت صبح شراب پئے وہ پچھلے پہر تک ایسا ہوگا جیسا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے والا ہو اور جو شخص رات کو پئے گا تو وہ صبح تک ایسا ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے والا ہو اور جو شخص اس قدر پئے کہ نشہ چڑھ جائے اللہ عزوجل چالیس روز تک اس کی کوئی نماز قبول نہیں کرتا اور اگر وہ اسی حالت میں مرگیا کہ اس کی رگوں میں

اس کا کوئی حصہ ہوتو وہ جاہلیت کی موت مر گیا۔ (کنز العمال ج ۵ ص ۳۶۲)

''جو شراب کے نشے میں مر گیا وہ بت پرستوں کی طرح ہو گیا۔ (الدیلمی عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) (کنز العمال ج ۵ ص ۳۶۳)

''جو شخص اللہ عزوجل سے اس حالت میں ملا کہ شراب کا رسیا ہو وہ اللہ تعالیٰ سے کسی صنم (بت) کے پجاری کی طرح ملے گا۔'' (کنز العمال ج ۵ ص ۳۶۳)

''ایک اور روایت میں ہے جو شخص اس حالت میں مر جائے کہ وہ شراب کا عادی ہو وہ اللہ عزوجل سے بتوں کے پجاریوں کی طرح ملے گا۔ (طبرانی فی الکبیر وابو نعیم فی الحلیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ) (الکنز ج ۵ ص ۳۵۰)

''جب بندہ خدا شراب کا پیالہ ہاتھ میں پکڑتا ہے تو اس کا ایمان باللہ اسے اللہ عزوجل کے واسطے دیتا ہے کہ اسے مجھ پر داخل نہ کر کیونکہ میں اور وہ دونوں ایک برتن میں نہیں رہ سکتے اگر شرابی انکار کر دے تو ایمان اس سے نفرت کھا کر چالیس روز تک واپس نہیں آتا اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ عزوجل اس پر التفات فرمائے گا۔

(لیکن) جو حصہ اس کی عقل سے سلب ہو جائے گا وہ کبھی اس کی طرف واپس نہیں لوٹے گا۔ (دیلمی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ) (الکنز ج) (جلد ۵ ص ۳۵۶)

شراب اور تعزیری احکام

جب مدینہ منورہ میں شراب کے حرام ہونے کا اعلان ہوا اس وقت مدینہ کی گلیوں کا نقشہ آج اہل علم سے اوجھل نہیں ادھر سے سورہ مائدہ کی آیت اتری تو تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو منادی، بس پھر کیا تھا کہ منادی، مدینہ پاک کی گلیوں میں خشک پاؤں آواز دیئے جا رہا ہے اور آیت مقدسہ اور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان بھی کہ لوگو! ''شراب حرام ہو گئی ہے''

وہ مسلمان بھی کیا تھے بس بجلی کے کرنٹ کی طرح آیت سنتے ہی جہاں پہنچے تھے رک

https://ataunnabi.blogspot.com/

گئے اور ہر چیز کو توڑ مروڑ یا کسی کے ہاتھ میں شراب کا پیالہ تھا تو اسے اس نے پھینک دیا کسی نے مٹکوں کو توڑ ڈالا اگر منہ میں شراب کے گھونٹ تھے تو اسے اُگل دیا جام اور صراحیاں کوڑا کرکٹ بن گئے مدینہ منورہ کی گلیوں میں شراب پھیل کر بہنے لگی۔ خشک پاؤں منادی کرنے والا شخص جب واپس آیا تو اس کے پاؤں بھیگے ہوئے تھے اور کئی روز تک مدینہ منورہ کی گلیوں سے شراب کی بدبو آتی رہی حتیٰ کہ سورج کی تمازت نے اس کی گندی گیسوں کو اڑا یا یا بارش نے زمین پر اتر کر مدینہ منورہ کی خاکروبی کا شرف حاصل کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا اس روز کھجوروں کی شراب کا دور چل رہا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی بھیجا جو یہ آواز لگائے کہ شراب حرام کردی گئی ہے تو یہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں بہنے لگی مجھے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ نکل کر اسے پھینک آؤ تو وہ مدینۃ النبی کی گلیوں میں بہہ گئی۔ (جمع الفوائد ج۱ ص۷۸۶)

حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے شراب حرام کردی ہے جس کے پاس یہ آیت (آیت مائدہ) پہنچ جائے اور اس کے پاس شراب کا کچھ حصہ ہو تو نہ تو اسے پیئے اور نہ ہی بیچے اور نہ ہی اس سے فائدہ اٹھائے، تو لوگوں کے پاس جو بھی اس شراب میں سے بچ گیا تھا اسے انہوں نے مدینہ منورہ کی گلیوں میں بہادیا۔ (حوالہ مذکورہ)

مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ (تفسیر الدر المنثور ج ۲ ص ۳۱۶)

یہ تو تھا منظر ان مسلمانوں کا جو کہ حقیقی ایمان کی لذت سے آشنا تھے لیکن اب مسلمانوں کی موجودہ صورت آپ کے سامنے ہے بتایا بھی جاتا ہے کہ یہ چیز حرام ہے دلائل بھی دکھائے جاتے ہیں لیکن پھر بھی حجت بازی سے باز نہیں آتے۔

شرابی کی تعزیر

شرابی کی تعزیر میں بدنی سزا ہے دور نبوت میں کبھی مختلف آلات ضرب سے اور کبھی صرف کوڑوں سے بھی سزا کا ذکر ملتا ہے لیکن عام روایات پہلی قسم سے متعلق ہیں۔ باقاعدہ

عدد ضربات کا اندازہ لگایا گیا تو تمام کے نزدیک بالا تفاق چالیس عدد کے قریب شمار ہوئی اور آلہ ضرب بھی مقرر کر دیا گیا بعد ازاں اس عدد میں اضافہ کی ضرورت پیش ہوئی صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اتفاق رائے سے ایک اضافہ پاس کیا جسے اکثر حالات میں تو قبول کیا گیا لیکن خصوصی حالات میں اس اضافے پر بھی عمل نہیں ہوا۔ اور بعض ائمہ ہدایت نے اسے وقتی تعزیر سمجھ کر دائمی عقوبت ماننے سے انکار کر دیا لہٰذا ان کے نزدیک یہ عدد چالیس ہی معتبر ہے۔

شراب کی حد سے متعلق تعزیری واقعات

ان واقعات کو جن میں تاجدار انبیاء ﷺ اور خلفاء اربعہ نے شراب کی حد کے بارے میں منقول ہیں بیان کیے جاتے ہیں تاکہ اسلامی حکومت کی بنیاد میں شراب پینے والوں کی سزا مقرر کی جاسکے۔

۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب پینے والے کو چالیس جوتے مارے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوتے کی جگہ کوڑے مقرر فرما دیئے۔

(الکنز ج ج۵ ص۴۸۳)

۲۔ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کہنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا ارادہ ہوا کہ میں لوگوں کو اکٹھا کروں اور یہ تحریر لکھوں "یہ وہ چیز ہے جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی گواہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب میں کوڑے لگائے (ابن جریر الکنز ج۵ ص۴۷۸)

۳۔ حسن رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ارادہ بنا کہ وہ قرآن مجید کے کاغذات میں یہ بھی لکھ دیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب میں اسی کوڑے مارے اور اہل عراق کے لئے ذات عرق مقرر فرمایا۔ (الکنز ج۵ ص۴۷۳)

نوٹ: اسی کوڑے والی روایات میں یا تو یہ ہے کہ آلہ خفیف ہوتا تو اسی مارتے ورنہ چالیس مارتے دوسرا یہ کہ عادی مجرم ہوتا تو اسی مارتے ورنہ چالیس۔ تیسرا یہ کہ دو شاخہ چھڑی سے

مارتے تو گننے والے اسی بھی گن لیتے اور کئی چالیس بھی۔

۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں اسی مارے۔

(طبرانی فی الاوسط الکبیر ج ۵ ص ۴۷۸)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں اسی مارے (عبدالرزاق ج ۷ ص ۳۸۹)

۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی رکھی تھی تو اسے دو چھڑیوں سے چالیس کے قریب مارا پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی پر عمل کیا جب عمر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے لوگوں سے مشورہ کیا تو عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سب سے خفیف حد (مقرر شدہ) اسی ہیں تو انہوں نے اس پر عمل کیا۔ (ابن جریر الکنز ج ۵ ص ۴۸۶)

۶۔ ازھر بن عبد بن عوف زہری رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شرابی لایا گیا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے منہ پر مٹی دے ماری پھر ساتھیوں کو حکم دیا کہ اسے مارو انہوں نے اسے جوتوں سے مارا اور ہر اس چیز سے بھی جو ان کے ہاتھ لگی حتیٰ کہ فرمایا کہ بس کرو تو انہوں نے بس کر دیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ظاہری ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریقہ تھا پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شراب میں چالیس کوڑے مارے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شروع خلافت میں چالیس مارے پھر آخر خلافت میں اسی مارے۔

(طبرانی فی الکبیر وابو نعیم) (الکنز ج ۵ ص ۴۸۵، ۴۸۶)

۷۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں کوئی حد مقرر نہیں فرمائی۔ حتیٰ کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چالیس مقرر فرمائے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی مقرر فرمائے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسی بھی مارے اور چالیس بھی۔ اگر کوئی عادی

شرابی لایا جاتا تو اسے اسی مارتے اور اگر کوئی ایسا آدمی لایا جاتا جس سے کوئی ٹھوکر سر زد ہوئی ہوتو چالیس مارے۔(الکنز ج ۵ ص ۴۸۳)

۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے شراب میں چھڑیوں اور جوتوں کے ساتھ مارا پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے جب عمر رضی اللہ عنہ آئے اور لوگ ٹھٹوں اور دیہات کے قریب ہوگئے تو پوچھا کہ تمہارا حد خمر کیا ہے اور اس کے بارے میں کیا خیال ہے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ آپ اسے سب سے خفیف حد کی طرح شمار کرلیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے لگائے۔(ابن جریر)

۹۔ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی ہوئی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے جو پاس ہی بیٹھے تھے ان کو حکم دیا تو ہر ایک نے دو دو مارے کسی نے جوتا چلایا کسی نے کوڑا لگایا کسی نے جو ہاتھ میں آیا مار دیا اور وہ اس روز بیس آدمی یا اس کے قریب تھے۔(الکنز ج ۵ ص ۴۹۷)

۱۰۔ اسمٰعیل بن امیہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی آدمی سے شراب کی بدبو پاتے اگر وہ عادی شرابی ہوتا تو اسے چند کوڑے لگا دیتے اگر وہ عادی نہ ہوتا تو اسے چھوڑ دیتے۔(عبدالرزاق۔الکنز ج ۵ ص ۴۷۵)

۱۱۔ اسمٰعیل بن امیہ کا کہنا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جب رمضان میں کسی شرابی کو پاتے تو حد لگا کر علاقے سے بھی نکال دیتے۔(عبدالرزاق)

۱۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک قوم لائی گئی۔جو شراب پینے میں مصروف تھے ان میں ایک آدمی روزے دار بھی تھا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں سزا دی اور کوڑے لگائے اور اسے بھی کوڑے لگا دیئے اور لوگوں نے کہا کہ یہ تو روزہ دار تھا، فرمایا یہ ان کے ساتھ بیٹھا ہی کیوں؟(کنزالعمال ج ۵ ص ۴۷۷)

۱۳۔ وبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ شراب کے سلسلے میں چالیس کوڑے سزا دیتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی چالیس کوڑے لگاتے تھے تو مجھے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا میں آیا اور میں نے کہا اے امیر المومنین! خالد نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے پوچھا کیوں بھیجا؟

میں نے عرض کیا کہ لوگوں نے شراب کی سزا کو حقیر سمجھ رکھا ہے اور شراب میں منہمک ہو چکے ہیں آپ کی رائے ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گرد بیٹھے ہوئے لوگوں سے پوچھا تمہاری کیا رائے ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہماری رائے ہے کہ اسی کوڑے لگائے جائیں۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مشورے کو قبول فرمایا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اسی کوڑے لگائے اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کئی لوگوں کو اسی کوڑے لگائے۔ (بیہقی کتاب الاشربہ ج ۸ ص ۳۲۰) (الکنز مع الحاشیہ ج ۵ ص ۴۷۸)

۱۴۔ یعقوب بن عقبہ کا بیان ہے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے وبرہ بن رومان کلبی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روانہ کیا کہ شام میں لوگ شراب پینے میں پے در پے مصروف ہو رہے ہیں اور میں نے انہیں چالیس کی سزا دی ہے اور میرے خیال میں یہ سزا انہیں ناکافی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مشورہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ اسے بہتان کے جرم کے مطابق سمجھیں کیونکہ آدمی جب شراب پیتا ہے تو بک بک کرنے لگ جاتا ہے اور جب بک بک کرتا ہے تو افتراء باندھتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سزا نافذ کر دی اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو لکھا تو انہوں نے شام میں یہ سزا دی۔

روایت نمبر ۱۲ میں وبرہ کو حضرت خالد بن ولید نے بھی بھیجا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں بزرگوں نے یہ بات مل کر کہی اس وقت تمام قیادت حضرت خالد کی تھی تو سزا بھی

سب سے پہلے انہوں نے دی بعد میں عام قیادت جب حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ آ گئی تو انہوں نے بھی سزا دی لیکن اس وقت تک مدینہ منورہ میں بھی یہ سزا نافذ کر چکے تھے۔

۱۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شراب کا پینا زنا اور چوری سے بھی بڑھ کر ہے اس لئے کہ شرابی زنا بھی کر لیتا ہے قتل بھی کر دیتا ہے اور نماز بھی چھوڑ دیتا ہے۔

شرابی کا قبر میں حشر

حضرت سیّدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر ایک ایسے کفن چور نے توبہ کی جس نے تقریباً بائیس سو کفن چرائے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دریافت کرنے پر اس نے تین قبروں کے واقعات بیان کئے جن میں سے صرف ایک واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

ایک بار میں نے ایک قبر کھودی تو اس میں دل ہلا دینے والا منظر دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ مردے کا چہرہ سیاہ ہے۔ ہاتھ پاؤں میں آگ کی زنجیریں ہیں اور اس کے منہ سے خون اور پیپ جاری ہے۔ نیز اس قدر بدبو آ رہی تھی کہ دماغ پھٹا جا رہا تھا یہ خوفناک منظر دیکھ کر میں ڈر کر بھاگنے ہی والا تھا کہ مردہ بول پڑا کیوں بھاگتا ہے، آ سن کہ مجھے کس گناہ کی سزا مل رہی ہے میں مردے کی پکار سن کر ٹھٹک کر کھڑا ہو گیا اور تمام ہمت اکٹھی کر کے قبر کے قریب گیا اور جب اندر جھانک کر دیکھا تو عذاب کے فرشتے اس کی گردن میں آگ کی زنجیریں باندھے بیٹھے تھے میں نے مردے سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں مسلمان ابن مسلمان ہوں مگر افسوس! میں شرابی اور زانی تھا اور اسی بدمستی کی حالت میں مرا اور عذاب میں گرفتار ہو گیا (راحت القلوب)

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں سزا ہو گی ورنہ کڑی

ایک بار خلیفہ عبدالملک کے پاس ایک شخص گھبرایا ہوا حاضر ہوا اور کہنے لگا عالی جاہ! میں بے حد گنہگار ہوں اور جاننا چاہتا ہوں کہ میرے لئے معافی بھی ہے یا نہیں؟ خلیفہ نے کہا، کیا تیرا گناہ زمین و آسمان سے بھی بڑا ہے؟ اس نے کہا، بڑا ہے۔ خلیفہ نے پوچھا، کیا تیرا گناہ لوح و قلم سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا کہ بڑا ہے پوچھا کیا تیرا گناہ عرش و کرسی سے بھی بڑا ہے؟ عرض کیا، ان سے بھی بڑا ہے۔ خلیفہ نے کہا بھائی! یقیناً تیرا گناہ اللہ عزوجل کی رحمت سے تو بڑا نہیں ہو سکتا۔

یہ سن کر اس کے سینے میں تھما ہوا طوفان آنکھوں کے ذریعے امنڈ آیا اور وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگا، خلیفہ نے کہا، بھئی! آخر مجھے بھی تو پتہ چلے کہ تمہارا گناہ کیا ہے؟ اس پر اس نے کہا حضور مجھے آپ کو بتاتے ہوئے بے حد شرم محسوس ہو رہی ہے تاہم عرض کئے دیتے ہوں شاید میری توبہ کی کوئی صورت نکل آئے یہ کہہ کر اس نے اپنی داستان دہشت نشان سنانی شروع کی کہنے لگا عالی جاہ! میں ایک کفن چور ہوں آج رات میں نے پانچ قبروں سے عبرت حاصل کی اور توبہ پر آمادہ ہوا۔ (عنوان کے اعتبار سے صرف ایک قبر کا واقعہ تحریر کروں گا)۔

کفن چرانے کی غرض سے میں نے جب پہلی قبر کھودی تو مردے کا منہ، قبلہ سے پھرا ہوا تھا۔ میں خوفزدہ ہو کر جوں ہی پلٹا کہ ایک غیبی آواز نے مجھے چونکا دیا کوئی کہہ رہا تھا ''اس مردے سے عذاب کا سبب تو دریافت کر لے'' میں نے گھبرا کر کہا، مجھ میں ہمت نہیں تم ہی بتاؤ! آواز آئی یہ شخص شرابی اور زانی تھا۔

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں سزا ہو گی ورنہ کڑی

شرابی کا سر گدھے جیسا

حضرت سیدنا عوام بن حاحوشب رضی اللہ عنہ آپ بہت بڑے تابعی بزرگ گزرے ہیں آپ نے ۱۴۸ھ میں وفات پائی فرماتے ہیں میں ایک محلے سے گزرا اس کے کنارے پر قبرستان تھا عصر کے وقت ایک قبر شق ہوئی اور اس میں سے ایک ایسا آدمی نکلا جس کا سر گدھے جیسا اور باقی جسم انسان کا تھا۔ وہ تین بار گدھے کی طرح رینکا پھر قبر میں چلا گیا اور قبر بند ہوگئی۔ ایک بڑی بی بی بیٹھی (دھاگہ) کات رہی تھی ایک خاتون نے مجھے کہا، بڑی بی کو دیکھ رہے ہو میں نے کہا، اس کا کیا معاملہ ہے؟ کہا یہ قبر والے کی ماں ہے وہ شراب پیتا تھا جب شام کو گھر آتا، ماں نصیحت کرتی کہ اے بیٹے اللہ عزوجل سے ڈر کب تک اس ناپاک کو پئے گا۔ یہ جواب دیتا تو گدھے کی طرح رینکتی ہے۔ یہ شخص عصر کے بعد مرا جب سے مرا ہے اور روز عصر کے بعد اس کی قبر شق ہو جاتی ہے اور یوں تین بار گدھے کی طرح چلا کر پھر قبر میں سما جاتا ہے اور قبر بند ہو جاتی ہے۔ (صبہانی وغیرہ)

دیکھا آپ نے؟ ماں باپ کی دل آزاری کس قدر رسوائی اور دردناک عذاب کا باعث ہے کبھی کبھی عذاب قبر کا منظر دکھا دیا جاتا ہے تاکہ لوگ عبرت حاصل کریں۔ اور یہ بھی درس ملا کہ ماں باپ برائی سے منع کریں اور نیکی کی تلقین کریں تو اس پر عمل پیرا ہونے کی ضرور کوشش کرنی چاہئے اور ہرگز ہرگز ان کی گستاخی اور دل آزاری سے بچنا چاہئے۔

شرابی کا بروز قیامت حشر

شرابی بروز قیامت میدان محشر میں جس جسم اور حالت سے پیش ہوگا وہ منظر ملاحظہ کریں۔

حدیث نمبر ۱

۱۔ منہ سیاہ ہوگا۔

۲۔ پیٹ اندھیرے سے بھرا ہوگا۔

۳۔ لوگ اسے دیکھ کر کراہت کریں گے۔ (بحوالہ الشیر ازی فی الالقاب) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر ۲

۱۔ پیٹ پھولا ہوگا۔

۲۔ اس کی باچھیں پھولی ہوں گی۔

۳۔ زبان لٹکی ہوگی۔

۴۔ اس کا لعاب اس کے پیٹ پر بہہ رہا ہوگا۔

۵۔ اس کے پیٹ میں آگ ہوگی جو کہ اسے اندر ہی اندر سے جلا رہی ہوگی حتیٰ کہ مخلوقات کے حساب کتاب سے فراغت ہو جائے۔

(الشیر ازی فی الاعقاب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

(البتہ اس میں ابو حذیفہ ابن بشیر بھی ہے) (الکنز ج ج ۵ ص ۳۶۵)

حدیث نمبر ۳

شرابی جب اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش ہوگا تو وہ نشہ میں ہوگا اور اس سے پوچھا جائے گا تجھے خرابی ہو تم نے کیا پی رکھا ہے وہ جواب دے گا کہ شراب، تو اس سے فرمایا جائے گا کیا میں نے تم پر حرام نہیں کر رکھی تھی؟ جواب دے گا کیوں نہیں؟ تو حکم دیا جائے گا کہ اسے دوزخ میں لے جاؤ۔ (کنز العمال ج ۵ ص ۳۶۵)

حدیث نمبر ۴

شرابی بروز قیامت اس حالت میں پیش ہوگا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱۔ چہرہ سیاہ ہوگا۔

۲۔ اس کی آنکھیں نیلی ہوں گی۔

۳۔ ایک طرف فالج ہوگا یا اس کی ایک باچھ نچلی ہوگی۔

۴۔ اس کی زبان لٹکی ہوگی۔

۵۔ اس کے سینے پر لعاب بہہ رہا ہوگا۔

۶۔ ہر شخص جو اسے دیکھے گا وہ اس سے نفرت کرے گا۔ (کنز العمال)

جہنم میں شرابی کا مشروب

روایت میں آتا ہے، جو شخص شراب اپنی ہتھیلی پر رکھے گا اس کی دعا قبول نہیں ہوگی اور جو شخص شراب خمر پر مداومت اختیار کرے گا اسے خبال سے پلایا جائے گا کسی روایت میں نہر الخبال کا تذکرہ ملتا ہے کہ خبال کا دریا۔ کسی روایت میں اس کی تشریح میں کہا گیا ہے کہ یہ ایک دریا ہے جس میں دوزخیوں کی پیپ بہہ رہی ہوگی، کسی روایت میں اسے دوزخیوں کا نچڑن قرار دیا گیا ہے، یعنی دوزخیوں کی پیپ، لہو، پسینہ، ان کی آنتیں، کچے لہو تمام چیزیں اکٹھی ہو کر جس دریا میں بہہ رہی ہوں گی اس دریا سے عادی شرابی کو پلایا جائے گا۔

گویا کہ یہ دوزخیوں کا سیور تج ہے جس سے ان شرابیوں کو پلایا جائے گا جیسے دنیا کی بد روؤں میں یہ شرابی مدہوش گرے پڑے ہوتے ہیں اسی طرح دوزخ میں بھی یہ عذاب کے علاوہ ایک اور عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ اور انہیں ان سیور یجوں سے پینے کو دیا جائے گا۔

شرابی جنت کے داخلے سے محروم

روایت میں آتا ہے کہ ہر مشرک اور ہر نشہ باز شرابی کے لئے جنت پر باڑ لگا کر رکاوٹ کھڑی کر دی ہے۔ (الکنز ج ۵ ص ۳۴۹) مختصراً

اللہ عزوجل نے جنت الفردوس کا میدان خود صاف فرمایا پھر اسے بنایا ایک اینٹ چاندی کی دوسری خالص سونے کی تیسری مُیالی کستوری، اور اس میں وہ درخت لگائے جن کا پھل عمدہ تھا اور خوشبوئیں عمدہ تھیں اور اس میں دریا بہا دیئے پھر اللہ عزوجل نے عرش کی طرف دیکھا اور فرمایا۔

میری عزت کی قسم! اے جنت الفردوس! تجھ میں نہ تو عادی شرابی داخل ہوگا اور نہ ہی

زنا پر اصرار کرنے والا تجھ میں جا سکے گا۔ (کنز العمال ج ۵ ص ۳۵۶۔ ص ۳۵۷)

تاجدار انبیاء ﷺ کا ارشاد ہے۔

جنت میں شراب کا عادی داخل نہیں ہوگا اور نہ ہی والدین کا نافرمان اور نہ ہی احسان جتانے والا (جامع الصغیر ج ۲ ص ۱۷۶)

شراب کا بطور علاج استعمال کیسا؟

ایک آدمی جس کا نام سوید بن طارق تھا اس نے تاجدار انبیاء ﷺ سے شراب کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے اسے منع فرما دیا اس نے عرض کی کہ میں تو اسے بطور علاج استعمال کرتا ہوں تو نبی اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم رسول محتشم ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو خود بیماری ہے دواء نہیں ہے۔ (کنز العمال ج ۵ ص ۵۱۰)

یاد رکھیئے خواہ کوئی صحت مند ہو یا بیمار ہو، جوان ہو یا بوڑھا بچہ ہو یا کوئی عمر رسیدہ ہو نیک ہو یا بد ہر نشہ آور چیز ہر مومن پر حرام ہے۔ (الکنز ج ۵ ص ۳۴۳)

حتیٰ کہ جانوروں کو بھی شراب استعمال کروانے کی ممانعت کی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے غلام نے ان کے ایک اونٹ کو شراب پلا دی تو اس پر انہوں نے مارنے کی دھمکی دی۔ (الکنز ج ۵ ص ۵۱۰)

بہر حال اگر کسی کے ہاں شراب کسی بیماری کا علاج ہے تو یہ اس کی کم فہمی۔ کم عقلی اور جہالت ہے بالفرض اگر نفسیاتی طور پر یہ آپ کی بیماری کو نفع دیتی محسوس ہوتی ہو تو بالآخر اس کی وجہ سے کئی دوسری بیماریاں سر اٹھانے لگتی ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں الکحل شراب نہیں اور اس کے لئے کہ وہ بعض ڈاکٹروں کا بھی حوالہ دیتے ہیں لیکن یہ بات بالآخر ثابت ہو چکی ہے کہ الکحل شراب ہی ہے۔ وہ ڈاکٹر کیسا عجیب ڈاکٹر ہے جسے حرام چیزوں میں ہی شفاء دکھائی دیتی ہے۔ اسے حلال چیزوں میں کیوں نہیں دکھائی دیتی؟ جبکہ حرام چیزوں سے شفاء کی توقع قطعی بے سود ہے۔ اللہ عزوجل

نے اپنے پیارے رسول ﷺ کے ذریعے پہلے ہی ہمیں متنبہ فرمایا دیا۔

"بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا اس چیز میں نہیں رکھی جو تم پر حرام کر رکھی ہے یہ روایت حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ہم تک پہنچی ہے۔

(الطبرانی فی الکبیر بسند صححہ السیوطی فی الجامع الصغیر......ج ا ص ۲۷)

مزید فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے بیماری بھی پیدا کی اور دوا بھی، تو تم علاج کیا کرو اور حرام کے ذریعے دوائی نہ کرو۔ (کنزالعمال ج ا ص ۵)

لہٰذا مسلمان لیڈر طبیب اور ڈاکٹر اس طرف توجہ فرمائیں کہ وہ خود اپنی لیبارٹریوں کو اسلامی اصولوں کی روشنی میں جدید تقاضوں کے مطابق ترقی دیں۔

طب جدید کی روشنی میں یہ چیز طے پا چکی ہے کہ جب شراب کا پہلا قطرہ ہی زبان پر جاتا ہے تو اسی وقت سے اس کا نقصان شروع ہو جاتا ہے۔

تو جس دوائی میں شراب ہو اس میں شراب کے قطرے وغیرہ تو ہوں گے، اور جو دوائی خود ہی شراب ہو وہ کیسے فائدہ مند ہو سکتی ہے۔

جب شراب حرام ہوئی تھی تو جن چیزوں سے شراب بنتی تھی ان میں سے انگور ایک شامل تو ضرور ہے اگرچہ بعض روایات کے لفظ ملتے ہیں کہ ان دنوں مدینہ منورہ میں انگور اور منقیٰ کا ایک دانہ بھی نہ تھا بلکہ تمام شراب دوسری چیزوں سے بنتی تھی تاجدار مدینہ رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں کوئی نرمی اختیار نہ فرمائی بلکہ مٹکوں پر مٹکے گرائے جا رہے ہیں۔

اب اس تفصیل کے بعد یہ شبہ بھی جاتا رہا کہ لغت میں چونکہ خمر انگوروں پر ہی بولا جاتا ہے اس لئے قلیل و کثیر صرف انگوروں کی شراب حرام ہے باقی سکر پیدا کرے تو حرام اور اگر تھوڑی مقدار میں پی لے اور سکر پیدا نہ کر سکے تو حلال۔

یہ بالکل دھوکہ اور شیطانی مذاق ہے۔

مومن جو سیدھا سادھا ہوگا اسے مجرد حکم مل جائے تو اس کے لئے کافی حجت ہے لیکن جو شخص اپنی مرضی اور رغبت کو نظر انداز نہیں کرسکتا وہ کئی حیلوں، بہانوں تاویلوں اور کئی اعتراضات میں اپنے مخاطب کو الجھانے کی کوشش کرے گا۔ کبھی قرآن کے حوالے کبھی لغت کے حوالے کبھی کسی امام کے قول کا حوالہ، حالانکہ جتنی محنت اور تحقیق کتاب وسنت پر ہوئی ہے اتنی کسی اور چیز پر نہیں، اسی لئے کسی امام کے حوالے سے چھوٹنے کی کوشش بھی۔

خاما الذين في قلوبهم زيغ فيسبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة و ابتغاء تاويله (سورۃ ال عمران ۳:۷)

کی طرح ہوگی یعنی جن کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہ آیات کی تلاش میں رہتے ہیں تا کہ فتنہ کھڑا کرسکیں اور تاویل کا راستہ حاصل کرسکیں حالانکہ متشابہ آیات کی تاویل کو سوائے اللہ اور اس کے رسول کے کوئی نہیں جانتا۔

نیت بد ہو تو (خوئے بدرا بہانہ بسیار)

کہ جس کی خصلت بری ہو اسے بہت سے بہانے مل جاتے ہیں۔

ہر بیماری کا علاج موجود ہے؟

اس بارے میں بہت سی روایات منقول ہیں ذیل میں ان روایات کو بحوالہ پیش کیا جا رہا ہے کہ ہر بیماری کی دوا موجود ہے۔

''اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کے لئے شفاء اتاری ہے۔''

(الجامع الصغیر اص ۷۲)

''اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نازل نہیں کی مگر اس کے لئے شفاء بھی نازل فرمائی۔''

(ابن ماجہ لحق ابی هریرہ وسند حسنہ السیوطی ج ۲ ص ۱۴۳)

''اللہ تعالیٰ نے جہاں بیماری پیدا کی ہے وہیں دوا بھی پیدا کی ہے تو تم دواء کیا کرو۔''

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۵)

''اے اللہ کے بندو! تم دوا کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کوئی بھی بیماری نہیں اتارتا مگر اس کی دوا بھی اتار دیتا ہے سوائے ایک کہ وہ ہے بڑھاپا۔ (ابن ماجہ باب ما انزل اللہ رقم ۳۴۳۶)

تقریباً چوبیس متون اور علیحدہ علیحدہ سندوں میں احادیث مروی ہیں، یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ ہر بیماری کا علاج اللہ تعالیٰ نے رکھ دیا ہے، اور حرام چیز میں شفاء نہیں رکھی تو معلوم ہوا کہ شراب کو الکحل کے طور پر استعمال کرنا بھی ناجائز اور الکحل کو یا شراب کو علاج کے طور پر استعمال کرنا بھی ناجائز ہے۔

شرابی کے معاشرے پر اثرات

۱۔ مخمور انسان ایسی ایسی عجیب، نازیبا اور انسانیت سوز حرکات کا ارتکاب کرتا ہوا نظر آتا ہے کہ کوئی باوقار انسان انہیں دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا۔

۲۔ شرابیوں میں زود رنجی یا غصہ کے فوری حملہ، ان کو معاشرے میں لاتعداد تنازعات میں الجھائے رکھتے ہیں شراب میں بدمست کبھی جوش میں آ کر گالیاں بلکہ مرنے مارنے پر اتر آتا ہے۔ کبھی رونے لگتا ہے اور کبھی خوفزدہ ہو کر کانپنے لگتا ہے۔

۳۔ لاتعداد متواتر طلاقیں معاشرے کی بنیادی ڈھانچوں کو ہلا کر رکھ دیتی ہیں اور نتائج میں مجرمانہ ذہنیت کے حامل بچوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے تمام معاشرہ خطرناک حد تک متاثر ہوتا ہے۔

۴۔ مختلف قسم کے کام کرنے والے مزدوروں اور کاریگروں پر شراب کی وجہ سے بے دلی اور کاہلی کا غلبہ ہو جاتا ہے اس طرح ان کی کارکردگی اور مہارت پر برا اثر پڑتا ہے۔

۵۔ شراب کی وجہ سے انسانوں میں ایک دوسرے کی طرف غیر ہمدردی کے اثرات مرتب ہوتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قومی تفکر، معاشرتی اتحاد اور معاشرتی مسائل کے خلاف جہاد کا جذبہ مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔

۶۔ شیطان شراب اور جوئے کے ذریعے انسانوں کے درمیان منافقت اور فساد پیدا کراتا

ہے اس لئے اللہ عزوجل نے سورۂ مائدہ میں فرمایا یہ گندے کام شیطانی عمل ہیں پس ان سے بچتے رہو تاکہ تمہاری زندگی اچھی گزرے، گویا یہ کام ہلاکت و بربادی کے موجب ہوتے ہیں۔

انسانی اعضاء پر شراب کے تباہ کن اثرات

معدہ پر شراب کے مضر اثرات:

شراب کی وجہ سے معدہ میں خطرناک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ اس لئے ہوتا ہے کہ یہ خون میں موجود لاپیڈ جو ایک خاص قسم کی چربی ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے تحلیل ہو جاتی ہے۔ یعنی لائپیڈ ایک طرح کی حفاظتی تہہ مہیا کرتا ہے۔ جس پر تیزابیت کا نقصان دہ اثر نہیں ہوتا۔ اور اسی تہہ کی وجہ سے معدہ خود اپنے آپ کو ہضم نہیں کر سکتا۔ اگرچہ فی الحال پوری طرح ثابت نہیں ہوا کہ جس طرح شراب گلے اور خوراک کی نالی میں کینسر کا ذریعہ بنتی ہے۔ معدہ کی معاملے میں بھی ایسا ہی ہے۔ لیکن اس خیال کو تقویت ہوتی جارہی ہے۔ کہ معدے کے سرطان میں بھی شراب کی کارستانی ہوتی ہے۔

انتڑیوں پر شراب کے مضر اثرات:

شراب کا سب سے زیادہ نقصان دہ اثر بارہ انگشتی آنت پر ہوتا ہے۔ اس جگہ نہایت نازک کیمیائی اثرات وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ شراب اس کی اس خاصیت کو متاثر کرتی ہے۔ جو مخصوص ہاضم لعاب خارج کرنے کی صلاحیت سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اس کی کیمیائی حساست پر اثر انداز ہوتی ہے۔ ہاضمہ کے لئے اس اہم راستے کی تباہی کے بعد شراب جگر سے پیدا ہونے والے ہاضم لعاب (Bile) کے اخراج کے اخراج پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ تمام شرابیوں کی بارہ انگشتی آنت اور پتہ کی جھلی ہمیشہ بیماری کا شکار رہتی ہیں یا ان کا فعل اکثر صحیح نہیں ہوتا۔ یہ حالت ہر شرابی کو گیس بدہضمی کے ذریعے مصیبت میں ڈالے

رکھتی ہے۔ معدے کی یہ تکالیف آنتوں پر بھی اثر ڈالتی ہے۔

جگر پر شراب کے مضر اثرات:

انسانی جگر وہ حساس لیبارٹری ہے۔ جو شراب کے ہر چھوٹے سے چھوٹے سالمے کو زہر کی طرح محسوس کرتا ہے۔ جگر پر شراب اثر دو طرح سے ہوتا ہے۔

۱۔ شراب خوری کی صورت میں جگر کے خیلے الکحل ختم ہونے کی ذمہ داری میں پوری طرح مصروف ہوتے ہیں اس طرح وہ اپنے دوسرے کاموں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

۲۔ جگر کے کیمیائی عمل جو ایک سے ایک بڑھ کر حساس ہوتے ہیں۔ شراب کے بلا روک ٹوک کے تحت درہم برہم ہو جاتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جگر کو ایک ہی عمل بار بار دہرانہ پڑتا ہے۔ اور اس طرح بے پناہ بلا ضرورت اور مسلسل محنت سے جگر کی کمزوری واقع ہو جاتی ہے۔ یہ اثرات جگر کے لئے خطرناک نتائج پیدا کرتے ہیں۔ ان اثرات میں زیادہ مشہور جگر کا سکڑنا ہوتا ہے۔ جو اس کا زندہ ثبوت ہوتا ہے۔ کہ جگر کی بربادی مکمل طور پر ہو چکی ہوتی ہے۔

مزید براں جگر کی وجہ استطاعت جس کی وجہ سے جسمانی تحفظ کے اعضاء جیسے مختلف قسم کے گلوبین بنتے ہیں۔ شرابیوں میں خطرناک حد تک کم ہو جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان لوگوں میں بیماریوں کے خلاف مدافعت کم سے کم ہو جاتی ہے۔

شراب بعض اوقات جگر کے فعل کے رک جانے کی وجہ بھی بن جاتی ہے۔ اس صورت میں ایک شرابی بے ہوشی کے عالم میں ہی مر جاتا ہے۔ اسے جگر کا دیوالیہ پن کہتے ہیں۔ جگر کے سلسلے میں ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی جس میں اس پر شراب کے نقصان دہ اثرات کا ثبوت نہ ملتا ہو۔

گردوں پر شراب کے مضر اثرات:

انسانی گردے جنہیں دوران خون کے نظام کا آخری مقام سمجھا جائے ان کو شراب

کے استعمال سے سخت نقصان پہنچتا ہے۔اس لئے کہ گردے انتہائی کیمیائی حساس جوہر کی سلوب (Valence) کے مقام پر چھلنی کا کام دیتے ہیں۔لیکن شراب اس نازک عمل کو بھی تہہ وبالا کردیتی ہے۔یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ وہ شرابیں کہ جن میں الکحل کی مقدار کم ہوتی ہے۔گردوں کے لئے زیادہ نقصان دہ ہوتی ہیں۔لہٰذا زیادہ مقدار میں بیشتر پینے والوں کے گردے اکثر خراب ہوتے ہیں۔لمف والے (Lymphatic) والے نظام کی انسانی جسم میں بے حد اہمیت ہے۔اس نظام کی خون والی نالیاں شراب کے ہاتھوں ناقابل علاج نقصان اٹھاتی ہیں۔اس لئے کہ چربی والے نامیاتی مرکب لائیپڈ کا اس نظام میں بہت اہم مقام ہوتا ہے شراب کا نقصان دہ اثر اس حیران کن حد تک حفاظت بہم پہنچانیوالے نظام کو برباد کردیتا ہے۔

قلب میں شراب کے مضر اثرات:۔

جسم میں دوران خون قائم رکھنے والی نالیوں اور شریانوں کے امراض میں اضافہ ہورہا ہے اس لئے شراب کے استعمال کا مسئلہ ایک اہم مسئلہ بن گیا ہے،اب وہ بات نہیں رہی۔کہ بیماریاں خال خال نظر آتی تھیں،اس لئے بیماری کے آغاز کی کئی وجوہات ہیں،انہیں خطرناک امکانات میں ایک عنصر خوراک،جسم اور خون میں موجود چربی ہے۔ جسم میں زیادہ گرمی پیدا کرنے والے الکحل کی اقسام مثلاً برانڈی اور وسکی سے انسان کی حرکتِ قلب بند ہوجانے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

تازہ چھان بین کے مطابق چربی کی جو قسمیں خون پھینکنے والی نالیوں (شریانوں) کے امراض پیدا کرتی ہے ان میں لڑائی گلی سیرائیڈ سب سے زیادہ اہم ہے۔اور یہی مادہ جو الکحل کے استعمال سے خون میں بڑھ جاتا ہے۔جو الکحل کثیر مقدار میں نوش کئے جاتے ہیں۔وہ گردش خون کو متاثر کرتے ہیں۔اور حرکت قلب بند کردینے کا باعث بن سکتے ہیں۔عادی اور بھاری مقدار میں شراب پینے والوں میں ایک بیماری پیدا ہوتی ہے۔جیسے الکحولو ماپو کارڈیو مایوتھی کہتے ہیں۔

دماغ واعصاب پرشراب کے مضراثرات:

شراب سے دماغ پر اتنا برااثر پڑتا ہے کہ رفتہ رفتہ تمام اعصابی نظام تباہ ہوکررہ جاتا ہے۔اس سے سوچنے اور فیصلہ کرنے کی قوت کم ہو جاتی ہے شرابی کی قوت مدافعت کمزور ہو جانے سے عام دوائیں بھی اس پر اثر کرتیں۔اس لئے شرابی کو اگر کوئی مرض لاحق ہو جائے تو اس کا علاج نہایت مشکل ہوتا ہے۔

شراب عصبی خلیوں کو ان باریک جھلی میں داخل ہو جاتی ہے۔ جو نامیاتی چربی جیسے مرکب یعنی لائیپڈ کی حفاظت میں ہوتی ہے اس کا برااثر اعصابی نظام کے مراکز ناقابل علاج تک ہوتا ہے الفاظ کا بولنا اور ہاتھوں کا رعشہ اس اعصابی نقصان کی نشانیاں ہیں شراب میں چربی پگھلانے کی صلاحیت ہوتی ہے۔تخلیقی خلیوں میں داخل ہوکران کو بے حد نقصان پہنچاتی ہیں۔اس کی عام فہم مثال میں ایک نئی نسل کی ذہانت میں کمی اور ناقص بالیدگی شامل ہیں۔ بہت سے مطالعہ جات اور سروے کے بعد یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ ذہنی طور پر غبی بچوں کے والدین اکثر و بیشتر شدید قسم کی شراب نوشی کرتے تھے۔یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ شراب عورت کے غم اور عورت کے بیضہ حیات کے خلیے کو آسانی سے نقصان پہنچاتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ شرابی ماؤں کے بچے موروثی طور پر دماغی یا قلبی صدمہ یا جھٹکے کا شکار ہو جاتے ہیں شرابی باپ کی طرف سے ایسے واقعات کی تعداد تمیں فیصد ہوتی ہے یا اس سے زیادہ۔شراب میں شروع سے جنسی قوت بڑھ جاتی ہے لیکن بعد میں اتنی کمزوری پیدا ہوتی ہے جو باعث ندامت ہوتی ہے۔دنیا اس وقت ایڈز کے خطرے سے لرزاں ہیں لیکن ایڈز کے پیدا کرنے میں شراب اور دیگر نشہ آور چیزوں کا ہاتھ ہے۔

فصل نمبر ۴

ہیروئن

ہیروئن ایک نمارفینی مشتق ہے جسے ۱۸۹۸ء میں دواؤں میں شامل کیا گیا اسے ایک نمکین مرکب کی شکل میں استعمال کیا جاتا ہے (کلورو ہیڈ راٹ) اس میں جلد حل ہونے کی خصوصیت پائی جاتی ہے اور یہ افیونی سرشاری کا سبب بننے والی دواؤں میں سر فہرست ہے۔

ہیروئن میں خواب آور کیفیت تو بہت کم ہے مگر یہ مارفین سے پانچ گنا زیادہ زہریلی ہے اور یہ اپنی درندگی صفت کی وجہ سے منفرد ہے۔ (منشیات کی تباہ کاریاں)

ہیروئن کی تباہ کاریاں:

پہلے لوگ افیون اور بھنگ کا نشہ کرتے تھے لیکن اب مارفیا اور ہیروئن نے تباہی مچا رکھی ہے اس کی عادت عموماً سکولوں کالجوں سے شروع ہوتی ہے ایک بار کسی لڑکے نے کش لگوا دیا اور تمام عمر کے لئے تباہی آ گئی ہمارے سکولوں اور کالجز میں سینئر طلباء جونیئر طلباء کو اس بری لت میں مبتلا کر دیتے ہیں دکھ کی بات یہ ہے کہ پہلے مرد اور لڑکے ان اشیاء کو استعمال کرتے تھے اب لڑکیوں نے بھی ان کے شانہ بشانہ چلنا شروع کر دیا ہے جدید نشہ آور اشیاء کے استعمال سے بڑی تیزی کے ساتھ بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ ہاتھ کپکپانے لگتے ہیں جگر میں سوزش ہو جاتی ہے وزن کم ہونا شروع ہو جاتا رنگت پیلی پڑ جاتی ہے بزدلی اور کم ہمتی آ جاتی ہے۔ یادداشت کھو جاتی ہے جسمانی طاقت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ چند تھپڑ یا گھونسے لگنے سے موت واقع ہو سکتی ہے باوجود اس ناطاقتی کے منشیات کا عادی دوسروں کو گالیاں دیتا اور دباؤ ڈالتا ہے اکثر فوں بہت ہوتی ہے آج کل ہیروئن میں بیریم سلفائیڈ کی ملاوٹ کی جاتی ہے اور یہ کیمیکل انتاز ہریلا اور خراش ڈالنے والا ہوتا ہے کہ جہاں جہاں اس

کا اثر ہوتا ہے یہ خراش ڈالتا ہے یہ بالوں تک کو صاف کر دیتا ہے۔

ہیروئن کے عادی افراد کے پھیپھڑوں میں زخم ہو جاتے ہیں جو کسی وقت بھی پھٹ سکتے ہیں معدہ کی جلد گلنے لگتی ہے خون کی نالیاں پھٹنے سے بسا اوقات نکسیر پھوٹنے لگتی ہے تھوک کے ساتھ خون آنے لگ جاتا ہے دل دن بدن کمزور ہونے لگتا ہے جو کسی دن بھی اپنی دھڑکن بند کر سکتا ہے حرام مغز متاثر ہوتا ہے اعصابی بیماریاں پٹھوں کا کھچاؤ یا دماغ میں خون جم جانے سے فالج ہو سکتا ہے جنسی کمزوری لاحق ہو جاتی ہے بلڈ پریشر بھی نارمل نہیں رہتا جسم ٹوٹتا رہتا ہے اور ہر وقت تھکاوٹ سی رہتی ہے۔ بہت سی بیماریاں جسم کے اندر موجود ہوتی ہیں لیکن نشہ کی بے حسی کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتیں مقدار میں زیادتی کی وجہ سے بعض لوگوں کے سپرم ڈیڈ سست رو ہو جاتے ہیں اور یہ لوگ اولاد کے قابل نہیں رہتے جسم کی چربی دن بدن پگھل کر ہڈیاں رہ جاتی ہیں، جو خون پیدا ہوتا ہے وہ متعفن ہو جاتا ہے جلدی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں گردے پوری طرح خون صاف نہیں کر سکتے گردوں کی چھلنیاں دن بدن سکڑنے لگتی ہیں آخر کار گردے فیل ہو جاتے ہیں اور پیشاب بننا بند ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

معدہ میں زخم ہو جانے کی وجہ سے جلن محسوس ہوتی ہے ہضم کا عمل ٹھیک طور سے نہیں ہوتا پیٹ میں درد رہنے لگتا ہے کھانے پینے کی رغبت کم ہو جاتی ہے پھیپھڑوں کے زخموں کی وجہ سے پھیپھڑوں میں پیپ پڑ جاتی ہے اور سخت کام کرنے یا چلانے سے پھیپھڑے پھٹ سکتے ہیں وہ ہاتھ جو ایک من چیز اٹھاتے تھے دس کلو بوجھ اٹھانے سے قاصر ہو جاتے ہیں۔

(امراض عامہ)

اہل مغرب نے نشہ اور کیف کی دنیا میں ہیروئن کو ایک نئی فتح قرار دیا ہے اس سے پہلے مارفین کے حصول اور اس کے استعمال کے لئے نشہ باز کو میڈیکل سرٹیفکیٹوں کے لئے بھاگ دوڑ کرنی پڑتی تھی اور بار بار انجکشن لگوانے کی زحمت اٹھانا پڑتی تھی۔ مگر ہیروئن نے نشہ بازوں کی ان تمام کلفتوں کو ختم کر دیا ہے ہیروئن اسمگلنگ کی منڈی میں وسیع پیمانہ پر

پھیل چکی ہے اور اس کا کھانا یا استعمال بہت آسان ہے۔

ہیروئن، تقسیم کنندگان کے پاس اسمگل ہو کر پہنچتی ہے پہلے پہل یہ نوجوانوں کو مفت دی جاتی ہے تا کہ انہیں اس کی لت پڑ جائے اور وہ بعد میں خریدنے پر مجبور ہو جائیں، نیز ہیروئن کی خفیہ فروخت میں، ان سے کام لیا جائے۔ سائنسدانوں نے اس بات پر تحقیقات کی ہیں کہ ہیروئن کے نشئی والدین کے ہاں پیدا ہونے والے بچوں پر نشہ اور بے بسی کی کیا کیفیات ظاہر ہوتی ہیں ان تحقیقات کے مطابق ۶۲ فیصد کیسوں میں ایک نشہ کرنے والی ماں کے بچہ میں علامات بے بسی پائی جاتی ہیں جیسے چیخنا، رعشہ، ماضمہ کی خرابیاں یا سخت قسم کی سانس کی تکلیفیں وغیرہ اور یہ کیفیات پیدائش کے پہلے تین دنوں میں ہی رونما ہوتی ہیں ان بچوں کی اکثریت ناکارہ ہو جاتی ہیں زیادہ تر تو دوران حمل ہی میں ضائع ہو جاتے ہیں ۱۰۴ معائنوں میں ۴۸ کیس اس قسم کے نکلے ان بچوں کی زندگی کو ہر وقت سخت خطرہ لاحق ہوتا ہے ۱۹۶۹ء کے موسم گرما سے ہیروئن کے نشہ میں اضافہ ہو گیا ہے اور آج بڑا مشکل ہے کہ صحیح اعداد و شمار اکٹھے کئے جائیں کیونکہ ہیروئن کا نشہ عام ہو گیا ہے۔ اور منشیات متعدد متنوع ہو چکی ہے۔

۱۹۷۰ء سے ہیروئن کے متعلق جاری کردہ اعداد و شمار کے چارٹوں کا مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۷۵ء تک ہیروئن کے مریضوں کی تعداد نے ۵ فیصد سے تجاوز نہیں کیا تھا پھر یہ شرح بلند ہونی شروع ہوئی حتیٰ کہ ۱۹۸۱ء میں ۳۶، ۳۷ فیصد تک پہنچ گئی یہ بات بطور خاص نوٹ کی گئی کہ شہروں میں یہ شرح بہت تیزی سے بلند ہو رہی ہے۔

۱۹۸۰ء میں جو کیس دیکھنے میں آئے اب ان میں ۷۰ فیصد اضافہ ہو چکا ہے۔ ۱۹۸۱ء کے دوران میں ہیروئن کے استعمال سے صرف پیرس میں ۷۱ اموات ہوئی ہیں یہ پورے فرانس میں ہونے والی اموات ۱۴۱ کا تقریباً ۵۰ فیصد ہیں، سوئیزرلینڈ میں ۱۹۸۱ء میں ہیروئن سے ۱۰۷ موت کے کیس ہوئے، جبکہ ۱۹۸۰ء میں ۸۸ کیس ہوئے تھے اور ۱۹۷۹ء میں ۱۰۲ کیس۔ ان تمام اموات کا بڑا سبب ہیروئن ہی تھی۔

فصل نمبر ۵

مارفین کا استعمال

مارفین کا استعمال (منشیات کی عادت میں) عام طور پر ہوتا رہتا ہے ۱۸۷۵ء میں جرمنی میں سب سے پہلے اس نشہ کے حملوں کو دیکھا گیا پھر تو انیسویں صدی کے اختتام سے اس متعدی مرض نے پھیلنا شروع کر دیا چونکہ اس سلسلہ میں سخت قوانین کا فقدان تھا لہٰذا اس متعدی مرض کے پھیلنے میں بڑی مدد ملی مارفین کے نشیوں کے لئے سرکاری قانون منظور کروانے میں ڈاکٹروں، کیمسٹوں، دانتوں کے ڈاکٹروں اور ان کے معاونین نے اہم کردار ادا کیا بیسویں صدی کے آغاز میں یہ وبا قوم کے ہر طبقہ میں پھیل گئی ان کلبوں اور محفلوں میں عام ہو گئی جن میں نشہ کے بارے میں ادبی داستانیں پڑھی جاتی تھیں اس ادبی راویت نے منشیات کے فروغ میں اہم حصہ لیا۔ چنانچہ لوگوں نے اس متعدی مرض کا نام ''ادبی بیماری'' یا کتابی بیماری رکھا مارفین کا عادی اپنے جسم کے ہر حصہ پر انجکشن لگاتا ہے خاص طور پر اپنے سرین، ران، بازو کا سامنے والا حصہ اور کبھی کبھی پیٹ کے نچلے حصوں پر اگر کسی مشتبہ شخص کے بارے میں تحقیق کرنی ہو تو اس کے جسم کو ننگا کر کے معائنہ کے طور پر دیکھا جائے تو انجکشن کی سوئیاں کے نشانات سے اس کی جلد بھری ہو گی۔ نشئی مارفین کی طلب میں جعلی نسخے اور دیگر غیر قانونی ہتھکنڈے اختیار کرتے ہیں تاہم انسداد منشیات کے سرکاری ادارے، مارفین کے حصول میں مناسب حد تک روک تھام کی کوشش کر رہے ہیں۔

اس عارضی سرور و کیف کے بعد رنج و غم اور شکستہ خاطری کی کیفیت طاری ہوتی ہے، مارفین کے نشہ کی ضرورت کا احساس بہت شدت سے ہوتا ہے اور جب تک اس بے قرار کر دینے والی حاجت کو پورا نہ کیا جائے یہ احساس ختم نہیں ہوتا۔ (منشیات اور ان کی تباہ کاریاں)

فصل نمبر ۶

کوڈئین کا نشہ

افیون میں کوڈئین کی بہت معمولی مقدار پائی جاتی ہے مگر دورِ حاضرہ کی صنعت نے اسے مارفین کے درجہ تک پہنچا دیا ہے مثال کے طور پر فرانس؛ ہندوستان سے برآمد شدہ ایک سوٹن خام افیون، کو کوڈئین کے استعمال میں صرف کرتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ زکام اور تنفس کی بیماریوں کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ کوڈئین کی مقدار میں اضافہ ہو رہا ہے۔

بار بے سائنسدان جس نے سب سے پہلے ۱۸۳۴ء میں اپنے خانگی تجربات میں اس حقیقت کو معلوم کر لیا کہ اگر ۶۵ اور ۱۳۰ ملی گرام کے درمیان کوڈئین کی مقدار استعمال کی جائے تو اس سے خواب آور اثرات پیدا ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی کچھ پاگل پن اور جنون کے اثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ بہر حال پہلی خصوصیت کی تصدیق پے در پے تجربات اور بالخصوص جدید تجربات سے ہوگئی ہے حتیٰ کہ اگر ۱۶ ملی گرام کی مقدار میں کوڈئین استعمال کی جائے تو یہی اثرات پیدا ہوتے ہیں جہاں تک دوسری خصوصیت کا تعلق ہے اس بارے میں کئی سال تک متواتر بحث و مباحثہ ہوتا رہا ہے اس کے باوجود دواؤں کی فہرست میں کوڈئین کو غیر نشہ آور دواؤں کے زمرہ میں رکھا گیا ہے مگر بعض سائنسدانوں نے ان کیسوں کا ذکر کیا ہے، جن میں کوڈئین دو گرام یومیہ کے حساب سے استعمال کی گئی تو اس نے نشہ کی ایک ایسی واضح شکل اختیار کی جو اپنے انجام کے لحاظ سے، دیگر منشیات کے خطرات سے کسی صورت بھی کم نہیں تھی۔ پھیپھڑوں کے ورم اور تنفس کی نالیوں کے علاج میں، کوڈئین زیادہ تر پاؤڈر یا سیرپ کھانسی کے شربتوں کی صورت میں، نیز انجکشن کے طور پر استعمال ہوتی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ کوڈئین کا نشہ اپنی مدت اور خطرہ کے لحاظ سے مارفین یا ہیروئن کے نشہ سے کم خطرناک ہے تاہم اس سے اس شدید خطرہ میں کچھ کمی واقع نہیں ہوتی، جس میں نشہ باز مبتلا ہوتے ہیں۔ (منشیات کی تباہ کاریاں)

سکون پیدا کرنے والی دوائیں

ہماری ہیلتھ پالیسی میں کمزوری کے باعث بہت سی ڈاکٹری ادویات کا استعمال عام ہاتھوں میں چلا گیا ہے وہ دوائیں جو ڈاکٹری نسخہ کے بغیر ممنوع ہونا چاہئے تھیں سر عام مل رہی ہیں خصوصاً ٹرانکیولائزر ادویات یعنی سکون پیدا کرنے والی دوائیں یہ ادویات نفسیاتی مسائل سے پیدا ہونے والے ڈیپریشن کو دور کرنے کے لئے تجویز کی جاتی ہیں لیکن ان کا بطور نشہ استعمال زیادہ ہوتا ہے اور یہ لوگ اتنی زیادہ مقدار میں ان کا استعمال کرتے ہیں کہ اپنے لئے ہولناک گڑھا تیار کرتے ہیں۔

ان ادویات کا نشہ کرنے سے سر میں دائمی درد پیدا ہو جاتا ہے اور بھولنے کی بیماری نسیان پیدا ہو جاتی ہے پیشاب میں غیر طبعی اجزاء خارج ہوتے ہیں ہر وقت وحشت طاری رہتی ہے بعض ادویات اتنی زہریلی ہیں جو خون کے خلیات کو تباہ کر دیتی ہیں اور زندگی کے لئے خطرہ بن جاتی ہیں بعض دواؤں کے استعمال سے شدید قبض، پیشاب کی زیادتی سینہ کی جلن اور خفقان قلب کے عارضے لاحق ہوتے ہیں خون کے سفید جرثومے کم ہو جاتے ہیں اور یرقان کا خطرہ رہتا ہے دمہ کے مریضوں کے لئے ان ادویات کا استعمال خطرناک ہے۔

اگر کسی معالج نے اپنی دکان پر اس قسم کا اشتہار لگا رکھا ہو کہ میرے پاس ایسی دوائی ہے جو رعشہ، قبض، جگر کی خرابی، معدہ کی خرابی، پاگل پن، سر درد، سانس کی تنگی۔ وحشت، خون کا خاتمہ اور نظر میں کمزوری پیدا کرتی ہے اور موذی بیماریوں کے جال میں پھنسنے کے لئے میری دوائی خریدیں تو ہر کوئی جوتا اٹھا کر اس کے پیچھے پڑ جائے گا۔ لیکن حیرت ہے نشہ کے عادی افراد یہ کہ جانتے ہوئے بھی ایسی ادویات کا بکثرت استعمال کرتے ہیں اور اپنی صحت جوانی اور دولت کا ستیاناس کرتے ہیں۔

فصل نمبر ۷

افیون

افیون کو خشخاس کے پودے کی ڈوڈیوں سے لیا جاتا ہے پہلے یہ مابین النہرین فارس، مصر اور وسطی اشیاء کے علاقوں میں مصروف تھی بعد میں ہندوستان اور چین میں پھیلی۔ مغرب میں یہ پندرھویں صدی میں متعارف ہوئی اور وہ بھی سب سے پہلے انگلستان میں، کیونکہ ہندوستان کے ساتھ اس کے تعلقات تھے انیسویں صدی کے اوائل میں لندن اور نارفوک کے شہروں میں افیون کے دانے پنساریوں کی دکانوں پر کھلے عام فروخت ہوتے تھے۔ نپولین کی فوج میں شامل ایک کیمسٹ سیفان وہ پہلا شخص ہے جس نے افیون میں مارفین کا پتہ چلایا پھر انیسویں صدی کے وسط میں ووڈ نے اسے جلد میں بطور انجکشن لگایا اور یہیں سے اسے دوائی کے مقصد سے ہٹا کر نشہ آور مرکب میں تبدیل کر۔ ۲ کا دروازہ کھل گیا۔

افیون کی تباہ کاریاں:

افیون کھانے کے عادی لوگوں کے اعصاب ڈھیلے اور کمزور ہو جاتے ہیں، دردسر بے ہوشی کی سی کیفیت پتلیوں کا سکڑنا خراٹے دار سانس آنے لگتا ہے منہ خشک اور قبض شدید ہو جاتا ہے سستی، کاہلی، جلد زرد اور خشک رہتی ہے جسم کمزور اور رعشہ ہو جاتا ہے اگر عضلات تنفس مفلوج ہو جائیں تو موت واقع ہو سکتی ہے تشنج اور فالج تو اکثر ہوا کرتے ہیں افیونی کا بیان قابل اعتماد نہیں ہوتا کیونکہ قوی عقلیہ میں ضعف آ جانے کی وجہ سے اسے نیک و بد کی تمیز نہیں رہتی، بھوک زائل ہو جاتی ہے اور منہ خشک رہتا ہے چنانچہ اس کے استعمال سے آدمی ادیانی خیالات کے سمندر میں غرق ہو جاتا ہے اکثر اپنی دنیا کو بھول کر محض خیالات کی وادیوں میں بھٹکنے لگتا ہے۔

پست ہمتی اخلاقی گراوٹ بے شعوری بڑھتی جاتی ہے حتیٰ کہ اس کا عادی معاشرہ کے

لئے ناسور بن جاتا ہے ان تمام عقل وصحت کی بربادیوں کے علاوہ آخرت بھی سخت خطرے میں پڑ جاتی ہے اس کے علاوہ مالی حالت دن بدن تباہ ہو جاتی ہے نیز اپنی عادت کی تسکین کے لئے بیوی بچوں کے حقوق مارتا ہے مقروض ہو جاتا ہے حتیٰ کہ چوری وڈکیتی اور قتل و غارت گری کا مرتکب بن جاتا ہے اسلام کا یہ اصول کہ اس نے یہ تمام مضرت رساں اور برباد کن اشیاء کو جو نہ صرف صحت کے نقطہ نظر سے بلکہ اور بے شمار اعتبارات مثلاً نفسیاتی، اخلاقی، اجتماعی اور اقتصادی لحاظ سے سخت مضرت رساں ہیں ان کو حرام قرار دیتا ہے۔ اور یہ تمام بنی نوع انسانوں پر احسان عظیم ہے۔

فقہائے کرام فرماتے ہیں جوافیون کا عادی ہوگا مرتے وقت اسے کلمہ نصیب نہ ہوگا۔

(معاذ اللہ)

فصل نمبر ۸

حشیش

قنب ایک پودا ہے جو پہلے وسطی ایشیا میں پیدا ہوا اور بعد میں دیگر ملکوں میں پھیل گیا۔ کچھ ماہرین نباتات اور بالخصوص سائنسدان لوکیہ کی رائے کے مطابق قنب کی صرف ایک ہی قسم ہے البتہ اس پودے کی شکل مختلف ملکوں اور بلندیوں کے لحاظ سے بڑی آسانی اور جلدی سے بدل جاتی ہے۔ اب چونکہ حشیش دنیا کے مختلف علاقوں میں بڑے پیمانہ پر پھیل چکی ہے اس لئے اس کے دنیا میں ۳۵۰ مختلف نام ہیں۔

تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ حشیش دماغ کی جھلی پر اثر انداز ہوتی ہے اس لئے اسے "عقل و ذکا کی زہر" کہا جاتا ہے۔ اگرچہ ابھی تک حشیش کے زہریلے پن کی مقدار کا تعین نہیں کیا جاسکا مگر فرد اور معاشرہ کے لئے اس کے نقصان دہ اثرات سے چشم پوشی نہیں کی جا سکتی ایک مشہور مغربی کہاوت ہے "نشہ آگ کی مانند ہے" تھوڑی مقدار میں ہو تو تپش حاصل ہوتی ہے اور بڑی مقدار میں ہو تو جلا دیتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حشیش کا استعمال بے بسی، مغلوبیت اور نشہ کی کیفیت تک لے جاتا ہے یہ فرد کو سوسائٹی میں رسوا کر دیتا ہے بہت سے محققین کے نزدیک حشیش دیگر منشیات تک پہنچنے کے لئے پہلا قدم ہے نوجوانوں کے بارے میں اعداد و شمار سے معلوم ہوا ہے کہ حشیش کے نشہ کا تجربہ کرنے والوں کی اکثریت ہیروئن تک پہنچ کے رہی۔

اور اگر حشیش بذات خود زہریلی نہ بھی ہو تو پھر یہ ایک معاشرتی تباہ کن زہر ہے جو سماج کو ذلت و رسوائی اور جرم کے گڑھے میں ڈال دیتی ہے یہ معاشرہ کو پیداواری صلاحیت سے عاری کر دیتی ہے انسان معاشرہ میں اپنا کردار ادا کرنے سے قاصر رہتا ہے اور قوم کے لئے مفید رکن نہیں ہوسکتا۔

حشیش کی تباہ کاریاں:

جدید تحقیقات نے واضح کر دیا ہے کہ حشیش کے تمام کیمیاوی مشتقات جو بدن میں صبغیات اور مورثات یعنی ہارموز پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں وہ بدن میں (Amino Acids) اور پروٹین بننے کے عمل کو روک دیتے ہیں اس کے سخت عادی نشہ بازوں پر (Vision Weles) کا حملہ (Attacks) ہوتا ہے جسم میں بیماریوں سے بچنے اور مدافعت کی قوت ختم ہو جاتی ہے اور منی پیدا کرنے والے خلیوں کی قوت کار پر ضرب پڑتی ہے۔

حاملہ جانوروں پر کئے گئے تجربات سے ظاہر ہوا ہے کہ جنین کی شکل بگڑ جاتی ہے اور مسخ ہو جاتی ہے زیادہ تر چونکہ مرد ہی حشیش استعمال کرتے ہیں اس لئے ان کا مادہ منویہ کمزور ہو جاتا ہے۔

بہت سے سائنسدانوں نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ حشیش کی زیادہ مقدار استعمال کرنے سے مریض فریب نظر کا شکار ہو جاتا ہے زیادہ تر نشہ باز، متلی بار بار کی تے، پیچش، رعشہ، کانوں کا بجنا، بے چینی، خوف اور کئی خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔

مشرقی ممالک سے موصول ہونے والی سائنسی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حشیش استعمال کرنے والوں کی صحت بگڑ جاتی ہے اور ان کی بھوک ختم ہو جاتی ہے۔

المختصر یہ کہ اگرچہ حشیش کی سمیت، دوسری منشیات کے مقابلہ میں اس قدر تیز نہیں ہے تاہم اس کے مستقل استعمال سے پیدا ہونے والی مزمن زہر سے بدنی، عقلی اور معاشرتی بربادی ہوتی ہے۔

امریکہ میں ٹریفک کے حادثات کے بارے میں رپورٹ سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے۔ کہ بہت سے خوفناک حادثات کا تعلق حشیش سے ہوتا ہے سب سے بڑھ کر یہ کہ جس ماحول میں حشیش پی جاتی ہے، اس میں دیگر مہلک منشیات کے لئے ماحول سازگار رہتا ہے

کچھ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ ہیروئن استعمال کرنے والوں کی ''تہائی تعداد پہلے حشیش کی عادی تھی۔

حشیش کے استعمال سے خون کی کمی، بے ہمتی اور ذہنی انتشار لاحق ہو جاتے ہیں جو بحیثیت مجموعی صحت پر انتہائی برا اثر ڈالتے ہیں اور انسان کی صحیح سوچ اور فکر جاتی رہتی ہے ایسے لوگ بعض اوقات یاوہ گوئی پر اتر آتے ہیں۔ زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے آدمی بے قابو ہو جاتا ہے آخر میں قوما ہو کر موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔

قہوہ نوشی

قہوہ کا پودا بہت سے ملکوں میں اگتا ہے۔ جیسے جزیرۃ العرب'' حبشہ، سیلون، برازیل اور کئی ایک افریقی ممالک اور اس کا نام عربی قہوہ ہے (Coffee arabiica) ہے سبز قہوہ کے بھگوئے ہوئے اور نہ بھونے ہوئے بیج بے ذائقہ ہوتے ہیں۔ قہوہ کو بھوننے یا سینکنے سے ایسے مخصوص عطری مرکبات پیدا ہوتے ہیں جو کافول (Cafelo) اور کافون (Cafeon) پر مشتمل ہوتے ہیں۔

عرب ممالک میں قہوہ کا استعمال نویں صدی عیسوی سے عام ہوا اور پھر سترھویں صدی میں یورپ کو منتقل ہوا۔ شروع شروع میں اسے مقبولیت حاصل نہ ہوئی بلکہ اسے کئی ادیبوں نے اپنے مضامین میں مذاق کا نشانہ بنایا۔ انیسویں صدی کی ابتداء سے قہوہ کا استعمال ہر جگہ ہونے لگا بلکہ لوگ اس پر بے تحاشا ٹوٹ پڑے اور یہیں سے قہوہ کے نشہ سے کئی تکالیف پہنچنے لگیں۔ کئی طبی رسالوں نے یورپی ممالک اور امریکہ میں نمودار ہونے والی ان تکالیف کا ذکر کیا۔

قہوہ نوشی سے ہونے والی تکالیف

۱۔ قہوہ میں فعال مادہ تو کافین ہی ہے، یہ مرکب کنزانٹین سے مشتق ہے اس کی شرح ۱۴۵۰ اور ۱۴۷۵ کے مابین پہنچتی ہے ایک پیالی میں کافین کی اوسط مقدار ۱۰ سے ۳۰ گرام تک ہوتی ہے۔

کافین کی تھوڑی مقدار کے استعمال سے اعصابی نظام کو چستی ملتی ہے، زیادہ مقدار میں لینے سے پٹھوں کے نظام اور دل کے سکڑنے پر اثر پڑتا ہے اور شریانوں کے توتر میں کمی ہوتی ہے۔

۲۔ زیادہ مقدار میں قہوہ، براہ راست معدہ پر اثر انداز ہوتا ہے اور جوہر ہاضم کی کارکردگی کو گھٹا دیتا ہے قہوہ امعاء یعنی انتڑیوں کو مشتعل کرتا ہے اور رحم کے پٹھوں کو سکیڑتا ہے۔

۳۔ قہوہ زیادہ پینے سے خفقان القلب، رعشہ اور بے خوابی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور شوگر کی تکلیفیں دیکھنے میں آتی ہیں، حقیقت میں زیادہ قہوہ نوشی فریب نظر و خیال اور عام انحطاط کی طرف لے جاتی ہیں۔

ان علامات کی وجہ سے انسان کافی کا عادی ہو جاتا ہے اور زیادہ مقدار میں پینے لگتا ہے یہاں تک کہ اسے اس کے باقاعدہ نشہ کی لت پڑ جاتی ہے اب اسے سرشاری اور کیف حاصل ہونے لگتا ہے۔

عورتیں بہت زیادہ حساس ہو جاتی ہیں خاص طور پر درمیانی عمر کی عورتیں۔ اعصابی بگاڑ پیدا ہونے لگتے ہیں یعنی سر میں درد، پہلوؤں میں درد، Acra کا لرزنا، کانپنا، چکر آنا اس کے ساتھ ہی نفسیاتی بگاڑ جو مزاج اور طبیعت پر اثر انداز ہوتے ہیں اور انسان کو بالآخر ہلوسہ اور انحطاط تک لے جاتے ہیں یہ نفسیاتی علامات نشے کرنے کے کئی ہفتے بعد جا کر دور ہوتی ہیں اور خاص طور پر جب قہوہ مرکبات قطرانیہ سے خالی ہو جن خاندانوں میں بچوں کو کافی پلائی جاتی ہے وہاں رات کے ڈراؤنے خوابوں کے واقعات رونما ہوتے ہیں بچوں کو سینوں سے

گویا چمٹ جاتے ہیں اور جب تک مناسب غذا کا انتظام نہ کیا جائے ، باقی رہتے ہیں۔

جہاں تک ہاضمہ کی خرابیوں کا تعلق ہے تو کثرت قہوہ نوشی سے بھوک ختم ہونے کی علامات نوٹ کی گئی ہیں پیچش اور قبض باری باری ہوتی رہتی ہے خون کی گردش کی نسبت سے خفقان ، شریانی دباؤ میں بے قاعدگی کی علامات نمایاں ہوتی ہیں اور اس کے ساتھ ہی اعصابی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

قہوہ خوشی میں افراط سے کئی آدمیوں کو مردانہ کمزوری اور شدید جسمانی کمزوری لاحق ہوتی ہے قہوہ زیادہ پینے اور الکحل کے مشروبات سے ان دونوں خطرناک مشروبوں کے نقصان پہنچانے کی تاثیر دو آتشہ ہو جاتی ہے۔ (منشیات اور ان کی تباہ کاریاں)

فصل نمبر ۱۰

چائے

چائے ایک چھوٹا سا پودا ہے جو مشرق بعید میں پیدا ہوتا ہے یہ ہندوستان اور چین کی اہم پیداوار ہے۔ چائے کی پتی کی بڑے پیمانہ پر تجارت ہوتی ہے، سب سے زیادہ چائے پینے والے، برطانیہ، ہالینڈ اور امریکہ کے باشندے ہیں۔ چینی چوتھی صدی عیسوی سے چائے کے عادی تھے یہ عادت تبت اور منگولیا کے باشندوں میں بھی پائی جاتی تھی یہاں سے روس کو منتقل ہوئی پتی کو بھگو کر یا ابال کر پینے کی عادت پندرہویں صدی میں شروع ہوئی۔

چائے اپنی بناوٹ میں تھین (Theine) کے مواد پر مشتمل ہوتی ہے، جو اپنی بناوٹ میں کافئین کے مماثل ہے اس کی شرح سبز چائے میں ۵ فیصد اور کالی چائے میں ۴ فیصد ہوتی ہے تھائین اپنے فزیالوجیکل خواص میں کافئین کی طرح، مگر سیاہ پتی (اس طویل مدت پر غور کرتے ہوئے جو اس کے پتوں کو خمیر دیتے ہوئے گزرتا ہے) میں تھائین سے زیادہ نقصان دہ اور زہریلے مواد پیدا ہو جاتے ہیں ہم کہہ سکتے ہیں کہ بدن پر چائے کے وہی اثرات ہیں جو قہوہ کے ہیں۔ (منشیات کی تباہ کاریاں)

چائے کو میں نے نشہ آور چیزوں کے عنوان میں اس لیے لکھا ہے کہ یہ اندر ہی اندر جسم کو کھوکھلا کر دیتی ہے بچوں اور عورتوں کو خصوصیت سے نقصان پہنچاتی ہے یاد رکھیئے چائے کی عادت بھی نشہ آور چیزوں کی طرح کم مضر نہیں لہٰذا بغیر کسی سخت ضرورت کے چائے سے اجتناب کرنا چاہئے، کیونکہ معدہ کی جو بیماریاں آج کثرت سے پیدا ہو رہی ہیں ان میں چائے کا بہت زیادہ ہاتھ ہے خصوصاً معدہ میں تیزابیت، جلن اور بھوک کی کمی اس کے نتائج ہیں۔

عرصہ دراز تک استعمال کرنے سے بینائی کو کمزور کرتی ہے خون کو فاسد اور جگر کو متاثر کرتی ہے محرک ہونے کی وجہ سے مثانے میں گرمی پیدا کرتی ہے اور گردے ضرورت سے زیادہ پانی خارج کرنے لگتے ہیں پسینہ کی کثرت سے نمکیات جلد کے راستے خارج ہوتے

ہیں چائے زیادہ پینے سے خون میں غلیظ مادے جمع ہونے شروع ہو جاتے ہیں بے خوابی اور دائمی قبض لاحق ہو جاتی ہے بلڈ پریشر اور دل کے مریضوں کے لئے چائے نہایت مضر ہے۔
خونی بواسیر کے مریضوں کے لئے از حد نقصان دہ ہے تبخیر معدہ کے مریض کو بھی چائے نہایت مضر ہے جریان، احتلام اور سرعت انزال بھی پیدا کرتی ہے صحت عامہ کے لئے گھن کا اثر رکھتی ہے۔

نوجوانوں کو چائے پلاتے جانا اور پاکبازی کی امید رکھنا ایک احمقانہ سوچ ہے۔
چائے سے دماغ پر اس کا اتنا زیادہ اثر ہوتا ہے کہ ذرا کسی بات پر چائے پینے والا مرنے مارنے پر اتر آتا ہے اور غصہ بڑھ جاتا ہے نیز دل کی دھڑکن تیز ہو کر خفقان پیدا ہو جاتا ہے جسم سے چربی پگھلنے لگتی ہے دبلے پتلے مریض مزید دبلے ہو جاتے ہیں یہ یاد رہے کہ چائے میں غذائیت نام کی نہیں۔ اسے ایک خاص مقدار میں بطور دوا کبھی کبھار استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اسے بطور عادت روزانہ استعمال کرنا نہایت مضر ہے۔ اور چائے پینے والوں کا معدہ اتنا کمزور ہو جاتا ہے کہ انہیں دودھ ہضم نہیں ہوتا لسی موافق نہیں آتی اس کا نشہ کرنا خاموشی اور آہستہ آہستہ اپنا اثر ظاہر کرتا ہے اس کے نقصانات دھیرے دھیرے ظاہر ہوتے ہیں بعض لوگوں کا معمول ہوتا ہے کہ کھانا کھانے کے فوراً بعد چائے پیتے ہیں اس خیال سے کہ کھانا ہضم ہو جائے جبکہ اس کا ہضم کے عمل سے کوئی تعلق نہیں الٹا معدہ میں تیزابیت پیدا کرتی ہے اکثر مریض یہ شکایت کرتے ہیں کہ ہمارے ہاتھ پاؤں جلتے ہیں ایسا چائے کی مہربانی سے ہوتا ہے۔

حیوانات پر سائنسی تجربات سے مندرجہ ذیل نتائج سامنے آئے ہیں۔

۱۔ سیاہ چائے، سبز چائے کے مقابلہ میں زیادہ نقصان دہ ہے۔

۲۔ ابالی ہوئی چائے، بھگوئی ہوئی چائے سے زیادہ نقصان دہ ہے۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس سے گندی رطوبتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ بلغمی مزاج کو مفید

ہے مصنوعی پیاس اگر ختم نہ ہو تو چائے سے بجھ جاتی ہے حالانکہ ان امور سے غفلت نہیں برتنی چاہیئے کہ یہی فوائد صرف خالی گرم پانی پینے سے بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔

اگر چائے پینا آپ کے لئے اشد ضروری ہو تو گورکھ پان بوٹی تازہ حاصل کر کے خشک کر لیں اور اس کو بطور چائے استعمال کریں جو نقصان دوسری چائے پینے سے ہوتا ہے وہ تمام فائدے اس چائے میں موجود ہیں۔ یا درج ذیل چائے کے نسخے کو اپنے گھروں میں رواج دیں۔

چھلکا سنگترہ	۵ گرام	اسطوخودوس	۳ گرام
برگر کے پتے	۵ گرام	تیزپات	۳ گرام
الائچی خورد	۱ گرام	لونگ	۵ گرام
دارچینی	ڈیڑھ گرام	گورکھ پان	۵ گرام
مجیٹھ	ڈھائی گرام	سونف	۶ گرام

تمام ادویات کو کوٹ لیں اور زیادہ باریک نہ کریں تھوڑا دردرا کر لیں اور ڈبوں میں بند کر لیں بوقت ضرورت جتنی مقدار میں چائے کی پتی استعمال کرتے تھے اتنی مقدار میں یہ پانی میں ابال کر بعد میں دودھ ڈال کر چائے بنا لیں اور چھان کر پی لیں۔

اس کے استعمال سے جسم میں چستی آ جاتی ہے گیس اور تبخیر کا خاتمہ ہو جاتا ہے یہ دماغ اور معدہ کو طاقت دیتی ہے اور خون صاف کرتی ہے دماغ سے بلغمی رطوبتوں کو ختم کرتی ہے دوسری چائے کی طرح مضر صحت نہیں بلکہ بہت سی بیماریوں کا ازالہ کرتی ہے اس کا ذائقہ اور خوشبو نہایت مسحور کن ہوتی ہے۔

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب سوئم

فصل نمبر ۱

منشیات کی سمگلنگ

بدقسمتی سے پاکستان میں وسیع پیمانے پر منشیات کی سمگلنگ کی وجہ سے بہت سے لوگ نشے کے عادی بن چکے ہیں منشیات کے سوداگر انہیں اگر موت کے تاجر کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا یہ لوگ اتنے گھناؤنے اور شرمناک طریقوں سے سمگلنگ کرتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے اور ذہن یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ کیا انسان اتنا کچھ کر سکتا ہے جس کا ذکر آگے آنے والا ہے۔

پاکستان نارکوٹکس کنٹرول بورڈ کے مطابق کم از کم تین ملین لوگ ملک کے طول وعرض میں منشیات کے مرض میں مبتلا ہیں سمگلروں نے منشیات کے ذریعے بہت پیسہ کمایا ہے پاکستان میں اس وقت منشیات کا کاروبار عام ہو گیا ہے جس میں بیوروکریسی، پولیس، کمیونٹی اور سیاست دان بھی ملوث ہیں اگر کسی کے پاس منشیات کا پیسہ ہو وہ سب کچھ کروا سکتا ہے منشیات کا کاروبار اگرچہ پوری دنیا میں جاری وساری ہے تاہم پاکستان میں اس بیماری نے تباہی مچا ہی ہوئی ہے اس وقت ہمارے ملک میں کوئی ایسی تنظیم نہیں جو عوام میں منشیات کے خلاف بیداری پیدا کرا سکے۔

منشیات پر کام کرنے والی این جی اوز کو منشیات کے اثرات کے بارے میں یکسر پتہ ہی نہیں ہے بلکہ وہ تو صرف کاغذی کاروائی کر کے مزے لیتے ہیں پاکستان کے کسی بھی ضلع میں منشیات کی خرید وفروخت ہو سکتی ہے اور خرید وفروخت کوئی چوری چھپے نہیں ہے بلکہ

نہایت طاقتور لوگوں کی زیر نگرانی سملگنگ ہو رہی ہے، انتظامیہ اور پولیس کے لوگ ان طاقتور لوگوں کے حصہ دار ہوتے ہیں پولیس جن کمزور سمگلروں سے منشیات برآمد کرتی ہے اسے پولیس اسٹور میں جمع کروانے کی بجائے دوبارہ اپنے تعلق داروں کو فراہم کرتی ہے اور اس میں اپنا حصہ وصول کرتی ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہر ملک میں قانون موجود ہے منشیات کی روک تھام کے لئے سپشیل ادارے موجود ہیں ہر جگہ چیک پوسٹیں موجود ہیں جدید ترین سائنسی آلات نصب کئے گئے ہیں ان تمام انتظامات کے باوجود منشیات کی سمگلنگ کیسے ہوتی ہے۔ میں یہاں بین الاقوامی طور پر ہونے والی منشیات کے طریقے ذرا کم بیان کروں گا زیادہ تر اپنے ملک میں کی جانے والی منشیات کی رسد و حمل پر روشنی ڈالوں گا کچھ طریقے ایسے ہیں جو میں نے واضح بیان نہیں کئے تا کہ غلط ذہن رکھنے والا کوئی شخص ان سے ناجائز فائدہ اٹھانا شروع نہ کردے منشیات جن طریقوں سے سمگل کی جاتی ہے ان میں سے چند ایک کا تذکرہ کر رہا ہوں اب متعلقہ اداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ چوکنے ہو جائیں اور سمگلنگ کے طوفان بدتمیزی کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن جائیں بجائے اس کے کہ وہ سمگلروں کے ساتھ تعاون کریں بلکہ ان کے خلاف جہاد کریں، سمگلروں کے ہاتھوں کھلونا بننے کی بجائے ان کے لئے پھانسی کا پھندا بن جائیں۔

یاد رکھئے زندگی بے حد مختصر ہے اس دنیا میں زیادہ سے زیادہ کتنا جی ڈالیں گے آج کل تو بمشکل 100 سال تک آدمی پہنچتا ہے وگرنہ اکثر 60, 65 برس تک جیتے ہیں جبکہ قیامت کا ایک دن 50 ہزار سال کا ہوگا گویا ہماری تمام زندگی قیامت کے دن کے ایک گھنٹہ سے بھی کم ہوئی اس دنیا کی 60 یا 70 سالہ زندگی کے لئے اپنی عاقبت خراب کرنا کس قدر بدقسمتی کی بات ہے۔

میری نظروں میں منشیات کے تاجروں سے زیادہ وہ لوگ مجرم ہیں جو اختیارات رکھتے ہوئے جان بوجھ کر ان اختیارات کا غلط استعمال کرتے ہیں مجرموں کو پکڑنے کی بجائے

انہیں تحفظ فراہم کرتے ہیں ہماری حکومت کا بھی فرض بنتا ہے کہ اگر کوئی ذمہ دار کسٹم آفیسر یا پولیس کا آدمی کسی سمگلر کو پکڑتا ہے تو اسے انعام ملنا چاہیئے اس نسبت سے انعام دینا چاہیئے جتنی زیادہ مقدار میں وہ منشیات برآمد کرے اس کے علاوہ اسے ترقی اور جان کا تحفظ بھی فراہم کرنا چاہیئے لیکن فی الوقت ہوتا یوں ہے کہ منشیات اور سمگلنگ کے انسداد کے ادارے سو ٹرک منشیات کے گزرنے دیتے ہیں اور ایک ٹرک پکڑ لیتے ہیں محض کاروائی ڈالنے کے لئے کہ ہم اپنا فرض پوری دیانت داری سے انجام دے رہے ہیں اور جو ٹرک یہ پکڑتے ہیں اس کی چوری کی رپورٹ پہلے ہی کسی تھانہ میں لکھی ہوتی ہے ٹرک کا ڈرائیور بھاگ جاتا ہے اخبار میں خبر یوں آتی ہے ایک لاکھ روپے کی ہیروئن پکڑی گئی اور ٹرک ڈرائیور رات کی تاریکی کا فائدہ اٹھا کر بھاگنے میں کامیاب ہو گیا پولیس نے ٹرک اور ہیروئن قبضہ میں لے لی۔ ٹرک پکڑنے والے افراد کو اسناد دی جائیں گی اصل مجرم پکڑا نہیں گیا۔

نشہ آور اشیاء کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کے لئے مندرجہ ذیل طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔

☆ عملہ کی ملی بھگت:

متعلقہ عملہ سے بعض افراد ماہانہ مقرر کر لیتے ہیں یا بوقت ضرورت مالیت کے لحاظ سے رشوت دیتے ہیں اس طرح یہ لوگ بآسانی ایسی چیزیں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر لیتے ہیں۔

☆ خفیہ راستوں سے:

سمگلروں کو ایسے خفیہ راستوں کا علم ہوتا ہے جہاں چیکنگ نہیں کی جاتی ایسے کام وہ اونٹ یا گدھوں کے ذریعے کرتے ہیں۔

☆ وی آئی پی حضرات کے ذریعے:

ملک کی اہم شخصیات کے ساتھ جو عملہ جاتا ہے وہ اس دھندہ میں ملوث ہوتا ہے ان ملازمین کے ذاتی بیگ اور بکسے ہیروئن سے بھرے ہوتے ہیں اور انہیں چیکنگ کا کوئی ڈر

نہیں ہوتا یہ سمگلروں سے ملے ہوتے ہیں اور معقول معاوضہ لے کر انہیں ان کا مال واپس دیتے ہیں ہر شخص یہ کام نہیں کرتا چند کالی بھیڑیں اس میں ملوث ہوتی ہیں۔

☆ اغوا شدہ بچوں کے ذریعے:

چھوٹے بچوں کو اغوا کر کے ان کے پیٹ چاک کرنے کے بعد ان میں منشیات بھر کر سی دیتے ہیں اور اصل مقام پر پہنچ کر نکال لیتے ہیں یہ طریقہ کار بیرون ملک مال پہنچانے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ سرکاری گاڑیوں کے ذریعے:

بعض اہم محکموں کی گاڑیاں جن میں خفیہ طور پر ایسی اشیاء رکھ کر لے جائی جاتی ہیں یہ وہ گاڑیاں ہوتی ہیں جنہیں چیک کرنے کی بجائے ان میں موجود افراد کو سیلوٹ مارا جاتا ہے ایسا کام آفیسران کا ماتحت عملہ کرتا ہے اور آفیسر کو پتہ بھی نہیں ہوتا کہ میری گاڑی میں کس قسم کا زہر جا رہا ہے۔

☆ تہواروں پر:

جب کوئی خاص تقریب ہوتی ہے تو قافلہ کی صورت میں تقریب کی مناسبت سے گاڑی پر بیز اور جھنڈے لگا کر آسانی سے کسٹم کے آفیسروں کی نظروں میں دھول جھونک کر صاف بچ نکلتے ہیں وہ اس خوش فہمی میں رہتے ہیں کہ عقیدت مند برسی منانے جا رہے ہیں۔

☆ ایمبولینس کے ذریعے:

ہسپتال کی گاڑیوں میں فرضی مریض بٹھا لیا جاتا ہے جس کے پاس کثیر تعداد میں منشیات ہوتی ہیں یہ خود ساختہ مریض منشیات لے کر ہسپتال پہنچ کر فرار ہو جاتا ہے کسٹم والے اس چکر میں آ جاتے ہیں کہ ایمرجنسی مریض ہے بعض عورتوں کو حاملہ ظاہر کر کے یہ چیک پوسٹ سے فوراً نکل آتے ہیں اور متعلقہ عملہ انہیں جلد اجازت دے دیتا ہے کہ کہیں ہمارے چیک کرنے کے دوران مریضہ مر نہ جائے اسے جلد ہسپتال پہنچنا ہے۔

☆ گاڑی کے ذریعے:

ویگن یا بس کی سیٹوں دروازوں اور نچلے حصوں یا انجن کے حصوں میں ایک خاص طریقہ سے یہ چیزیں چھپادی جاتی ہیں جہاں چیکنگ کا شبہ تک نہ ہو سکے اس طرح اگر گاڑی کو چیک بھی کرلیا جائے تو پتہ نہیں چلتا پٹرول کی ٹینکی میں بھی بھاری مقدار میں یہ چیزیں چھپادی جاتی ہیں۔ بعض گاڑیوں کے انجن کے ساتھ موٹا سا اضافی پائپ لگا دیا جاتا ہے جس میں ہیروئن بھری ہوتی ہے اس پائپ کا انجن یا گاڑی کے کسی کام سے تعلق نہیں ہوتا کسٹم حکام اسے انجن کا ضروری حصہ سمجھتے ہیں جبکہ اس کا تعلق محض ہیروئن بھرنے سے ہوتا ہے پائپ میں ہیروئن یا اور کسی نشہ آور چیز کی پیکنگ اس طرح کی جاتی ہے کہ انجن کی حرارت کا اس پر کوئی اثر نہ ہو سکے۔

☆ ٹرکوں کے ذریعے:

علاقہ غیر سے جو ٹرک سامان لے کر دیگر علاقوں کی طرف جاتے ہیں انہوں نے دوسری اشیاء کے ساتھ چند پیٹیاں منشیات کی رکھی ہوتی ہیں اگر ایک آدھ پیٹی کھول کر دیکھی جائے تو اس میں دیگر اشیاء ضروری ہوتی ہیں اب عملہ کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ تین چار سو پیٹیاں چیک کریں۔

لکڑ کے شہتیروں میں بھر کر:

دیودار یا اور کسی قسم کی لکڑی کے شہتیروں کو کھوکھلا کر کے ان کے سوراخ کو اس طرح بند کر دیا جاتا ہے کہ وہ کھوکھلے محسوس نہیں ہوتے انہیں دریا میں ڈال دیا جاتا ہے یہ تیرتے ہوئے مطلوبہ مقام پر پہنچ جاتے ہیں تو ان میں سے منشیات نکال لی جاتی ہے شہتیروں پر نمبر لگے ہوتے ہیں اس طرح مطلوبہ نمبر کا شہتیر سمگلر تک پہنچ جاتا ہے کوئی دوسرا آدمی اسے ہاتھ نہیں لگاتا ہر شخص کے شہتیر پر مخصوص نمبر درج ہوتا ہے جس سے وہ پہچان لیتا ہے کہ یہ میرا مال ہے۔

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ انسانی جسم کے ذریعے:

خاص قسم کی تھیلیوں میں ہیروئن بھری جاتی ہے ان کا سائز اتنا ہوتا ہے کہ آسانی سے نکلا جا سکے سمگلر اپنے کارندوں کو یہ کیپسولز نما تھیلیاں دیتے ہیں جنہیں وہ منہ کے ذریعے نگل لیتے ہیں ایک ملک سے دوسرے ملک پہنچ کر یہ کارندے جلاب آور دوائی کھاتے ہیں جس سے یہ کیپسول جوں کے توں پاخانے کے راستے باہر نکل آتے ہیں اگر یہ کیپسول پھٹ جائے تو موت واقع ہو سکتی ہے۔

پاکستان میں ایک ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا جس میں ایک غیر ملکی نے کیپسول نگل لئے تھے اور وہ تھیلی نما کیپسول اس کے اندر پھٹ گیا تھا اس کی حالت غیر ہونے لگی تو اسے ہسپتال لے جایا گیا وہاں ایکسرے اور سکریننگ کرنے سے معلوم ہوا کہ اس کے معدہ میں تھیلی نما کیپسول ہیں۔ آپریشن کے بعد پتہ چلا کہ ان میں ہیروئن بھری ہوئی تھی۔

☆ کھلاڑی گلوکار اور اداکار:

ہمارے ملک کے بعض کھلاڑی اور گلوکار بھی اس دھندے میں ملوث ہیں یہ دو نمبر کے وی آئی پی ہوتے ہیں اس لئے ان کی جامہ تلاشی نہیں ہوتی سرسری سا چیک کیا جاتا ہے انہیں عوام نے جو خاص احترام دیا ہوتا ہے یہ اس کا غلط اور ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں ہر کوئی کھلاڑی یا ایکٹر یہ کام نہیں کرتا لیکن کچھ کالی بھیڑیں اس گھناونے کاروبار میں ملوث ہیں یہ طریقہ بھی بین الاقوامی سمگلنگ کرنے میں برتا جاتا ہے۔

☆ فرنیچر میں چھپا کر:

فرنیچر کی لکڑی میں سوراخ کر کے اس میں اتنی ہیروئن بھرتے ہیں کہ وہ حصہ بھی ٹھوس معلوم ہوتا ہے اس لکڑی کے سوراخ کو اتنی نفاست سے بند کرتے ہیں ہیں کہ باہر سے کھوکھلا محسوس نہیں ہوتا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

☆ بارات کے بہانے:

مصنوعی دولہا کسی گاڑی میں بٹھا کر اس پر پھول وغیرہ لگا کر بہت زیادہ مقدار میں منشی چیزیں اڈے تک پہنچا دی جاتی ہیں۔

☆ عورتوں کے ذریعے:

یہ طریقہ بین الاقوامی سمگلنگ کے لئے استعمال ہوتا ہے عورتوں کے مخصوص حصوں میں ہیروئن رکھ دی جاتی ہے اور خاص مقام پر پہنچ کر نکال لی جاتی ہے اگر ذرا سی غلطی ہو جائے تو اس کے نتائج انتہائی ہولناک نکلتے ہیں اس کام کے لئے بار بار ایک عورت سے مدد نہیں لی جاتی تا کہ شک پیدا نہ ہو۔

☆ مردوں کے ذریعے:

کسی اغوا شدہ شخص کو قتل کر کے اس کے پیٹ میں نشہ کی چیزیں بھر کر ایک ملک سے دوسرے ملک پہنچاتے ہیں۔

☆ طلباء کے ذریعے:

ایسے طالب علم جو ہیروئن کے عادی ہوں سمگلروں کے اشارے پر اپنے ادارے کی طرف سے تفریح کی غرض سے علاقہ غیر جاتے ہیں تعلیمی ادارے کی مخصوص بسیں ہوتی ہیں جن پر ادارے کا نام ہوتا ہے ان بسوں کی چیکنگ نہیں ہوتی کیونکہ طلباء کا پورا قافلہ ہوتا ہے وہ طلباء جو تفریح کی بجائے سمگلنگ کی نیت سے آئے ہوتے ہیں وہ منشیات کی بھاری مقدار اپنے ساتھ لے آتے ہیں۔

☆ کتابوں میں چھپا کر:

ایک عرب ملک میں کوئی پٹھان قرآن پاک لے کر گیا اس نے قرآن پاک کے درمیان میں سے کاغذات اس طرح کاٹے کہ ہاتھ میں پکڑنے پر اس کے صفحات ایسے ہی

معلوم ہوتے تھے جیسے یہ قرآن پاک مکمل ہے درمیان میں اس نے ہیروئن بھری اس ملک کے عملہ کو شک گزرا انہوں نے قرآن پاک کھول کر دیکھا تو چاروں طرف سے ورقے صحیح سلامت تھے لیکن درمیان میں ہیروئن بھری ہوئی تھی اسے گرفتار کرلیا گیا کتنا شرم کا مقام ہے کہ اس نے قرآن پاک کو معاذ اللہ شہید کر کے چند سکے حاصل کرنے کی کوشش کی اس سے بڑا ظلم اور درندگی اور کیا ہوگی۔

پٹرول لے جانے والی گاڑیوں کے ذریعے:

پٹرول کے ٹنکر میں کافی مقدار میں منشیات ڈال دی جاتی ہے منوں کے حساب سے اس طرح حفاظت سے یہ چیزیں دور دراز علاقوں میں پہنچادی جاتی ہیں۔

بحری جہازوں کے ذریعے:

حال ہی ایک بحری جہاز میں سامان تجارت کے ساتھ منشیات کی بڑی مقدار سعودی عرب بھیجنے کی کوشش کی گئی جس میں کسٹم کا عملہ بذات خود ملوث تھا عملہ کے ذمہ دار افراد کی گرفتاری سے یہ راز فاش ہوا۔

سگریٹ کے ذریعے:

سگریٹ میں سے تمباکو نکال کر ان میں ہیروئن بھر کر اوپر تمباکو کو بھر دیتے ہیں اور دوبارہ ڈبوں میں بند کر کے ان کی پیکنگ ہو بہو وہی کرتے ہیں جس کمپنی کا وہ سگریٹ ہوتا ہے۔ ڈبوں کے ڈبے اسی طریقہ کار کی بدولت ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں پہنچاتے ہیں۔

ڈیکوریشن پیس یا مجسموں کے ذریعے:

مجسموں اور ڈیکوریشن کی دوسری اشیاء میں ہیروئن بھر کر لانے کا طریقہ کار بھی مروج ہے لیکن بعض اوقات ایسے لوگ پکڑے جاتے ہیں۔

فصل نمبر۲

منشیات سے نجات

نشہ آور اشیاء کے جو نقصانات اور تباہ کاریاں میں نے گزشتہ صفحات میں تحریر کیے ہیں ان کو بغور پڑھنے کے بعد مجھے امید ہے کہ عادی مریض بھی اس زہریلے ناگ سے چھٹکارا حاصل کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے کیونکہ زندگی اور صحت سے کوئی چیز عزیز نہیں ہوتی اگر انسان صحت مند ہو تو زندگی میں پیش آنے والے حادثات کا حوصلہ مندی سے مقابلہ کر سکتا ہے ہر انسان کی زندگی میں خواہ وہ امیر ہو یا غریب کبھی نہ کبھی پریشانیاں اور مالی بحران آتے رہتے ہی لیکن اگر دماغ صحت مند ہو تو آدمی نشے کے سہارے کے بغیر ہر قسم کی مشکلات سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

پریشانیوں کا تعلق صرف انسانوں سے نہیں بلکہ جانور بھی ان سے متاثر ہوتے ہیں کتوں میں یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جب کتیا بچے دیتی ہے تو اپنے بچوں کے پاس کسی غیر مرد کو نہیں آنے دیتی بعض کتوں کے مالک اگر فوت ہو جائیں تو وہ کئی کئی دن تک کھانا نہیں کھاتے لیکن آہستہ آہستہ ان کی طبیعت ٹھیک ہو جاتی ہے اور وہ غم سے نجات پا لیتے ہیں۔

جانور بے زبان اور بے بس ہوتے ہیں لیکن جب وہ بھی بڑے بڑے غم کا مقابلہ بغیر کسی دوا کے سہارے حل کر لیتے ہیں تو پھر انسان جو اشرف المخلوقات ہے جسے اللہ عزوجل نے بے پناہ صلاحتیں دی ہیں اور اعلیٰ ترین دماغ عطا کیا ہے یہ پریشانیوں کا حل نشہ میں ڈوب کر کیوں تلاش کرتا ہے کیا یہ انسان کی شکست اور رزلیل نہیں کہ معمولی سی پریشانی آئی اور نشہ کے میدان میں کود پڑا۔

مریضوں کے لئے چند اہم ہدایات:

۱۔ صحت قدرت کی طرف سے انمول اور قیمتی تحفہ ہے اس کا تحفظ کرنا چاہیے جتنا نقصان نشہ آور اشیاء صحت کو پہنچاتی ہیں اتنا کوئی چیز بھی ضرر نہیں دیتی نشہ کرنا

زہریلے ناگ کے منہ میں انگلی ڈالنے کے مترادف ہے اس لیے ہر شخص کو اس سے کوسوں دور رہنا چاہیئے۔

۲۔ اگر کوئی شخص نشہ میں مبتلا ہو چکا ہے تو اسے فوراً ترک کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور آئندہ پختہ ارادہ کرے کہ اب میں نشہ نہیں کروں گا بعض نشہ کے عادی مریض اس کے نقصانات کو دیکھتے ہوئے سوچتے ہیں کہ آج نہیں تو کل سے نشہ کرنا چھوڑ دوں گا اور جب کل آتی ہے تو پھر ارادہ کر لیتے ہیں کہ چند دن کے بعد چھوڑ دوں گا اس چکر میں کئی ماہ گزر جاتے ہیں اور نشہ چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔

۳۔ بعض نشہ کے عادی سوچتے ہیں کہ ہمیں اس نے آج تک کوئی نقصان نہیں پہنچایا اس لیے آئندہ بھی اس کا کوئی خطرہ نہیں نشہ کے نقصانات جلدی ظاہر نہیں ہوتے بلکہ کافی دیر بعد ظاہر ہوتے ہیں اس لیے آپ اس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ ہم نشہ بھی کرتے ہیں اور نقصانات سے بھی محفوظ رہیں گے۔

۴۔ اگر آپ کے ذہن میں مثبت سوچ ہے کہ نشہ نقصان دہ ہے اور اسے ترک کر دینا چاہیئے تو اسی وقت اسے چھوڑنے کا سوچیں آج کل کے چکر میں نہ پڑیں۔

۵۔ بعض لوگوں نے تاویلیں گھڑ رکھی ہوتی ہیں کہ نشہ سے مجھے فلاں فلاں فوائد حاصل ہوتے ہیں اس لیے میں نشہ کرتا ہوں اگر نشہ نہ کروں تو مختلف خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں یہ سب بہانے ہیں خود کو اور دوسرے لوگوں کو جھوٹی تسلی دینے کے لئے نشہ کرنے سے کسی قسم کا فائدہ نہیں ہوتا اور چھوڑنے سے کسی خطرے کا کوئی امکان نہیں۔

۵۔ آپ حلفاً اقرار کریں کہ میں آئندہ کے لئے توبہ کرتا ہوں ان دوستوں سے بھی دور رہوں گا جو نشہ کرتے ہیں آپ کا یہ ارادہ چٹان کی طرح سخت ہونا چاہیئے جب تک آپ دل سے پختہ ارادہ نہیں کریں گے آپ اس سے نجات نہیں پا سکتے نیت میں اگر خلوص ہو گا تو آپ نہ صرف نشہ بلکہ برے دوستوں اور ان راستوں کو بھی چھوڑ دیں

گے جہاں سے نشہ مہیا ہوتا ہے۔

۶۔ نشہ ترک کرنے کے بعد آپ معاشرے میں اعلیٰ مقام حاصل کرسکیں گے اچھے شوہر، فرمانبردار بیٹے، شفیق باپ اور پرکشش شخصیت کے مالک بن سکتے ہیں وہی لوگ جو آپ کا مذاق اڑاتے تھے آپ کو احترام دیں گے ماں باپ بہن بھائی اور بچے آپ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے کی بجائے محبت اور پیار دیں گے دماغی مدہوشی ختم ہوکر آپ ایسے منصوبے تیار کرسکیں گے جن سے کاروبار میں بھرپور منافع حاصل ہوگا۔

مریض کے لواحقین کے لئے ہدایات

۱۔ جس مریض کو نشہ آور اشیاء سے نجات دلانی ہو تو پہلے اسے اس حد تک سمجھایا جائے کہ وہ نشہ چھوڑنے پر آمادہ ہو جائے اگر زبردستی نشہ چھوڑانا ہو تو مریض کی کڑی نگرانی کی جائے اسے اس کے دوستوں سے ملنے نہ دیا جائے کیونکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ مریض نشہ کا علاج کرا رہا ہوتا ہے اور اس کے دوست اسے ملنے کے بہانے نشہ آور چیزیں دے جاتے ہیں یہ لوگ خبر لینے کے بہانے آتے ہیں اور منشیات دے کر حق دوستی ادا کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔

۲۔ مریض کا اگر نشہ چھوڑانا مقصود ہے تو مریض کا باپ بھی اگر نشہ کرتا ہے تو دوران علاج اسے اپنے بیٹے سے ملنے نہ دیا جائے بعض نامراد بدقسمت انسان اسی قسم کے دیکھنے میں آتے ہیں جو خود اپنی اولاد کو نشہ فراہم کرتے ہیں ایسے لوگ انسانیت کے کیا حقدار ہیں جو اپنے جگر گوشوں کو موت کی پڑیاں لا کر دیتے ہیں۔

بعض کم ظرف لوگ اپنے نشے کی چیزیں اپنے اولاد کے ذریعے منگواتے ہیں جس سے اولاد بھی اسی راہ پر چل نکلتی ہے اگر آپ کو اولاد کی زندگی صحت اور تندرستی مطلوب ہے تو بچوں سے سگریٹ بھی نہیں منگوانے چاہئیں ورنہ کل کو اگر یہ سگریٹ پیئے گا تو آپ اسے روک نہیں سکیں گے۔ کیونکہ آپ کا کردار اس کے سامنے ہوگا اور وہ آپ کا

گریبان پکڑنے سے بھی گریز نہیں کرے گا کہ جو چیز آپ خود استعمال کرتے ہیں، میرے لیے پابندی کیوں لگاتے ہیں۔

۳۔ نشہ کرنے والا ہمدردی کا مستحق ہوتا ہے اس پر بے جا سختی اور نفرت اسے مزید بگاڑ دیتی ہے جب کوئی نشہ ترک کر دے تو اسے کہیں کہ تمہاری صحت بہت اچھی ہو رہی ہے خوبصورتی میں اضافہ ہو رہا ہے تم میں عقلمندی اور ذمہ داری پیدا ہو رہی ہے تمہارے جسم میں خون بننا شروع ہو گیا ہے تم نے برائی کو چھوڑ کر نیکی کا راستہ اختیار کیا ہے تمہارا حوصلہ بہت بلند ہے تمہارا سوکھا ہوا جسم توانا ہو رہا ہے غرض کہ اس طرح کی خوش کن باتوں سے مریض کے ذہن پر بڑے اچھے اثرات پڑیں گے اور وہ جلد اس عذاب سے چھٹکارا حاصل کر لیں گے۔

فصل نمبر ۳

منشیات کا علاج

نشے کا مریض جسمانی اور نفسیاتی مسائل سے دوچار ہونے کے علاوہ روحانی طور پر بھی بحران کا شکار ہو جاتا ہے نشے کے مرض کی جڑیں بہت گہری ہوتی ہیں صحت یابی کے بعد دوبارہ نشہ کرنے کا خطرہ ہمیشہ سر پر منڈلاتا رہتا ہے اور عام طور پر دوبارہ نشہ شروع کرنے کے انتہائی خوفناک نتائج نکلتے ہیں۔

منشیات کے علاج کے سلسلے میں کوئی ایک دوا ایسی نہیں جو نشہ کی لت کو چھڑا سکے کیونکہ جب کوئی آدمی نشہ آور اشیاء ترک کرتا ہے تو اسے کئی علامات کا سامنا کرنا پڑتا ہے پورے جسم کے نظام کی اصلاح کی ضرورت ہوتی ہے۔ لوگ اشتہارات پڑھ کر ترک منشیات گولیاں کھائیں نشہ سے نجات پائیں۔ ان گولیوں کا سہارا لیتے ہیں کوئی ایک دوا نشہ کے اثرات کو ختم نہیں کر سکتی کیونکہ نشہ ترک کرنے کے بعد ایک نہیں بہت سی علامات ظاہر ہوتی ہیں جب تک ہر علامت کا علاج نہ کیا جائے آدمی نشہ نہیں چھوڑ سکتا اگر ایسا کرے گا تو اسے شدید پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا ہو سکتا ہے کہ اس کی جان ہی چلی جائے نشہ ایک ایسا زہر ہے کہ والدین بھی مجبور ہو جاتے ہیں اور انہیں خدشہ ہوتا ہے کہ اگر نشہ آور اشیاء زبردستی بند کرا دی گئیں تو اس کی جان بھی جا سکتی ہے حتیٰ کہ اگر کسی کا بچہ جیل میں بند ہو تو والدین کوشش کرتے ہیں کہ اسے جیل میں بھی نشہ ملتا رہے ایسا نہ ہو کہ بچے کی جان بھی چلی جائے۔

نشہ ترک کرانا مشکل بھی ہے اور آسان بھی ہے مشکل اس لحاظ سے ہے کہ مناسب علاج معالجہ نہ کرایا جائے اور آسان اس صورت میں کہ ان تمام علامات کو دور کرنے کی کوشش کی جائے جو نشہ چھوڑنے سے پیدا ہوتی ہیں ان علامات کا علاج کیا جائے تو نشہ آسانی سے چھوٹ سکتا ہے لوگ ہزاروں روپے خرچ کر کے منشیات کا علاج کراتے ہیں لیکن وہ نہیں جانتے کہ اکثر منشیات کا علاج کرنے والے اپنی تیار کردہ نشہ آور اشیاء کا

مریض کو عادی بنا دیتے ہیں یہ وہی ہوا کہ آسمان سے گرا اور کھجور میں اٹکا یعنی افیون بند کرا دی اور شراب کا عادی بنا دیا۔

یہاں میں تمام قسم کے منشیات ترک کرنے پر جو علامات رونما ہوتی ہیں تحریر کروں گا اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر مریض میں تمام علامات پائی جائیں اس لیے جس قسم کی علامات جس چیز کے نشہ کے بند کرنے سے ظاہر ہوں ان کا علاج مناسب طریقے سے اور نہایت احتیاط سے کرنا چاہیے۔

نشہ آور اشیاء ترک کرنے پر مندرجہ ذیل علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

از کتاب ''امراض عامہ'' مصنف محمد عباس عامر

اسہال:

کچھ نشئی اشیاء اس قسم کی ہیں کہ اگر وہ یکلخت بند کرا دی جائیں تو مریض کو پیچش کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے اور اسہال شدت سے آتے ہیں۔

بے خوابی:

دوسری علامت جو ان میں ظاہر ہوتی ہے وہ ہے بے خوابی۔ نیند اڑ جاتی ہے اور کئی روز مسلسل نیند نہیں آتی ساری رات مریض چارپائی پر کروٹیں بدلتا رہتا ہے لیکن اسے سونا نصیب نہیں ہوتا متواتر جاگتے رہنے سے آنکھوں کی رنگت بدل جاتی ہے اور پپوٹے سوج جاتے ہیں۔

جسمانی درد:

یکلخت نشہ چھوڑ دینے سے جسم میں ناقابل برداشت درد ہوتا ہے خصوصاً ٹانگیں سر اور کمر میں شدت کا درد اٹھتا ہے مریض درد سے کراہتا ہے اور ٹانگیں دبوانے کی کوشش کرتا ہے سر میں درد کی وجہ سے سر میں گھونسے مارتا ہے بالوں کو پکڑ کر کھینچتا ہے۔ یا ماتھے پر کپڑا باندھ لیتا ہے کمر میں درد کی وجہ سے متواتر ایک حالت میں لیٹنا مشکل ہوتا ہے،

کبھی لیٹ جاتا ہے اور کبھی بیٹھ جاتا ہے ایک ہاتھ سے دوسرے بازو کو دباتا ہے تاکہ درد میں اضافہ نہ ہو۔

ہاتھ پاؤں میں سوئیاں چبھنا:

ہاتھ پاؤں میں سوئیاں چبھتی ہیں اور کبھی بازو یا ٹانگیں سن ہو جاتی ہیں مریض شکایت کرتا ہے میرا فلاں حصہ سو گیا ہے۔

خوف اور ڈر:

عجیب قسم کا خوف پیدا ہو جاتا ہے اور مریض خو کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے اس کے دل مں وہم بیٹھ جاتا ہے کہ کوئی مجھے قتل کر دے گا۔ ایک مریض نے جب نشہ آور اشیاء یکلخت ترک کر دیں تو ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار بھاگ کر جاتا اور کہتا کہ مجھے پولیس پکڑنے آتی ہے فوراً مجھے چھپا لو اسی طرح ایک مریض چارپائی کے نیچے لیٹ گیا اور کہنے لگا کہ باہر ڈاکو آئے ہیں میرا سامان چھین کر مجھے قتل کر دیں گے۔

ایک اور واقعہ میں مریض کا باپ جب بھی اس کے سامنے آتا تو کہتا کہ مجھے قتل مت کرنا میری جان بخش دو خدا کے لئے مجھے چھوڑ دو اور میرے پاس سے چلے جاؤ ایک شخص سخت سردی میں باہر بیٹھ گیا اسے اندر جانے کا کہتے تو چلانے لگتا کہ چھت مجھ پر گر جائے گی مجھے کمرے میں نہ لے جاؤ۔

ذہنی پریشانیاں:

نشہ چھوڑنے والے بہت سے لوگ ذہنی پریشانیوں کا شکار ہو جاتے ہیں سوچوں میں کھوئے رہتے ہیں انہیں خدشہ رہتا ہے کہ موت اب میری طرف آ رہی ہے یا اب میں کھاؤں گا کہاں سے کمائی کیسے کروں گا نہ جانے اب میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے معاشرہ مجھے قبول کرے گا یا نہیں فرضی دشمنوں کے متعلق سوچتا رہتا ہے کہ وہ لوگ مجھے قتل کر دیں گے۔

تھکان:

کیونکہ نشہ نے جسم کے ہر عضو کی کارکردگی کا ستیاناس کیا ہوتا ہے کہ نشے کے سہارے پر عرصہ تک مریض چلتا ہے اس لئے جب وہ اسے ترک کرتا ہے تو اسے جسم تھکا ہوا محسوس ہوتا ہے ذرا سا کام کرنے کی بھی ہمت اور طاقت نہیں رہتی حتیٰ کہ چائے کا کپ بھی انہیں بوجھل محسوس ہوتا ہے۔

جسمانی جھٹکے:

جسم میں جھٹکے محسوس ہوتے ہیں بعض اوقات سر بے اختیار ہلنے لگ جاتا ہے یا دھڑ کا اوپر والا حصہ بے اختیار حرکت کرتا ہے ایسی حالت میں مریض کو ڈرائیونگ یا گھومنے سے منع کر دینا چاہیے۔

پاگل پن:

کچھ دنوں تک مریض الٹی سیدھی باتیں کرتا ہے کسی کو پہچاننے سے انکار کرتا ہے گالیاں نکالتا ہے لڑتا جھگڑتا ہے اور مار پیٹ پر اتر آتا ہے اگر نمازی طبیعت ہو تو بار بار نماز پڑھتا جائے گا سجدہ کرنے لگے تو سجدے پر سجدے کرے گا اگر پڑھا لکھا ہو تو انگلش میں لیکچر دینا شروع کر دے گا اگر نالی میں گندگی نظر آئے تو اسے صاف کر دے گا خود گندہ ہو جائے گا۔

بلغم کا اخراج:

چونکہ نشہ آور چیزیں بلغم کو گاڑھا کر دیتی ہیں اور پھیپھڑوں کی نالیوں کو تنگ کر دیتی ہیں اس لیے جب نشہ ترک کیا جائے تو چند دنوں کے بعد جمی ہوئی بلغم بکثرت خارج ہوتی ہے یہ بلغم ناک کے راستے یا حلق کے راستے خارج ہوتی ہے۔

معدہ میں جلن:

نشہ کرنے والے مریض کے معدہ میں زخم پیدا ہو جاتے ہیں لیکن نشہ کے دوران یہ

https://ataunnabi.blogspot.com/

محسوس نہیں ہوتے جب نشہ کا استعمال ترک کر دیا جائے تو معدہ میں جلن پیدا ہو جاتی ہے پیدا ہونے کا لفظ یہاں مناسب نہیں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ ظاہر ہو جاتی ہے یہ جلن نا قابل برداشت ہوتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کسی نے تیزاب حلق میں انڈیل دیا ہو۔

بھوک کا خاتمہ:

بھوک بالکل نہیں لگتی کھانے سے نفرت ہو جاتی ہے مریض کو ڈر لگتا ہے کہ اگر کچھ غذا کھائی تو اسہال کی شکایت ہو جائے گی اگر تھوڑا بہت کھانا کھا بھی لے تو طبیعت بوجھل ہو جاتی ہے ایسے میں مریض کو نرم غذا دینی چاہئے جو جلد ہضم ہو سکے۔

گیس اور اپھارہ:

پیٹ پھول جاتا ہے ہوا کا اخراج رک جانے کی وجہ سے اپھارہ ہو جاتا ہے بعض مریض کہتے ہیں کہ ناف پڑ گئی ہے یہ ہوا اور انتڑیوں کی خشکی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

متلی اور قے:

معدہ میں کوئی چیز نہیں ٹھہرتی۔ فوراً قے یا پاخانے کے ذریعے خارج ہو جاتی ہے کھٹے ڈکار آتے ہیں قے کا تعلق دماغ سے ہوتا ہے اور سر کا گھومنا بھی اسی وجہ سے۔

پیشاب پر کنٹرول نہ ہونا:

مثانہ کی کمزوری سے پیشاب کے قطرے بے اختیار کھل جاتے ہیں پیشاب کر چکنے کے بعد بھی کچھ قطرے خارج ہوتے ہیں مثانہ کے عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں بعض مریضوں کو بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے لیکن پیشاب کھل کر پوری طرح نہیں آتا۔

سرعت انزال:

قوت جماع کم ہو جاتی ہے اور سرعت انزال کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے مادہ منویہ پانی کی طرح پتلا ہو کر پیشاب کے راستے خارج ہوتا ہے خصوصاً صبح کے وقت پیشاب کے ساتھ قطرے آتے ہیں۔

دل کی گھبراہٹ:

دل گھبراتا ہوا محسوس ہوتا ہے ایسے لگتا ہے جیسے دل ڈوبتا جا رہا ہے نشہ نے دل اتنا کمزور کر دیا ہوتا ہے کہ چھوڑنے پر ذرا سے شور سے دل کی دھڑکن بہت تیز ہو جاتی ہے۔

دبے ہوئے امراض کا ظاہر ہونا:

ایسے امراض جو جسم میں موجود ہوں اور نشہ کی وجہ سے ان کا احساس نہ ہوتا ہو مثلاً معدہ کا درد۔ درد جگر۔ سوزش گردہ دردِ ریح درد چھاتی۔ قوت باہ میں کمی۔ لنگڑی کا درد اور نزلہ زکام وغیرہ یہ وہ امراض ہیں جو نشہ کی وجہ سے محسوس نہیں ہوتے لیکن مریض جب اس عادت بد سے توبہ کرتا ہے تو یہ امراض ظاہر ہوتے ہیں بعض لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ نشہ چھوڑنے کی وجہ سے یہ امراض پیدا ہو گئے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسے امراض جسم میں پہلے موجود ہوتے ہیں لیکن دماغی بے حسی کی وجہ سے محسوس نہیں ہوتے۔ نشہ ترک کرنے پر جب دماغ میں قوت احساس پیدا ہوتی ہے تو پھر معلوم ہوتا ہے کہ فلاں فلاں مرض مریض کے جسم میں موجود تھا۔

موسمی اثرات شدت سے محسوس کرنا:

نشہ کرنے کے دوران مریض کو سردی گرمی کا احساس نہیں ہوتا کیونکہ اس کا جسم بے حس ہو جاتا ہے لیکن جب اسے چھوڑا جائے تو سردیوں میں سخت سردی اور گرمیوں میں سخت گرمی محسوس ہوتی ہے گرمیوں میں پسینے چھوٹ جاتے ہیں اور سردیوں میں کپکپاہٹ طاری ہو جاتی ہے۔

آنکھوں کے آگے دائرے یا شکلیں نظر آنا:

مریض کی آنکھوں کے آگے دائرے یا روشنی کی جھلک نظر آتی ہے بعض کہتے ہیں کہ ہمیں کوئی عورت نظر آتی ہے۔ بہت سی خیالی تصویریں نظر آتی ہیں جو دماغی کمزوری کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

سر چکرانا:

چکر آتے ہیں زمین گھومتی ہوئی محسوس ہوتی ہے چند قدم چلنے پر مریض لڑکھڑا کر گر جاتا ہے چار پائی گھومتی ہوئی محسوس ہوتی ہے دماغ میں ہتھوڑے بجتے ہیں۔

ناطاقتی:

چلنے پھرنے کی ہمت نہیں رہتی مریض چار پائی سے اٹھ کر بغیر سہارے کے چند قدم بھی چل نہیں سکتا اس کی خواہش ہوتی ہے کہ لیٹا رہے یا بیٹھا رہے۔

بولنے میں دقت محسوس ہونا:

مریض زیادہ دیر تک بول نہیں سکتا اگر بولے تو اسے بہت زور لگانا پڑتا ہے اور جلد تھک جاتا ہے آواز غیر فطری سی ہوتی ہے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ مریض منہ کی بجائے معدہ سے بول رہا ہے۔

جلدی امراض:

جسم پر شدید خارش ہوتی ہے پھنسیاں بن جاتی ہیں خصوصاً رانوں اور بازوؤں میں شدت کی خارش ہوتی ہے کھجلانے سے جسم پر سرخ نشان پڑ جاتے ہیں پسینہ کثرت سے آتا ہے جو بدبودار ہوتا ہے آنکھوں سے پانی شدت سے بہتا ہے۔

پٹھوں کا کھچاؤ:

بطور نشہ استعمال کی جانے والی چیزیں بعض اس قسم کی ہیں کہ اگر انہیں ترک کر دیا جائے تو پٹھوں میں کھچاؤ پیدا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ مٹھی پوری طرح بند نہیں ہوتی سیدھے لیٹا نہیں جاتا چلتے ہوئے پورے پاؤں زمین پر رکھنا دشوار ہوتا ہے مریض ایڑیوں کے سہارے چلنے کی کوشش کرتا ہے ہاتھ میں قلم پکڑ کر لکھنا دشوار ہوتا ہے بولتے ہوئے زبان میں کھچاؤ کی وجہ سے بات کرنا دشوار ہوتا ہے مریض تیزی سے بول نہیں سکتا اگر کوئی چیز

پکڑنے کی کوشش کرے تو گرفت مضبوط نہیں ہوتی پاخانہ پیشاب کرتے ہوئے بیٹھنا کسی قدر دشوار ہوتا ہے ٹانگیں مکمل طور پر سیدھی نہیں ہوتیں۔

نشہ کی شدید طلب:

اگر زبردستی کسی کا نشہ ترک کرا دیا جائے تو دھمکیاں دے گا کہ مجھے نشہ فراہم کرو ورنہ میں خودکشی کرلوں گا یا بہانہ تراشے گا کہ میرا دم گھٹ رہا ہے مجھے فوراً نشہ کی چیزیں لا کر دو۔

علاج:

(۱) اجوائن خراسانی ۱۵ گرام، مجیٹھ ۲۵ گرام، تخم جوز ماتل ۱۰ گرام، کچلہ مدبر ۵ گرام

(۲) مرچ سیاہ ۱۵ گرام، اسپند ۲۰ گرام، تخم سویا ۲۵ گرام، اجوائن دیسی ۲۵ گرام، موچرس ۲۵ گرام، عاقر قرحا ۱۵ گرام

بنانے کا طریقہ:

نمبر ا ادویات کو نصف دودھ میں ڈال کر آگ پر پکائیں جب دودھ کا کھویا بن جائے تو ایک چھٹانک گھی اس میں ڈال دیں۔ آگ مدھم رکھیں اب اس میں چینی 250 گرام ملائیں جب چینی حل ہو جائے تو سمجھ لیں کہ نسخہ نمبر ا تیار ہے۔

حصہ نمبر دو کی تمام ادویات کو باریک کر کے نمبر ا میں ملا دیں اور گولیاں فلفل سیاہ کے برابر بنا لیں گولیاں بناتے وقت اگر دوا زیادہ پتلی ہو تو اسے ہلکی آنچ پر مزید پکائیں اور اگر دوا گاڑھی ہو یا خشک ہو جائے تو تھوڑا سا شہد ملا کر گولیاں بنا لیں۔

طریقہ استعمال:

رات کو سوتے وقت ایک گولی ہمراہ دودھ دیں اگر دودھ ہضم نہ ہو تو نیم گرم پانی سے گولی کھلائیں اگر کوئی زیادہ مقدار میں نشہ آور چیزیں استعمال کرتا رہا ہے تو گولیوں کی مقدار زیادہ دینی پڑے گی ایک گولی سے ابتداء کریں اگر ایک سے نیند نہ آئے تو ایک ایک

کر کے گولی دیتے جائیں لیکن ہر خوراک دینے کے بعد نصف گھنٹہ تک انتظار کریں اگر نشہ کی علامات غائب نہ ہوں تو پھر دوسری خوراک دیں۔

شروع میں مرض کو کنٹرول کرنے کے لئے آپ دوا کی جتنی مقدار استعمال کریں بعد میں روزانہ اس میں کمی کرتے جائیں اگر دن کے وقت بھی نشہ چھوڑنے کی علامات ظاہر ہوں تو آپ یہ گولیاں صبح یا دوپہر کو بھی استعمال کرا سکتے ہیں۔ بہتر ہوگا کہ کسی طبیب کے مشورہ سے دوا استعمال کی جائے۔

بعد میں خون پیدا کرنے والی دوائیں استعمال کرائیں مثلاً شربت فولاد اور خمیرہ خشخاس ایک چمچ صبح ایک دوپہر ایک شام۔

باب چہارم

بدنگاہی کا نشہ اور اس کی تباہ کاریاں

سابقہ صفحات میں منشیات پر سیر حاصل بحث کی گئی جس میں شراب، بھنگ افیون، ہیروئن اور ہر وہ چیز جو نشے کی خاطر کھائی یا پی جاتی ہے اس میں تمبا کو نوشی بھی شامل ہے۔

لیکن نشہ اس سے بھی زیادہ وسیع اصطلاح ہے نشہ دولت کا بھی ہوتا ہے اونچے رتبے اور عہدے کا بھی، جاگیرداری کا بھی نشہ ہوتا ہے اور بعض لوگ کسی خوبصورت عورت کے ساتھ ناجائز تعلقات پیدا کر کے اپنے آپ پر اسے طاری کر لیتے ہیں ان میں سے کوئی بھی نشہ ہو جائے وہ عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے۔

اب ذیل میں چند معاشرتی برائیاں جسے ہم نے نشہ کی طرح اپنے آپ کو لگا رکھی ہیں، ان کا ذکر پیش خدمت ہے۔

بدقسمتی سے بدنگاہی کا مرض ہمارے معاشرہ میں بالکل عام ہے اور یہ ایک ایسا نشہ ہے کہ چاہئے ہزاروں خوبصورت لڑکوں اور لڑکیوں کو گھورا جائے اور گھنٹوں گھورا جائے، سیری نہیں ہوتی اور نتیجہ لعن اللہ الناظر والمنظور کا مصداق بن جاتا ہے اور یہ کتنا عظیم نقصان ہے کہ اس گناہ کے ارتکاب کے زمانہ میں آدمی اپنے رب عزوجل کی رحمت سے دور رہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ تاجدار رسالت ﷺ نے بدنظری کرنے والے پر اور جس کی طرف بدنظری کی جائے دونوں پر لعنت برستی ہے۔ (بیہقی)

کیلوں کا عذاب:

''شرح الصدور'' میں بیان کردہ ایک طویل حدیث میں سرکار دو جہاں ﷺ کا فرمان عبرت نشان ہے۔

''پھر میں نے کچھ ایسے لوگ دیکھے جن کی آنکھیں اور کان کیلوں سے ٹھکے ہوئے تھے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو وہ دیکھتے ہیں جو آپ نہیں دیکھتے اور وہ سنتے ہیں جو آپ نہیں سنتے۔

یعنی حرام دیکھنے اور سننے والوں کی آنکھوں اور کانوں میں کیل ٹھونک دیئے گئے۔

''قرۃ العیون'' میں یہ حدیث ہے کہ حرام دیکھنے والوں کی آنکھوں کو آگ سے بھرا جائے گا۔ لہٰذا اے مسلمان بھائیو! ہمیں بدنگاہی کے تمام ہی انواع سے بچنا چاہیے۔ مثلاً ٹی۔ وی، وی، سی، آر پر رقص کرتی عورتوں اور بے ریش خوبصورت لڑکوں کو بنظر شہوت دیکھنا اپنی ران دوسرے کے سامنے ظاہر کرنا یا کسی دوسرے کی ران دیکھنا نیز اپنی شرمگاہ دیکھانا یا دوسروں کی شرمگاہ دیکھنا (جبکہ کوئی شرعی عذر نہ ہو) حرام ہے۔ ناف سے لے کر گھٹنے کے ختم تک کسی بھی مرد کی طرف دیکھنا حلال نہیں ہے۔

آج کل جو کھیل مثلاً فٹ بال، ہاکی، ٹیبل ٹینس اور کبڈی وغیرہ کے میچوں میں اکثر رانیں کھلی رہتی ہیں اور لوگ دیکھتے ہیں بہر حال کسی کے سامنے ستر کھولنا یا کسی دوسرے کا ستر کا کوئی حصہ دیکھنا حرام ہیں۔ عورت دوسری عورت کا ستر بھی بغیر شرعی عذر کے نہیں دیکھ سکتی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اے علی! اپنی ران دوسروں کے سامنے ظاہر نہ کرو اور کسی زندہ یا مردہ کی ران کی طرف نہ دیکھو۔ (مشکوٰۃ ص ۲۹۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ غیر محرم پر ایک بار (غیر ارادی طور پر) نظر پڑنے کے بعد اسے (ارادۃً دوبارہ) نہ دیکھ، کیونکہ یہ زہر آلود تیر ہے جو دل میں شہوت کو بھڑکا دے گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے مومن کا عورت کے محاسن کو دیکھنا ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔

حسن بصری رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے اپنی نظر کو آزاد چھوڑ دیا یعنی حرام

چیزوں کے دیکھنے سے نہ روکا اس کے غم طویل ہو گئے۔

چہرہ سیاہ پڑ گیا:

ابو عمر بن علوان کہتے ہیں کہ

''میں کسی کام سے رحبہ بازار میں گیا تو مجھے ایک جنازہ نظر آیا میں شرکت کی نیت سے اس کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ نماز و دفن کرنے کے بعد میری نگاہ بلا ارادہ ایک حسین عورت کے چہرے پر پڑ گئی میں نے آنکھیں بند کر لیں اور انا للہ و انا الیہ راجعون کہا استغفار پڑھا اور اپنے گھر لوٹ آیا۔ ایک بڑھیا نے مجھ سے کہا کہ اے آقا! مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں آپ کا منہ کالا دیکھ رہی ہوں۔

میں نے آئینہ اٹھا کر دیکھا تو واقعی میرا منہ کالا ہو چکا تھا میں نے غور و فکر شروع کیا کہ یہ کالک مجھے کہاں سے لگی ہے۔ اچانک مجھے اپنی بغیر ارادے کی گئی بد نگاہی یاد آ گئی تو میں نے خلوت میں جا کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اور چالیس دن کی مہلت طلب کی پھر مجھے خیال آیا کہ اپنے شیخ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کی زیارت کروں۔ چنانچہ میں بغداد کو روانہ ہو گیا جب میں نے آپ کے حجرہ مبارکہ کا دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ نے بذریعہ (کشف) فرمایا اے عمر! آ جاؤ تم گناہ تو رحبہ کے بازار میں کرتے اور اپنے پروردگار سے معافی مانگنے کے لئے وسیلہ ڈھونڈنے کے لئے بغداد میں آتے ہو۔ (ذم الھوی)

یاد رکھیے! بلا ارادہ نظر بحکم حدیث اگرچہ گناہ نہیں لیکن بزرگ کا کا اسے غلطی شمار کرنا اور اس پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے فوری سزا کا ملنا، اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ مقربین خوفِ خدا عزوجل کے باعث اپنی معمولی سی غفلت کو بھی قابل گرفت شمار فرماتے تھے نیز اللہ عزوجل اپنے ایسے بندوں کو فوراً تنبیہ فرما کر خطاؤں سے محفوظ و مامون رکھتا ہے۔

میں انگوٹھے کو دیکھتا رہا ہوں:

حضرت حسان طلبی سنان رضی اللہ عنہ ایک روز عید کے دن باہر چلے گئے جب گھر واپس آئے تو ان کی اہلیہ نے پوچھا کہ آج آپ نے کتنی حسین عورتیں دیکھیں؟ آپ خاموش رہے، جب اس نے بار بار یہ سوال پوچھا تو آپ نے فرمایا تو تباہ ہو جائے میں جب سے تیرے پاس گیا ہوں، اپنے انگوٹھے کو ہی دیکھتا رہا ہوں (یعنی نگاہ کی حفاظت کرتا رہا ہوں)

(ذم الھویٰ)

آنکھ باہر نکال دی:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کے لئے بارش کی دعا کرنے کے لئے چلے اللہ تعالیٰ نے آپ کی جانب وحی فرمائی ''آپ کے ساتھ کوئی خطا کار رہا تو بارش نہ برسے گی''، آپ نے لوگوں سے اس بات کا ذکر فرمایا یہ سن کر سب لوگ وہاں سے چلے گئے لیکن ایک شخص نہ گیا اس کی داہنی آنکھ خراب تھی آپ نے اس سے نہ جانے کا سبب دریافت فرمایا اس نے عرض کی اے روح اللہ علیہ السلام! میں نے ایک پلک جھپکنے کے برابر بھی اللہ عزوجل کی نافرمانی نہیں کی، ہاں ایک مرتبہ میری نگاہ غیر ارادی طور پر ایک عورت پر پڑ گئی تھی، تو میں نے اپنی اس آنکھ کو ہی باہر نکال دیا تھا اگر دوسری آنکھ بھی مشغول ہوتی تو اسے بھی نکال دیتا آپ علیہ السلام یہ سن کر رو پڑے حتیٰ کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی پھر عاجزی اختیار کرتے ہوئے فرمایا تم دعا کرو کیونکہ تم مجھ سے زیادہ دعا کرنے کے مستحق ہو کیونکہ میں تو نبی ہونے کی وجہ سے معصوم ہوں اور تم اس کے بغیر ہی گناہ سے محفوظ ہو'' آپ کے ارشاد فرمانے پر وہ آگے بڑھا اور عرض گزار ہوا اے رب کریم! تو نے ہمیں پیدا فرمایا، حالانکہ تو پیدا فرمانے سے پہلے ہی جانتا تھا کہ ہم کیا اعمال کریں گے لیکن پھر بھی ان اعمال نے ہمیں پیدا کرنے سے نہیں روکا تو جس طرح تو نے ہمیں اپنی مرضی سے پیدا فرمایا اور ہماری روزیوں کا کفیل ہوا اسی طرح ہم پر بارش کو بھی

خوب برسا دے۔"

اس شخص کے منہ سے ابھی دعا پورے طور پر نکلی بھی نہ تھی کہ بارش برسنے لگی اور اتنی برسی کہ دیہاتوں اور شہریوں کو سیراب کر دیا۔ (ذم الھوی)

نوٹ: یاد رہے کہ اس شخص کا آنکھ نکال دینا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں جائز تھا لیکن اب شریعت محمدیہ ﷺ میں اس قسم کا فعل اختیار کرنا حرام ہے۔

حضرت غزوان رضی اللہ عنہ کسی جنگ میں شریک تھے کہ ان کے سامنے ایک لڑکی آ گئی اور آپ کی نگاہ اس پر پڑ گئی، نگاہ پڑتے ہی آپ نے اپنی آنکھ پر ایک زوردار چپت لگائی، وہ لڑکی ڈر کر بھاگ گئی، پھر آپ نے اپنی آنکھ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا تو اس چیز کو دیکھتی ہے کہ جو تجھے (دنیا و آخرت) میں مصیبت میں ڈال دے گی۔ (ذم الھوی)

یاد رکھیے! بدنگاہی زنا کی پہلی سیڑھی ہے اس سے بڑے بڑے فواحش کا دروازہ کھلتا ہے شیطان کس طرح انسان کو غیر محسوس طریقے سے گناہوں کی جانب گھسیٹ کر اس کی دنیا و آخرت کو تباہ و برباد کر دیتا ہے اس بارے میں درج ذیل عبرت انگیز واقعہ کو دل کی آنکھوں سے پڑھیئے۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا جو اپنے زمانے کے عابدوں سے زیادہ عبادت گزار تھا اس کے زمانے میں تین بھائی تھے جن کی ایک کنواری بہن بھی تھی ان پر دشمن فوج نے حملہ کر دیا انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ اپنی بہن کو کس کی حفاظت میں چھوڑ کر جہاد کے لئے جائیں؟ کیونکہ ان کو کسی پر بھروسہ نہ تھا ان کی رائے اس پر متفق ہوئی کہ اس کو مذکورہ عابد کے پاس چھوڑے جاتے ہیں چنانچہ یہ اس کے پاس آئے اور اس سے اپنی بہن کو اپنے پاس رکھنے کی درخواست کی۔ عابد نے اس سے انکار کر دیا اور اللہ عزوجل سے اس معاملے سے پناہ طلب کرنے لگا، مگر وہ پھر بھی اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ عابد کو مجبوراً ماننا پڑا اس نے کہا کہ میں اسے اپنے ساتھ تو نہیں

https://ataunnabi.blogspot.com/

رکھ سکتا، ہاں میرے عبادت خانے کے سامنے ایک گھر خالی ہے اس میں ٹھہرادو میں ہر ممکن دیکھ بھال کرتا رہوں گا وہ بھائی لڑکی کو اس گھر میں چھوڑ کر چلے گئے۔

یہ لڑکی ایک عرصہ تک عابد کے پڑوس میں رہی، عابد اپنے عبادت خانے کے دروازے پر کھانا لٹکا کر اتار دیتا، پھر کسی طرح لڑکی کو اطلاع کرتا اور وہ کھانا اٹھا کر لے جاتی کچھ عرصہ کے بعد شیطان نے عابد کے دل میں نرمی کا جذبہ بیدار کیا اور مشورۃً کہا کم از کم دن میں تو تم لڑکی کے دروازے تک کھانا دے آیا کرو کیونکہ ایسا نہ ہو کہ لڑکی کو کھانا لے جاتے دیکھ کر کوئی اس پر عاشق ہو جائے ویسے بھی اس میں زیادہ ثواب ہے۔"

عابد نے اس کا مشورہ قبول کر لیا چنانچہ اب وہ لڑکی کے دروازے تک کھانا پہنچانے لگا لیکن اس سے کسی قسم کی بات نہیں کرتا تھا کچھ عرصہ گزرنے کے بعد شیطان پھر اس کے پاس آیا اور نیکی کی ترغیب دیتے ہوئے کہا کہ اگر تو اس کے گھر اندر جا کر کھانا رکھ آیا کرے تو تیرے لئے اور زیادہ ثواب ہوگا۔

چنانچہ اب وہ گھر کے اندر کھانا رکھنے لگا، پھر کچھ عرصہ بعد شیطان نے اسے کہا تو اس سے کچھ باتیں کرتا تو اس بیچاری کو سکون ملتا اکیلے رہ رہ کر پریشان ہو گئی ہوگی اس مشورے پر عمل پیرا ہوتے ہوئے وہ کچھ عرصہ اس سے باتیں کرتا رہا اور کبھی کبھار عبادت خانے سے اس کی طرف جھانک بھی لیا کرتا اسی طرح شیطان مختلف اوقات میں اس کے پاس آتا رہا اور اسے آہستہ آہستہ آگے بڑھنے کی ترغیب دیتا رہا مثلاً اگر تو اپنے عبادت خانے کے دروازے پر اور وہ اپنے دروازے پر بیٹھ کر باتیں کرتے تو زیادہ شفقت کا سبب ہوتا جب یہ بھی ہو گیا تو کہا، اگر اس کے دروازے کے پاس جا کر باتیں کرے تو بہتر ہے، جب یہ بھی ہو گیا تو کہا اگر تو گھر کے اندر جا کر گفتگو کرے تو اور بھی اچھا ہے تا کہ اسے چہرہ بھی باہر نہ نکالنا پڑے جب عابد نے اس ترغیب کو بھی بآسانی قبول کر لیا تو اب شیطان نے اس پر بڑا وار کیا اور اس کے دل میں لڑکی کے حسن و جمال اور زینت کا بار بار خیال ڈالنے لگا حتی کہ

ایک وقت ایسا بھی آیا کہ وہ اس لڑکی سے گناہ میں مبتلا ہو گیا جس کے باعث وہ حاملہ ہو گئی اور اس نے پھر ایک بچہ جن دیا۔

اب شیطان پھر عابد کے پاس آیا اور اس کے دل میں خوف خدا پیدا کرتے ہوئے بولا تیرا کیا خیال ہے کہ جب اس لڑکی کے بھائی آئیں گے تو کیا تجھے ذلیل و رسوا نہ کریں گے؟ اس سے پہلے کہ وہ تجھے رسوا کریں تو اس بچے کو قتل کر دے اور یقیناً لڑکی خوف و بدنامی کے باعث اپنے بھائیوں کو کچھ نہ بتا سکے گی لہٰذا اسے چھوڑ دے۔" عابد نے اخروی انجام کی پروا کئے بغیر بچے کو قتل کر دیا اب شیطان پھر آ موجود ہوا اور بولا، کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ جو کارنامہ تو نے کیا ہے یہ لڑکی اسے اپنے بھائیوں کو نہ بتائے گی؟ ضرور ضرور بتائے گی۔ لہٰذا اسے بھی جان سے مار دے۔ عابد نے شقاوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے بھی قتل کر دیا اور مقتول بچے کے ہمراہ مکان کے صحن میں دفن کر دیا اور اوپر سے ایک بھاری چٹان رکھ دی اور اپنی خانقاہ میں عبادت میں مصروف ہو گیا۔

تھوڑے عرصے کے بعد لڑکی کے بھائی واپس آئے تو کسی سبب سے لڑکی کے مرنے کا ذکر کیا، ان سے تعزیت کی، دعائیہ جملے کہے اور پھر انہیں لڑکی کی قبر پر لے گیا اس کے بھائیوں نے اس پر یقین کرتے ہوئے سخت افسوس کا اظہار کیا ایک دن اس کی قبر پر رہے اور پھر اپنے گھروں کو واپس لوٹ گئے۔

جب رات تینوں بھائی سوئے تو شیطان ان کے خواب میں آیا اور انہیں بتایا کہ عابد نے تم سے جھوٹ بولا ہے بلکہ اس نے تو تمہاری بہن کے ساتھ حقیقتاً ایسا ایسا کیا ہے اور اسے فلاں فلاں جگہ دفن کیا ہوا ہے جب ان کی آنکھ کھلی اور یہ ایک دوسرے کے سامنے آئے اور اپنا اپنا خواب بیان کیا کہ میں تو ضرور اس مقام پر جاؤں گا اور تحقیق کروں گا چنانچہ وہ تینوں چل پڑے اور جب قبر کھودی تو خواب کو بالکل سچا پایا انہوں نے جا کر عابد پر سختی کی تو اس نے بھی مجبوراً اپنے گناہ کا اعتراف کر لیا۔ مقدمہ بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا

اور عابد کے لئے سزائے موت کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ جب اسے سولی پر چڑھانے کے لئے لے جایا گیا تو اس وقت شیطان پھر آ پہنچا اور عابد سے بولا کہ میں تیرا وہی ساتھی ہوں کہ جس نے تجھے اس تمام فتنے میں مبتلا کروایا آج تو میری بات مان کر "اللہ عزوجل" کا انکار کر دے تو میں تجھے اس مصیبت سے نجات دلوا سکتا ہوں۔"

عابد نے بدبختی پر آخری مہر لگاتے ہوئے صرف دنیاوی عذاب سے نجات کی خاطر اللہ عزوجل کا انکار کر دیا جیسے ہی اس سے یہ کفر سرزد ہوا شیطان اس کے اور اس کے دشمنوں کے درمیان سے فرار ہو گیا اور اس عابد کو حالتِ کفر میں ہی سولی پر چڑھا دیا گیا۔

عشق و محبت کا نشہ اور اس کی تباہ کاریاں

مجازی عشق و محبت نے تقریباً ہر دور میں بے شمار لوگوں کو ہزارہا قسم کے فتنوں میں مبتلا کیا ہے۔ آج ہمارے موجودہ مسلمان معاشرے میں خاص طور پر نوجوان نسل اس فتنے کا بری طرح شکار ہو چکی ہے بلکہ آئے دن یہ نشہ ہمارے معاشرے میں تیزی سے پھیلتا جا رہا ہے گویا یوں محسوس ہوتا ہے کہ ان کی زندگی کا مقصد صرف اور صرف "جنس مخالف" کو کسی نہ کسی طریقے سے اپنی جانب مائل کرنا ہی رہ گیا ہے نفس و شیطان نے ان کی دنیا اور آخرت کو بری طرح داؤ پر لگا دیا ہے۔ مسلمان بھائی اور بہنیں، نفس کی اس خواہش بد کی تکمیل کوشش میں مصروف عمل ہونے کی صورت میں بطور نتیجہ حاصل ہونے والے انجام اور نقصانات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ اس شیطانی نشہ کے بھنور میں چکرانے والے یا والی کون کون سے انعامات حاصل ہوتے ہیں۔

صندوق میں بند کر دیا:

وضاح الیمن اور ام البنین دونوں بچپن میں اکٹھے رہتے تھے دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ جب ام البنین بالغ ہوئی تو اس کو پردہ کرا دیا گیا اس وجہ سے دونوں انتہائی بے چین ہو گئے جب ولید بن عبدالملک نے حج کیا تو اس کو ام البنین کے حسن کی

رعنائیوں کی خبر پہنچی ولید نے اس سے شادی کر لی اور اپنے ساتھ ملک شام لے گیا اور وضاح اس کی محبت کے نشہ میں روز بروز گھلتا رہا جب افسردگی انتہا کو پہنچی تو اس نے ملک شام کا سفر کیا اور ولید کے محل کے اردگرد روزانہ چکر کاٹنے لگا۔ اس کو اندر جانے کا کوئی حیلہ نہ ملتا تھا اس نے پیلے رنگ کی ایک لونڈی کو دیکھا تو اس سے پوچھا تم ام البنین کو جانتی ہو؟ وہ میری چچازاد ہے وہ میرے یہاں پہنچنے پر بہت خوش ہو گی تم اس کو اطلاع کر دو اس لونڈی نے کہا میں اس کو ضرور اطلاع کر دوں گی۔

چنانچہ اس لونڈی نے ام البنین کو اطلاع کر دی اس نے کوئی حیلہ کر کے اس کو اپنے پاس بلوالیا اور صندوق میں بند کر دیا جب خطرہ ٹل گیا تو اس کو نکالا اور اپنے پاس بٹھایا اور جب محافظ کی جاسوسی کا دھڑکا لگا تو پھر اس کو صندوق میں بند کر دیا۔

ایک مرتبہ ولید بادشاہ کو ایک قیمتی تحفہ پیش کیا گیا تو اس نے اپنے نوکر سے کہا کہ یہ تحفہ لے لو اور ام البنین کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو کہ یہ امیر المومنین کو تحفہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ جب وہ اس کو لے کر چلا اور بغیر اجازت داخل ہوا اور وضاح کو ام البنین کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھا تو ایک طرف ہو گیا مگر ام البنین کو معلوم نہ ہو سکا اور وضاح صندوق میں جا کر چھپ گیا اور خادم نے ام البنین کو پیغام پہنچایا اور کہا آپ تحفہ مجھے عطا کر دیں تو ام البنین نے کہا کہ تمہیں کیوں دوں تم اس کا کیا کرو گے؟

تو وہ غلام خادم جب باہر آیا تو ام البنین پر سخت میں تھا غصہ اور ولید کے پاس آ کر سارا واقعہ سنا دیا اور جس صندوق میں وضاح کو چھپا ہوا دیکھا تھا اس کی نشانی بھی بتا دی۔ ولید نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو میں تم پر اعتبار نہیں کرتا، پھر ولید جلدی سے اٹھا اور ام البنین کے پاس جا پہنچا اور کہا کہ ام البنین یہ صندوق مجھے تحفہ میں دے دو تو اس نے کہا اے امیر المومنین یہ بھی اور میں بھی آپ ہی کے ہیں تو ولید نے کہا نہیں بس مجھے تو یہ صندوق چاہئے بادشاہ صندوق کے اوپر بیٹھ گیا اس نے کہا اے امیر المومنین اس میں کچھ عورتوں والی مخصوص

چیزیں ہیں ولید نے کہا مجھے کچھ اور نہیں چاہیے تو ام البنین نے کہا یہ آپ کا ہے۔ تو ولید نے حکم دیا اور اس صندوق کو اٹھایا گیا اور دو غلاموں کو بلوا کر ایک کنواں کھدوایا جب کنواں پانی تک کھودا جا چکا تھا تو اپنا منہ صندوق پر رکھ کر کہا اے صندوق! ہمیں تمہارے متعلق کوئی خبر پہنچی ہے اگر سچ ہے تو ہم تمہاری خبر کو دفن کرتے ہیں اور تیرے بعد کے لوگوں کو سبق سکھاتے ہیں اور اگر خبر جھوٹی ہے تو لکڑی کے کسی صندوق کو دفن کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ پھر اس نے حکم دیا اور اس صندوق کو کنواں میں پھینک دیا گیا اور اس خادم کے بارے میں بھی حکم دیا جس نے وہ بات بتائی تھی اس کو بھی اس کے اوپر پھینک دیا گیا اور پھر ان دونوں کے اوپر مٹی ڈلوادی گئی اور ام البنین اپنے محل میں روتی ہوئی پائی گئی یہاں تک کہ وہ بھی ایک دن منہ کے بل گری اور مر گئی۔

لمحہ فکریہ:

دیکھا آپ نے! اس لڑکی کو غلط عشق نے کیسے ذلیل کیا اور لڑکے کی ذلت کی موت آہ! کس قدر دردناک ہے ایک شریف گھرانے کے لئے یہ واقعہ کتنا عبرت خیز ہے کہ بچپن میں لڑکا لڑکی کیا کچھ نہیں کرتے اگر ان کی آپس میں جڑ جائے تو پھر لڑکی کو شاہی فضا بھی راس نہیں آتی۔

باپ کو قتل کروا دیا:

عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ کہتے ہیں کہ میں نے ''سرالنجم'' میں پڑھا ہے کہ جب اردشیر کی حکومت مضبوط ہوگئی اور چھوٹے چھوٹے بادشاہوں نے اس کے ماتحت رہنے کا اقرار کیا تو اس نے ملک سریانیہ کی محاصرہ کیا، اس ملک سریانیہ میں حضر نامی بادشاہ نے پناہ لے رکھی تھی۔ اردشیر کو باوجود محاصرہ کرنے کے فتح حاصل نہ ہوئی یہاں تک کہ اس بادشاہ کی بیٹی قلعہ کے اوپر چڑھی اور اردشیر کو دیکھ کر اس کے عشق میں مبتلا ہوگئی پھر وہاں سے اتر کر ایک تیر اٹھایا اور اس پر لکھا،

"تم اگر میری یہ شرط تسلیم کرو کہ مجھ سے شادی کرو گے تو میں تمہیں وہ راستہ بتاتی ہوں جس کے ذریعے سے تم شہر کو معمولی حیلہ اور تھوڑی سی محنت میں فتح کر لو گے پھر اس تیر کو اردشیر کی طرف پھینکا جس کو اردشیر نے پڑھا اور ایک تیر اٹھا کر اس پر لکھا "جس کا تم نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے میں اسے پورا کروں گا"

پھر اس کو شہزادی کی طرف پھینکا تو شہزادی نے اردشیر کو وہ خفیہ راستہ بتلا دیا اور اردشیر نے اس شہر کو فتح کر لیا اور اس طرح سے شہر میں داخل ہوا کہ شہر والے بے خبر تھے اس طرح سے اس نے بادشاہ کو قتل کیا اور بہت سے لوگوں کو مار دیا اور شہزادی کے ساتھ شادی رچالی۔

شادی کے بعد وہ ایک رات پلنگ پر سو رہی تھی لیکن اس کو بستر کے آرام دہ نہ ہونے کی وجہ سے نیند نہ آئی اردشیر نے اس سے پوچھا تمہیں کیا ہوا ہے اس نے کہا میرا بستر آرام دہ نہیں ہے تو انہوں نے بستر کے نیچے دیکھا تو درخت مورو کے گچھے کی ایک لٹ نظر آئی جس نے شہزادی کی جلد پر نشان کر دیا تھا بادشاہ کو شہزادی کے جسم کی جلد کی ملائمت سے بڑی حیرت ہوئی اور پوچھا تمہارا باپ تمہیں کیا غذا دیتا تھا؟

کہا کہ اس کے پاس میری اکثر غذا شہد، ہڈیوں کا گودا، مکھن، مغزیات ہوتی تھی تو اردشیر نے اس سے کہا کہ تیرے باپ سے زیادہ تیرے ساتھ کسی نے اتنا حسن سلوک نہیں کیا مگر تو نے اپنی طرف سے اس کے احسان اس کی بیٹی ہونے اور اس کے حق عظیم ہونے کے باوجود اتنا گھناؤنا جرم کیا ہے تو میں ایسی عورت سے اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھ سکتا، پھر اس نے حکم دیا کہ اس کے سر کے بالوں کو تیز رفتار گھوڑے کی دم کے ساتھ باندھ دو پھر گھوڑے کو دوڑاؤ چنانچہ اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا گیا اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گری اور مر گئی۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اس ظالم لڑکی نے عشق اور نفسانی خواہش کے نشہ میں اپنے والد کو بھی دھوکہ دیا پھر آخر میں خود اس کا انجام بھی کیا ہوا۔

اللہ عزوجل ہم سب کو ایسے شیطانی کام سے بچنے کی توفیق و مرحمت فرمائے۔ آمین۔

پیٹ میں تیر گھسا لئے:

ابو مسکین ذکر کرتے ہیں کہ قبیلہ تمیم کے ایک نوجوان کی اونٹنی گم ہوگئی یہ اسے تلاش کرنے کے لئے بنی شیبان کے قبیلے میں گیا ابھی اسے ڈھونڈ ہی رہا تھا کہ اس کی نگاہ ایک حسین وجمیل لڑکی پر پڑی، وہ لڑکی حسن میں سورج کی طرح تھی نوجوان اسی وقت اس کا عاشق ہوگیا چنانچہ جب واپس لوٹا تو اپنی عقل کھو چکا تھا رات ہوئی تو اس نے سوچا کہ شاید میں اس کو ایک نظر دیکھ کر چین حاصل کرسکوں چنانچہ یہ اس لڑکی کے قبیلے میں آیا، دیکھا تو وہ ایک مقام پر بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے بھائی قریب ہی سو رہے تھے اس نے لڑکی سے کہا تیرے عشق نے میری عقل کو برباد کردیا ہے اور میری زندگی تلخ بنادی ہے لڑکی نے کہا تم اس حالت میں واپس لوٹ جاؤ ورنہ میں اپنے بھائیوں کو جگادوں گی اور وہ تجھے قتل کردیں گے لڑکے نے کہا میں جس حالت میں مبتلا ہوں اگر اس میں تیرے بھائی مجھے ماردیں تو یہ میرے لیے زیادہ آسان ہے لڑکی نے کہا کیا قتل سے زیادہ بھی کوئی چیز سخت ہے اس نے کہا ہاں تیری محبت جس میں، میں گرفتار ہوچکا ہوں یہ گفتگو سن کر لڑکی کا دل بھی اس کی طرف مائل ہوگیا اور اس لڑکے کو روزانہ رات میں آنے کا موقع مل گیا۔

جب یہ ملاقاتوں کا سلسلہ دراز ہوا تو آہستہ آہستہ لڑکی کے قبیلے والوں اور بھائیوں کو اس نوجوان کی آمد کی خبر ہوگئی اور ایک رات وہ اسے پکڑنے کے لئے چھپ کر بیٹھ گئے۔ لڑکی کو جب اس صورت حال کے بارے میں معلوم ہوا تو اس نے کسی طرح اس لڑکے کو پیغام روانہ کیا کہ میرے قبیلے والے تجھے قتل کرنا چاہتے ہیں لہٰذا خود کو غفلت سے بچا کر رکھو، پھر اس رات خوب بارش ہوئی جس کے باعث قبیلے والے اس نوجوان کی آمد سے مایوس ہو کر سو گئے جب بادل چھٹ گیا اور چاند ظاہر ہوگیا تو لڑکی نے خوشبو لگائی بال بکھیرے اور ارادہ کیا کہ اسی حال میں اس نوجوان سے ملنے کے لئے جاؤں۔

چنانچہ اس نے اپنی ایک رازدار سہیلی کو ساتھ لیا اور اس نوجوان سے ملاقات کے لئے

ان پہاڑوں کی طرف چل دی کہ جن میں وہ نوجوان لوگوں کے خوف سے چھپا بیٹھا تھا جب یہ دونوں پہاڑوں کے پاس پہنچیں تو اس نوجوان نے انہیں دور سے دیکھ کر گمان کیا کہ یہ دو افراد میرے پکڑنے والوں میں سے ہیں۔

چنانچہ اس نے ایک تیر نکالا اور اتفاقاً اپنی محبوبہ کے ہی دے مارا وہ خون میں لت پت ہو کر زمین پر گر گئی اب جب نوجوان نے قریب آ کر دیکھا تو اسے علم ہوا کہ اس نے تو خود اپنے ہاتھوں اپنی محبوبہ کو جان سے دے مارا ہے اس وقت اس کے دل میں شدید اور نا قابل برداشت رنج وغم پیدا ہوا پھر اس نے اپنے تیر جمع کئے اور انہیں اپنے پیٹ میں گھسا کر خود کو ہلاک کر لیا۔ (ذم الھویٰ)

اب میں آپ کی خدمت میں دور حاضرہ میں ہونے والے اس قسم کے اخباری واقعات پیش کرنے لگا ہوں۔

۱۔ ناجائز تعلقات پر نوجوان کو درخت سے باندھ کر مار ڈالا بتایا گیا ہے کہ نارووال کے گاؤں اولکھ پنڈی میں بائیس سالہ محمد امین کے اپنے کزن محمد انور کی بیٹی (گ) سے ناجائز تعلقات تھے جس کا لڑکی کے گھر والوں کو رنج تھا گزشتہ روز انور نے محمد امین کو گھر سے باہر بلایا اور کہا کہ ہمارے ساتھ چلو ہم اپنی لڑکی کا تمہارے ساتھ نکاح پڑھانے کو تیار ہیں۔ نکاح کا جھانسہ دے کر امین کو دوسرے گاؤں لے گیا جہاں انور نے اپنے رشتے داروں اسلم اشرف، امجد وغیرہ کی مدد سے امین کو درخت سے باندھ دیا اور ڈنڈے مار مار کر ہلاک کر دیا۔

۲۔ راؤ خان والا میں ۱۰ سالہ بھائی نے فائرنگ کر کے ۱۵ سالہ بہن کو موت کے گھاٹ اتار دیا بتایا گیا ہے کہ اس کی بہن کے علاقہ کے کسی نوجوان کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے اور اسی وجہ سے لوگ اسے طعنہ زنی کرتے تھے وقوعہ کے روز بہن بھائی اپنے والد کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ بہن بھائی میں جھگڑا ہو گیا ملزم نے فائرنگ کر کے بہن

کو ہلاک کر دیا۔ یہ تو دو واقعات میں نے تحریر کیے ہیں اس قسم کے بے شمار واقعات آپ نے دیکھے سنے اور پڑھے ہوں گے۔

لمحہ فکریہ:

''عشق مجازی'' کی تباہ کاریوں کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد قوی امید ہے کہ آپ یہ سمجھ گئے ہوں گے کہ اس نشہ میں سوائے دنیا و آخرت کے خسارے کے اور کچھ بھی نہیں اس ''حرام لیکن نفس کے لئے لذت و مزے سے بھرپور کام'' سے اپنے دامن کو بچانا یا محفوظ رکھنا فی زمانہ مشکل ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو بغیر ہماری عملی کوشش کی بھی اس کام سے محفوظ رکھنے پر قادر ہے۔ لیکن اس نے ہر معاملے میں کوشش کا حکم دیا ہے۔

اللہ عزوجل تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو شرم و حیاء نصیب کرے اور اس شیطانی چکر سے بچنے کی ہمت عطا فرمائے۔

کاروکاری کی تباہ کاریاں

کاروکاری کا لغوی معنی ''کالا کالی'' یہ تب بولا جاتا ہے جب کوئی عورت کسی آشنا سے ناجائز تعلقات قائم کرلے جب دونوں رنگے ہاتھ پکڑے جاتے ہیں تو انہیں کاروکاری کہا جاتا ہے کہ دونوں نے کالا منہ کیا۔

۱۔ بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے مومن نہیں رہتا اور نسائی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ جب ان افعال کو کرتا ہے تو اسلام کا پٹا اپنی گردن سے نکال دیتا ہے پھر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتا ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص سے نور ایمان جدا ہو جاتا ہے۔

۲۔ ابوداؤد و ترمذی و بیہقی و حاکم انہیں سے راوی کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

مرد زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل کر سر پر مثل سائبان کے ہو جاتا ہے جب اس فعل سے جدا ہوتا ہے تو اس کی طرف ایمان لوٹ آتا ہے۔

۳۔ صحیح بخاری کی ایک طویل حدیث سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے زمین مقدس کی طرف لے گئے اس حدیث میں چند مشاہدات بیان فرمائے ان میں سے ایک بات یہ بھی ہے، ہم ایک سوراخ کے پاس پہنچے جو تنور کی طرح اوپر تنگ ہے اور نیچے کشادہ اس میں آگ جل رہی ہے اور اس آگ میں کچھ مرد اور عورتیں برہنہ (ننگے) ہیں جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے تو وہ لوگ اوپر آجاتے ہیں اور جب شعلے کم ہو جاتے ہیں تو شعلے کے ساتھ وہ بھی اندر چلے جاتے ہیں یہ کون لوگ ہیں ان کے متعلق بیان فرمایا یہ زانی مرد اور عورتیں ہیں۔

غور فرمایئے زنا کے ارتکاب سے چند لمحے جھوٹی لذت تو حاصل ہوئی لیکن جہنم کا اتنا سخت عذاب محض چند منٹ کی لذت کی خاطر کس قدر خسارے کا سودا ہے۔

۴۔ مسلم ونسائی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تین شخصوں سے نہ کلام فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

بوڑھا زانی۔ جھوٹ بولنے والا بادشاہ، اور متکبر فقیر

انتباہ: بوڑھا زانی ہو یا جوان سزا و عذاب برابر ہے بوڑھے کا نام اس لئے لیا کہ اس نے بلا ضرورت خود کو جہنم میں دھکیلا۔

ایک نوجوان کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت:

امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مسند میں ایک روایت نقل کی ہے جس کے راوی حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ ہیں، ان کا بیان ہے کہ ایک نوجوان بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر

ہوااور اس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مجھے زنا کی اجازت دی جائے۔

یہ سن کر صحابہ کرام علیہم الرضوان طیش میں آ گئے، چنانچہ نبیٔ رحمت ﷺ نے اس نوجوان سے فرمایا ''قریب آ جاؤ'' وہ قریب آ گیا آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گیا اب آپ ﷺ نے اس کو سمجھانے کے لئے سوال و جواب شروع کر دیئے۔

فرمایا کیا تم اس کام کو اپنی ماں کے لئے پسند کرتے ہو؟

اس نے جواب دیا نہیں۔ یارسول اللہ ﷺ"

پھر آپ ﷺ نے اس نوجوان سے فرمایا کہ کیا تم اس زنا کو اپنی لڑکی کے بارے میں اچھا جانتے ہو اس نے جواب دیا نہیں۔

پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کیا اس کام کو تم اپنی بہن کے لئے اچھا جانتے ہو؟

نوجوان نے عرض کیا۔ ہرگز نہیں۔

جب ان باتوں کو آپ ﷺ اس کے ذہن نشین کر چکے تو آپ ﷺ نے اپنا دستِ اقدس اس پر رکھا اور دعا فرمائی۔

اے اللہ عزوجل اس کے گناہ معاف کر دے، اس کا دل پاک کر دے اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما، راوی کا بیان ہے کہ اس تقریر اور دعائے نبوی ﷺ کا یہ اثر ہوا کہ اس شخص کو کبھی بھی اس کے بعد زنا کا خیال نہ گزرا۔

کمرے میں چیخ و پکار کی آوازیں:

روزنامہ پاکستان کے جون ۲۰۰۱ء میں یہ واقعہ شائع ہوا کہ ملکہ ہانس کے گاؤں احمد ملوک میں لیڈی ڈاکٹر اور سرکاری ڈاکٹر رات کے اڑھائی بجے ایک کمرہ میں رنگ رلیاں منانے میں مصروف تھے کہ اچانک وحشیانہ چیخ و پکار کی آوازیں آنے لگیں یہ سن کر چوکیدار اللہ بخش اہل محلّہ سمیت دیوار پھلانگ کر کمرہ میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ لیڈی ڈاکٹر برہنہ حالت میں زمین پر تڑپ رہی ہے (سیاہ ناگ کے ڈسنے کی وجہ سے) جبکہ سرکاری ڈاکٹر

کے گرد سیاہ ناگ لپٹا ہوا تھا۔

دیہاتیوں نے سانپ کو ماردیا مگر لیڈی ڈاکٹر اور ڈاکٹر طبی امداد لینے سے پہلے ہی دم توڑ گئے، بیان کیا جاتا ہے کہ اس لیڈی ڈاکٹر کی شادی دو ماہ قبل ہوچکی تھی نیز دوران غسل لیڈی ڈاکٹر کی نعش پھٹ گئی جسے اہل محلّہ نے فوری طور پر سپرد خاک کردیا۔

(روزنامہ پاکستان ۲۰۰۱ء بحوالہ رضائے مصطفیٰ)

پیارے بھائیو! عبرت بالائے ہے، آج بدقسمتی سے فحاشی اور عریانی عروج پر ہے لیکن جب اللہ عزوجل کی پکڑ ہوتی ہے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچاسکتی یقیناً یہ دنیا کی لذتیں اور عارضی اور فانی ہیں لہٰذا ہمیں خوف خدا سے کانپتے ہوئے برے کاموں سے ابھی اور اسی وقت توبہ کرلینی چاہئے وگرنہ انجام بڑا بھیانک نکلے گا۔

قبر میں تڑپتا لاشہ:

ایک صاحب کا بیان ہے کہ ایک رات میں نے ایک سنسنی خیز خواب دیکھا خواب ہی خواب میں، میں ایک قبر کے اندر داخل ہوا اس میں مجھے تڑپتا لاشہ نظر آیا چیخنے کے انداز میں منہ کھولنے کے باوجود اس کے منہ سے آواز نہیں نکلتی تھی کافی دیر کے بعد وہ ساکن ہوگیا اتنے میں ایک شخص نے چابک نما چمکدار سلاخ اس مردے کے عضوِ تناسل کے سوراخ میں داخل کردی، جس کی اذیت سے وہ لاشہ ایک بار پھر پہلے کی طرح تڑپنے لگا مردے کی اس اذیت ناک حالت پر مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے اس شخص سے پوچھا، اس میت کو یہ دردناک عذاب کیوں دیا جارہا ہے اس نے بتایا یہ مردہ اپنی زندگی میں زنا کارتھا اب جب سے مرا ہے اسے یہی عذاب دیا جارہا ہے مجھے اس مردے کی حالت پر بہت رحم آرہا تھا اتنے میں کسی نے مجھے پکڑ کر زمین پر لٹا دیا اور ویسی ہی سلاخ میری پیشاب گاہ کے سوراخ میں بھی داخل کردی میں شدید تکلیف کی وجہ سے ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگا کافی دیر کے بعد میری آنکھ کھلی تو میں سخت تکلیف میں تھا۔ میرا بستر گیلا تھا مجھے محسوس ہوا کہ میرا

پیشاب نکل گیا ہے مگر دیکھا تو بستر تکیہ تک پانی میں تر بتر تھا۔ میں نے جب اُٹھ کر پیشاب کیا تو خون کی طرح سرخ تھا اور یہ خون والا پیشاب چھ ماہ تک جاری رہا اس دوران میں بہت کمزور ہو گیا ہر قسم کے لیبارٹری ٹیسٹ، گردے مثانے کے x-Ray کروائے گئی ڈاکٹروں سے مشورہ کیا مگر نہ بیماری کی وجہ سامنے آئی نہ ہی مرض میں کمی ہوئی اس دوران میں نے ملازمت سے لمبی چھٹی کر لی جب ہر طرح کی دوا ناکام ہو گئی تو پھر میں نے دعا و استغفار کی طرف رجوع کیا اور اللہ عزوجل نے مجھے اس مصیبت سے نجات بخشی آج بھی جب وہ تڑپتا لاشہ یاد آتا ہے تو خوف کے مارے میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

آگ کی بیڑیاں:

حدیثِ پاک میں ارشاد ہے کہ زانی بروزِ قیامت اس حال میں لائے جائیں گے کہ ان کے چہروں سے آگ بھڑکتی ہوگی اور شرمگاہوں کی بدبو کے سبب لوگوں کے درمیان پہچانیں جائیں گے ان کو منہ کے بل زمین پر گھسیٹا جائے گا پھر جب وہ جہنم میں داخل کئے جائیں گے تو داروغہ جہنم ان کو آگ کی قمیص پہنائے گا اگر زانی کی اس قمیص کو اونچے پہاڑ کی چوٹی پر رکھ دیا جائے (لمحہ بھر کے لئے) تو وہ یقیناً پہاڑ جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جائے اس کے بعد داروغہ جہنم فرشتوں کو حکم دیں گے کہ زانیوں کی آنکھوں کو آگ کی سلائیوں سے داغ دو وہ حرام کی طرف نظریں ڈالتے تھے اور آگ کی بیڑیاں ان کے پاؤں میں پہنا دو کہ یہ حرام کی طرف چلتے تھے چنانچہ فرشتے ان کے ہاتھوں کو آگ کی زنجیروں اور پاؤں کو آگ کی بیڑیوں سے جکڑ دیں گے اور آنکھوں کو آگ کی سلائیوں سے داغ دیں گے وہ تکلیف سے چیخ و پکار کریں گے اے فرشتو ہم پر رحم کرو اور لمحہ بھر کے لئے ہم پر سے عذاب میں کمی کرو فرشتے کہیں گے ہم تم پر کیسے رحم کریں جبکہ رب العالمین جل جلالہ تم پر غضب ناک ہے۔

(قرۃ العیون)

معراج کی رات سرورِ کائنات ﷺ نے کچھ مردوں اور عورتوں کو سانپ اور بچھوؤں

کے ساتھ قید میں دیکھا بچھوانہیں ڈنگ مار رہے تھے اور سانپ انہیں ڈس رہے تھے ان کی شرمگاہ کی جگہ سوراخ بنا ہوا تھا جس میں گھس گھس کر بچھو ڈنک مارتے اور گوشت کاٹتے تھے ان کی شرمگاہوں سے پیپ بہتی تھی جس کی وجہ سے دوزخی چیختے تھے اور ان کی چیخ وپکار سے بے نیاز تھے۔ (قرۃ العیون)

پیارے اسلامی بھائیو! خوفِ خداوندی سے لرز اُٹھیے زنا اور اس کے لوازمات یعنی آنکھوں کا زنا، ہاتھوں کا زنا، دل کا زنا، ذہن کا زنا اور ہر طرح کے زنا سے سچی توبہ کر لیجئے۔

کاروکاری کے طبی نقصانات:

زنا کرنے سے برکت اٹھ جاتی ہے منہ کی رونق جاتی رہتی ہے چہرے پر نحوست چھا جاتی ہے فکر اور پریشانی لاحق ہو کر زانی ذلیل وخوار، بیمار اور نادار ہو کر بے بس ہو جاتا ہے خاندان کی عزت وآبرو کا جنازہ نکل جاتا ہے۔

زنا کاری سے اکثر آتشک اور سوزاک کا مرض پیدا ہو جاتا ہے سوزاک کی وجہ سے فریقین کے تناسلی اعضاء کی اندرونی جھلیوں میں جراثیم کی موجودگی سے ورم، پیپ، جلن اور دیگر تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ٹیکٹیو انٹر سلولر یہ جرثومے عام طور بدکار عورتوں سے زنا کاری کے نتیجہ میں ایک دوسرے سے منتقل ہو جاتے ہیں جب ان جراثیم کا اثر منی بنانے والے اعضاء (خصیتین) میں پہنچ جاتا ہے تو مرد بانجھ ہو جاتا ہے۔

خوردبین میں گول گول جراثیم جن کو (Gono Coap) کہتے ہیں آتشکی جراثیم لانبے اور لہر دار ہوتے ہیں عضو تناسل پر ایک گندہ اور پیپ سے بھرا ہوا پھوڑا ہو جاتا ہے اسے آتشک کہتے ہیں۔ اس میں خارش درد اور جلن بھی ہوتی ہے اور اس کا اثر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے اس کی وجہ سے انسان اندھا اور کوڑھی بھی ہو جاتا ہے گنٹھیا کا شکار بھی ہو جاتا ہے اگر مہینوں علاج کرانے کے بعد کوڑھی بھی ہو جاتا ہے اگر مہینوں علاج کرانے کے بعد آرام بھی ہو جائے تو اس کا اثر آئندہ نسلوں تک رہتا ہے یعنی باپ کا مرض بیٹے اور

https://ataunnabi.blogspot.com/

پوتے میں منتقل ہو جاتا ہے لہٰذا زنا جیسے کبیرہ گناہ جس کا دنیا اور آخرت میں نقصان ہی نقصان ہے بچنا بڑا ضروری ہے۔

زنا سے بچنے کا طریقہ:

☆ فتنہ زنا سے بچنے کے لئے نظروں کو نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

☆ فتنہ زنا سے بچے کے لئے عورتوں کو نرم و لچکدار گفتگو کرنے سے منع کر دیا گیا ہے۔

☆ فتنہ والی آواز، زیوروں کی جھنکار اور گانا بجانا وغیرہ سے روکا گیا ہے۔

☆ فتنہ خوشبو، عورتوں کو تیز خوشبو کی اجازت نہیں دی گئی کیونکہ خوشبو بھی ہیجان پیدا کرتی ہے۔

☆ فتنہ عریانی، اسلام میں لباس و زینت سے زیادہ ستر پوشی کی ہے۔ وہ عورت مرد دونوں کو جسم کے وہ تمام حصے چھپانے کا حکم دیتا ہے جن میں جنسی کشش پائی جاتی ہے عورت کو غیر مردوں سے پورا جسم ڈھانپنے کا حکم ہے۔

☆ عریانی ایک ایسی ناشائستگی ہے جس کو اسلامی حیاء کے کسی حال میں بھی برداشت نہیں کرتی۔

☆ اسلام تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے سامنے برہنہ ہوں۔

عورت کا نشہ اور اس کی تباہ کاریاں

بعض بدنصیب لوگ کسی خوبصورت عورت کے ساتھ ناجائز تعلق پیدا کر کے اپنے آپ پر اسے نشے کی طرح طاری کر لیتے ہیں یاد رکھیئے عورت کا نشہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرواتا ہے حتیٰ کہ دنیوی اور اخروی بدبختی اسے کہیں کا نہیں چھوڑتی۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے ''میرے بعد مردوں کے لئے سب سے زیادہ نقصان وہ فتنہ عورتوں سے زیادہ اور کوئی نہ ہوگا''

بہرحال نامحرم عورتوں کو دیکھنا ان کے ساتھ بیٹھنا بے شمار فتنوں کا سرچشمہ ہے جس سے دنیا اور آخرت برباد ہو سکتی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا درد

دنیا دل پسند سرسبز ہے اللہ عزوجل نے تمہیں اس لئے بھیجا ہے کہ تمہیں دیکھا جائے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، تم دنیا سے بچو اور عورتوں سے بھی، کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں سے اٹھا تھا''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مرد کا عورت کے محاسن کو دیکھنا ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اللہ عزوجل پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہا نہ ہو جس کے ساتھ کوئی محرم نہ ہو، کیونکہ ان '' کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کوئی شخص کسی اجنبی عورت کے ساتھ جس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو، تنہائی اختیار نہ کرے ورنہ یا تو مرد گناہ کا ارادہ کر بیٹھے گا یا عورت۔

عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر چہ وہ دونوں نیک بزرگ بھی ہوں، فرمایا اگر چہ وہ مریم بنت عمران (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ) اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کیوں نہ ہوں۔ (ذم الھویٰ)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت دوسری عورت سے ہم مجلس ہونے کے بعد اپنے شوہر کے سامنے دوسری عورت کا پورا پورا حال ناک نقشہ حسن و جمال اس طرح بیان نہ کرے جیسے وہ اس عورت کو دیکھ رہا ہو۔ (مشکوٰۃ ص ۲۶)

حضرت امیہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند عورتیں بیعت ہونے کے لئے آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا''

حضرت میمون بن مہران رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی اجنبی عورت کے پاس

نہ جاؤ اگر چہ تم کہو کہ میں اس کو قرآن پاک کی تعلیم دوں گا۔

حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی کہ اے بیٹے شیر اور سانپ کے پیچھے چاہے تو چلے جانا، مگر عورتوں کے پیچھے مت جانا۔

خود کو معصوم جاننے والوں کے لئے عبرت:

بہت بڑے بزرگ حضرت ابو القاسم بن نصر آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا گیا کہ بعض لوگ عورتوں سے مجلس کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ان کو دیکھنے سے بچے ہوئے ہیں (کیا یہ درست ہے)

فرمایا جب تک عورت و مرد باقی ہیں، امر و نہی بھی باقی ہے اور حلال و حرام کا حکم بھی ان سے مخاطب ہے۔ شہادت (کے مقامات) پر وہی جرات کرسکتا ہے جو محرمات میں مبتلا ہوتا ہو۔ (ذم الھوی)

موذن عیسائی ہو گیا:

امام ابن الجوزی کہتے ہیں کہ بغداد میں صالح نامی موذن تھا اس نے چالیس سال تک اذان دی تھی اور نیک نامی میں بہت مشہور تھا ایک دن یہ اذان دینے کے لئے منارے پر چڑھا تو مسجد کے ساتھ واقع عیسائیوں کے گھر میں اس کی نگاہ ایک لڑکی پر پڑ گئی اس کے حسن و جمال کے باعث یہ اس کے فتنے میں مبتلا ہو گیا اذان دے کر اس کے دروازے پر پہنچ گیا دروازہ بجایا، لڑکی نے اندر سے پوچھا کون؟ اس نے کہا "صالح موذن"

نام سن کر لڑکی نے دروازہ کھول دیا۔ موذن نے فوراً اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔ لڑکی نے حیرانگی سے پوچھا کہ "تم مسلمان تو بڑے دیانت و امانت دار ہوتے ہو پھر یہ خیانت کیسی؟ اس نے اپنا تمام حال اس کے سامنے بیان کر دیا، لڑکی نے کہا کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، ہاں اگر تم اپنا دین چھوڑ دو تو شاید یہ ممکن ہو جائے۔" موذن بدبختی کا مظاہرہ کرتے ہوئے فوراً بولا (معاذ اللہ) میں اسلام سے بیزار ہوں اور اس سے بھی جو محمد ﷺ لے کر

مبعوث ہوئے۔'' یہ کہہ کر وہ لڑکی کے قریب ہوا لڑکی نے کہا: یہ جو کچھ تم نے کہا صرف اس لیے تھا کہ اپنا مقصد حاصل کر لو ہو سکتا ہے اپنا مطلب پورا کر کے تم دوبارہ اپنے دین کی طرف لوٹ جاؤ، لہٰذا اب میری بھی کچھ شرائط ہیں ان میں سے ایک یہ کہ پہلے تم خنزیر کا گوشت کھاؤ، موذن نے عشق کے ہاتھوں مجبور ہو کر اسے کھا لیا لڑکی نے کہا کہ اب شراب بھی پیؤ اس نے پی لی۔ جب شراب نے اپنا اثر کیا تو آگے بڑھا، لڑکی نے جلدی سے ایک کمرے میں داخل ہو کر اندر سے کنڈی لگا لی، اور اندر ہی سے بولی اب تم ہماری چھت پر چڑھ جاؤ حتیٰ کہ میرا باپ آ جائے اور میرا اور تیرا نکاح کر دے''

حسب ہدایت وہ نشے کی حالت میں چھت پر چڑھ گیا جہاں سے اسکا پاؤں پھسلا اور وہ نیچے گر کر مر گیا لڑکی نے ایک کپڑے میں لپیٹ کر رکھ دیا جب اس کا باپ آیا تو اس نے سارا قصہ اسے سنایا دونوں نے رات کے وقت اسے اٹھا کر ایک گلی میں ڈال دیا، پھر اس کا قصہ مشہور ہو گیا اور لوگوں نے اسے اٹھا کر ایک گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ (ذم الھویٰ)

لمحہ فکر:

دیکھا آپ نے؟ عورت کے نشے نے اس موذن کو خنزیر کھلایا، شراب تک پلا دی اور وہ لڑکی بھی نہ ملی جس کی خاطر اس نے دین اسلام کو چھوڑا بلکہ اپنی زندگی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا اور جہنم میں پہنچ گیا۔

قتل و غارت:

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مدینہ منورہ میں ولیدہ نامی ایک عورت رہتی تھی اس کا ایک عاشق تھا جس سے اس نے کہا میں تم سے اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک تم فلاں شخص کو قتل نہ کر دو، تو اس عاشق نے اس شخص کو قتل کر دیا اور اس عورت نے بھی قتل میں اس کی مدد کی لیکن بعد میں ان دونوں کو پکڑ لیا گیا مرد کو تو اسی وقت قتل کر دیا گیا اور عورت کو تین مہینے کی مہلت دے دی گئی جب معلوم ہو گیا

کہ کو حمل نہیں ہے تو اس کو بھی قتل کر دیا گیا۔

عورت کے نشے میں اکثر اوقات قتل و غارت بھی سبب بن جاتا ہے اس موجودہ معاشرے میں بھی بآسانی و بکثرت ایسا دیکھا جا رہا ہے۔

حکایت نمبر ا:

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک شخص اس کا نام بلعم بن باعور تھا، بہت مستجاب الدعوات تھا اسے اسمِ اعظم یاد تھا جس کے ذریعے اس کی ہر دعا قبول ہوتی تھی۔

چنانچہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام "جباروں" سے لڑنے کے لئے علاقہ شام میں واقع بنی کنعان کے ایک حصہ میں خیمہ زن ہوئے تو بلعم کی قوم کے لوگ بلعم کے پاس آئے اور کہا کہ موسیٰ علیہ السلام اپنے پیروکاروں کا ایک عظیم لشکر لے کر ہمیں قتل کرنے اور اس علاقے سے نکالنے کے لئے آئے ہیں تم ان کے لئے کوئی ایسی بددعا کرو کہ وہ یہاں سے واپس بھاگ جائیں۔

بلعم نے جواب دیا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں تم وہ نہیں جانتے؟ بھلا میں خدا کے پیغمبر اور اس کے ماننے والوں کے حق میں بددعا کیسے کر سکتا ہوں۔ اگر میں ان کے لئے بددعا کرتا ہوں تو میری دنیا و آخرت تباہ ہو جائے گی۔

جب اس قوم کے لوگوں نے بہت منت سماجت کی اور بددعا کرنے پر اصرار کرتے رہے تو بلعم نے کہا کہ اچھا میں استخارہ کروں گا اور دیکھوں گا کہ کیا حکم ہوتا ہے پھر اس کے بعد کوئی فیصلہ کروں گا۔ بلعم کا یہ معمول تھا کہ وہ بغیر استخارہ کے کوئی کام نہیں کرتا تھا۔

چنانچہ اس نے جب استخارہ کیا تو جواب میں اسے ہدایت کی گئی کہ پیغمبر اور مومنوں کے حق میں ہرگز بددعا مت کرنا۔ بلعم نے اس خواب سے اپنی قوم کو مطلع کیا۔ قوم کے لوگوں نے غور و فکر کے بعد ایک طریقہ اختیار کیا اور وہ یہ کہ وہ لوگ اپنے ساتھ بیش قیمت تحفے لے

کر بلعم کے پاس آئے اور پھر اس کے سامنے بہت ہی زیادہ منت سماجت کی، روئے گڑگڑائے اور اسے اتنا مجبور کیا کہ آخر کار وہ ان کے جال میں پھنس ہی گیا اور وہ بددعا کرنے کی غرض سے اپنے گدھے پر سوار ہو کر جستان پہاڑ کی طرف چلا جس کے قریب حضرت موسٰی علیہ السلام کا لشکر مقیم تھا، راستہ میں کئی مرتبہ گدھا گرا جسے وہ مار مار کر اٹھاتا رہا یہاں تک کہ جب یہ سلسلہ دراز ہوا اور بلعم بھی اپنے گدھے کو مار مار کر اٹھاتا ہوا پریشان ہو گیا تو اللہ تعالٰی نے اپنی قدرتِ کاملہ سے گدھے کو قوت گویائی عطا فرمائی۔

چنانچہ گدھا بولا کہ نادان بلعم تجھ پر افسوس ہے کیا تو یہ نہیں دیکھتا کہ تو کہاں جا رہا ہے تو مجھے آگے چلانے کی کوشش کر رہا ہے اور ملائکہ میرے آگے آکر مجھے پیچھے دھکیل رہے ہیں بلعم نے جب چشمِ حیرت سے گدھے کو بولتے دیکھا تو بجائے اس کے کہ اس تنبیہ پر اپنے ارادہ سے باز آجاتا، گدھے کو وہیں چھوڑا اور پاپیادہ پہاڑ پر چڑھ گیا اور وہاں بددعا کرنے لگا مگر یہاں بھی قدرتِ خداوندی نے اپنا کرشمہ دکھایا کہ بلعم جب بھی اپنی دعا میں حضرت موسٰی علیہ السلام اور ان کے لشکر کا نام لینا چاہتا اس کی زبان سے بنی اسرائیل کی بجائے بلعم کی قوم کا نام نکلتا یہ سن کر اس کی قوم کے لوگوں نے کہا کہ بلعم! یہ کیا حرکت ہے؟ بنی اسرائیل کے بجائے ہمارے حق میں بددعا کر رہے ہیں۔''

بلعم نے کہا کہ اب میں کیا کروں یہ حق تعالٰی میرے ارادہ اور قصد کے بغیر میری زبان سے تمہارا نام نکلوا رہا ہے لیکن بلعم پھر بھی اپنی بددعا سے باز نہ آیا اور اپنی کوشش کرتا رہا یہاں تک کہ عذابِ الٰہی کی وجہ سے بلعم کی زبان اس کے منہ سے نکل کر سینے پر آپڑی، پھر تو گویا بلعم کی عقل بالکل ہی ماری گئی اور دیوانہ وار کہنے لگا کہ اب تو میری دنیا اور آخرت دونوں ہی برباد ہوگئیں۔ اس لئے اب ہمیں بنی اسرائیل کی تباہی کے لئے کوئی دوسرا جال تیار کرنا پڑے گا پھر اس نے مشورہ دیا کہ تم لوگ اپنی اپنی عورتوں کو اچھی طرح آراستہ پیراستہ کر کے اور ان کے ہاتھوں میں کچھ چیزیں دے کر ان چیزوں کو بیچنے کے بہانہ سے

عورتوں کو بنی اسرائیل کے لشکر میں بھیج دو اور ان سے کہہ دو کہ اگر بنی اسرائیل میں کوئی شخص تمہیں اپنے پاس بلائے تو انکار نہ کرنا یادرکھو اگر بنی اسرائیل میں سے ایک شخص بھی کسی عورت کے ساتھ حرام کاری میں مبتلا ہو گیا تو تمہاری کوششیں کامیاب ہو جائیں گی۔

چنانچہ بلعم کی قوم نے اس کے اس مشورہ پر عمل کیا اور اپنی عورتوں کو بنا سنوار کر بنی اسرائیل کے لشکر میں بھیج دیا وہ عورتیں جب لشکر میں پہنچیں اور ان میں سے ایک عورت جس کا نام کسی بنت صور تھا، بنی اسرائیل کے ایک سردار زمزم بن شلوم نامی کے سامنے سے گزری تو وہ اس عورت کے حسن و جمال کا اسیر ہو گیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس لے گیا اور آپ سے کہنے لگا کہ کیا آپ اس عورت کو میرے لیے حلال قرار دیتے ہیں؟

کہا کہ میں اس بارہ میں آپ کا حکم قطعاً نہیں مانوں گا، چنانچہ وہ اس عورت کو اپنے خیمہ میں لے گیا اور وہاں اس کے ساتھ کالا منہ کیا، بس پھر کیا تھا کہ اللہ عزوجل کے غضب کو جوش آیا اور اس سردار کے شامت اعمال سے ایک ایسی وباء پورے لشکر پر نازل ہوئی کہ آن کی آن میں ستر ہزار آدمی ہلاک و تباہ ہو گئے۔ ادھر جب مخاص کو جو کہ حضرت ہارون علیہ السلام کا پوتا اور ایک قوی ہیکل آدمی تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نگہبان تھا یہ معلوم ہوا کہ میرے ایک سردار کی شامت عمل نے قہرِ خداوندی کو دعوت دے دی تو فوراً اپنا ہتھیار لئے زمزم کے خیمے میں داخل ہوا اور پلک جھپکتے ہی زمزم اور اس عورت کا کام تمام کر دیا اور پھر بولا کہ اللہ عزوجل نے اسی شخص کی وجہ سے ہم سب کو ہلاک و تباہ کیا ہے چنانچہ ان دونوں کو قتل ہوتے ہی وہ وباء جو عذابِ خداوندی کی صورت میں نازل ہوئی تھی ختم ہو گئی۔

حکایت نمبر۲:

حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے تائب ہونے کا واقعہ عجیب وغریب ہے اور وہ یہ کہ کسی شخص نے آپ کو اطلاع دی کہ فلاں مقام پر ایک عابد نوجوان ہے اور

جب آپ اس سے نیاز حاصل کرنے پہنچے تو وہ ایک درخت پر الٹا لٹکا ہوا اپنے نفس سے یہ مسلسل کہہ رہا ہے کہ جب تک تو عبادتِ الٰہی میں میری ہمنوائی نہیں کرے گا میں تجھے یونہی اذیت دیتا رہوں گا حتیٰ کہ تیری موت واقع ہو جائے یہ واقعہ دیکھ کر آپ کو اس پر ایسا ترس آیا کہ رونے لگے اور جب نوجوان عابد نے پوچھا کہ یہ کون ہے جو ایک بے حیاء معصیت کار پر ترس کھا رہا ہے اور رو رہا ہے۔ یہ سن کر آپ نے اس کے سامنے جا کر سلام کیا اور مزاج پرسی کی، اس نے بتایا کہ چونکہ یہ بدن عبادتِ الٰہی پر آمادہ نہیں ہے اس لیے یہ سزا دے رہا ہوں آپ نے کہا کہ مجھے تو یہ گمان ہوا کہ شاید تم نے کسی کو قتل کر دیا ہے یا کوئی گناہِ عظیم سرزد ہو گیا ہے اس نے جواب دیا کہ تمام گناہ مخلوق سے اختلاط کی وجہ سے جنم لیتے ہیں اس لیے میں مخلوق سے راہ و رسم کو بہت بڑا گناہ تصور کرتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ تم تو واقعی بہت بڑے زاہد ہو، اس نے جواب دیا کہ اگر تم کسی بڑے زاہد کو دیکھنا چاہتے ہو تو سامنے کے پہاڑ پر جا کر دیکھو۔

چنانچہ جب آپ وہاں پہنچے تو ایک نوجوان کو دیکھا جس کا پاؤں کٹا ہوا باہر پڑا تھا اور اس کا جسم کیڑوں کی خوراک بنا ہوا تھا اور جب آپ نے یہ صورتِ حال معلوم کی تو اس نے بتایا کہ ایک دن میں اسی جگہ مصروفِ عبادت تھا کہ ایک خوبصورت عورت سامنے سے گزری جس کو دیکھ کر میں فریبِ شیطانی میں مبتلا ہوا اور اس کے نزدیک پہنچ گیا اس وقت ندا آئی کہ اے بے غیرت! کہ تیس سال اللہ عزوجل کی اطاعت و عبادت میں گزار کر آج شیطان کی عبادت کرنے چلا ہے لہٰذا میں نے اسی وقت اپنا ایک پاؤں قطع کر دیا کہ گناہ کے لئے پہلا قدم اسی پاؤں سے بڑھایا تھا، پھر بتائیے کہ آپ مجھ گناہگار کے پاس کیوں آئے ہیں اور اگر واقعی! آپ کو کسی بڑے زاہد کی جستجو ہے تو اس پہاڑ کی چوٹی پر چلے جائیے لیکن جب بلندی کی وجہ سے آپ کا پہنچنا ناممکن ہو گیا تو اس نوجوان نے خود ہی ان بزرگ کا قصہ شروع کر دیا اس نے بتایا کہ پہاڑ کی چوٹی پر جو

بزرگ ہیں ان سے ایک دن کسی نے یہ کہہ دیا کہ روزی محنت سے حاصل ہوتی ہے بس اسی دن سے انہوں نے عہد کرلیا کہ جس روزی میں مخلوق کا ہاتھ ہوگا وہ میں استعمال نہیں کروں گا اور جب بغیر کچھ کھائے کچھ دن گزر گئے تو اللہ عزوجل نے شہد کی مکھیوں کو حکم دے دیا کہ ان کے گرد جمع رہ کر انہیں شہد مہیا کرتی رہیں۔

چنانچہ وہ ہمیشہ شہد ہی استعمال کرتے ہیں، یہ سن کر حضرت ذوالنون مصری نے درسِ عبرت حاصل کیا اور اسی وقت سے عبادت و ریاضت کی طرف متوجہ ہوگئے۔

(خزینۃ الاصفیاء جلد ۵، ص ۴۸)

حکایت نمبر ۳:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے ابتدائی حالات یعنی توبہ کا سبب یہ کہ آپ ایک عورت پر اس قدر شیفتہ و فریفتہ ہوگئے کہ کسی پہلو بھی چین نہیں آتا تھا، سردی کا موسم تھا ایک رات آپ اس عورت کے مکان کی دیوار کے ساتھ لگے کھڑے رہے، حتیٰ کہ اذان فجر ہوگئی تو آپ نے خیال کیا کہ شاید عشاء کی اذان ہوئی ہے لیکن فوراً ہی آدمیوں کی آمد و رفت اور روشنی نمودار ہونے پر معلوم ہوا کہ میں ساری رات ایک عورت کی خاطر دیوار سے لگا کھڑا رہا ہوں اور مفت میں ایک مخلوق کا اس قدر انتظار کرتا رہا۔

پھر اپنے آپ سے کہنے لگے اے مبارک کے بیٹے! شرم کر تو نے صرف اپنے نفس کی خاطر ساری رات گزار دی اگر تو ساری رات کاش عبادت میں گزارتا تو کتنا اچھا ہوتا اور اللہ عزوجل کے ہاں کوئی مقام مرتبہ ضرور حاصل ہو جاتا۔

فوراً آپ نے توبہ کی اور عبادت الٰہی عزوجل میں مشغول ہوگئے اور یہاں تک مقام حاصل کرلیا کہ ایک روز آپ کی والدہ نے دیکھا کہ آپ ایک درخت کے نیچے سو رہے ہیں اور ایک سانپ نرگس کی شاخ منہ میں لئے آپ کو پنکھا کر رہا ہے۔ (کشف المحجوب)

فاحشہ کی توبہ:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک فاحشہ عورت تھی، دنیا کا تہائی حسن اس کے پاس تھا وہ گناہ کا بدلہ سو دینار لیتی تھی اس کو ایک عابد نے دیکھا تو حیران رہ گیا اور اپنے ہاتھ سے محنت کر کے سو دینار جمع کئے اور اس فاحشہ عورت کے پاس آ کر کہا تمہارے حسن نے مجھے دیوانہ کر دیا ہے میں نے اپنے ہاتھ سے محنت کی ہے اور سو دینار جمع کئے ہیں فاحشہ نے کہا یہ میرے وکیل کو دے دے تاکہ وہ ان کو پرکھ لے اور ان کا وزن کر لے۔

چنانچہ عابد نے وہ دینار اس کے وکیل کو دے دیئے، پھر فاحشہ عورت نے اپنے وکیل سے پوچھا کیا تم نے اس کے دینار اچھی طرح دیکھ بھال کے وصول کر لئے ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں، تو فاحشہ نے عابد کو کہا اندر آ جاؤ اس عورت کا حسن و جمال بہت ہی زیادہ تھا اس فاحشہ کا گھر بڑا دلکش تھا اور اس کا پلنگ سونے کا بنا ہوا تھا جب فاحشہ نے قریب بلایا اور وہ خیانت کی جگہ پر بیٹھا تو اللہ عزوجل کے سامنے پیشی کا خوف آ گیا اور اس سے کانپ گیا اس کی شہوت مردہ پڑ گئی اور کہا مجھے چھوڑ دے، میں واپس جاؤں گا یہ دینار بھی تیرے (میں واپس نہیں لوں گا) اس رنڈی نے کہا؟ تمہیں کیا ہوا؟ تو نے مجھے دیکھا میں تجھے اچھی لگی پھر تو نے بڑی محنت سے سو دینار جمع کئے، پھر جب قادر ہوا تو یہ کیا کیا؟

اس عابد نے کہا میں اللہ عزوجل کے سامنے پیش ہونے سے ڈر گیا ہوں اس لئے میرا عیش کڑوا ہو گیا ہے تو اس فاحشہ نے کہا اگر تو اس بات میں سچا ہے تو میرا خاوند تیرے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

عابد نے کہا مجھے چھوڑ دے میں جانا چاہتا ہوں عورت نے کہا میں آپ کو نہیں جانے دوں گی مگر اس شرط پر کہ آپ میری ساتھ شادی کر لیں عابد نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا، جب تک کہ میں یہاں سے نکل نہ جاؤں۔ عورت نے کہا کہ تو پھر آپ کے ذمہ رہا کہ اگر میں آپ کے پاس آؤں تو آپ میرے ساتھ شادی کر لیں گے عابد نے کہا ٹھیک ہے۔

پھر اس عابد نے منہ چھپایا اور اپنے شہر کو نکل کھڑا ہوا اور وہ فاحشہ بھی دنیا کی بدکاریوں پر شرمندہ ہو کر اس کے پیچھے پیچھے نکل کھڑی ہوئی حتیٰ کہ وہ اس عابد کے شہر میں جا پہنچی اور عابد کو اس عورت کے بارے میں بتلایا گیا کہ شہزادی آئی ہے اور آپ کا پوچھتی ہے تو عابد نے اس کو دیکھا تو ایک چیخ ماری اور مر گیا۔

تو اس عورت نے کہا کہ یہ تو ہاتھوں سے گیا کوئی اس کا قریبی رشتے دار ہے؟ تو اس کو بتایا گیا کہ اس کا بھائی ہے جو فقیر آدمی ہے تو عورت نے اس سے کہا کہ میں تم سے شادی کروں گی تمہارے بھائی سے محبت ہونے کی وجہ سے۔ چنانچہ اس نے اس سے شادی کر لی اور اس سے سات بیٹے پیدا ہوئے اور سب کے سب نیک صالح تھے۔ (ذم الھویٰ)

دولت کا نشہ اور اس کی تباہ کاری

اپنے اور اپنے بال بچوں اور جو اپنی کفالت میں ہیں ان کے گزارہ کے لئے بقدر ضرورت رزق حلال کمانا فرض ہے صرف دولت جمع کرنے کے لئے دن رات محنت کرتے رہنے کی کوئی فضیلت نہیں، بلکہ بکثرت مال جمع کرنے کے لئے دوسروں پر فخر اور بڑائی کرنے والا قیامت کے روز اللہ عزوجل سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔

آج ہر ایک اسی فکر میں ہے کہ جتنی بن پڑے اتنی دولت اکٹھی کر لی جائے گویا دولت کے نشے میں بدمست ہو کر ہم نے اللہ کی یاد، نماز، روزہ، قبر و آخرت کو بالکل بھلا دیا ہوا ہے۔

آہ! عنقریب ہماری سانس کی مالا ٹوٹ جائے گی اور ہمارے ناز اٹھانے والے ہمیں اپنے کاندھوں پر لاد کر ویران قبرستان کی طرف چل پڑیں گے۔ آہ! ہماری ساری آرزوئیں خاک میں مل جائیں گی ہمارے خون پسینے کی کمائی ہمارے ساتھ جائے گی نہ ہمیں کام دے گی۔

''ترمذی شریف'' کی حدیث ہے ''دو بھوکے بھیڑیئے جو بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں وہ اس قدر فساد برپا نہیں کرتے جس قدر کہ انسان کی دولت اور مرتبہ کی حرص اس کے دین میں فساد ڈالتی ہے۔

آہ! آج کا مسلمان دولت کے نشے میں اسقدر اندھا ہو چکا ہے کہ حرام وحلال کی تمیز سے بھی بے نیاز ہے اسے بس مال چاہیئے خواہ وہ کسی بھی راستہ سے آئے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی پروا بھی نہ کرے گا کہ اس چیز کو کہاں سے حاصل کیا ہے، حلال سے یا حرام سے۔

(صحیح بخاری شریف)

مزید فرمایا جب تک حرام کمائی سے بنائے ہوئے لباس کا ایک تار بھی کسی کے بدن پر رہے گا، اس کی عبادت ہرگز قبول نہ ہوگی۔

پیارے اسلامی بھائیو! مال و دنیا کی محبت انسان کو کہیں نہیں چھوڑتی چنانچہ حدیث مبارک میں ارشاد ہے کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں، خطاؤں اور نافرمانیوں کی جڑ اور بنیاد ہے اور واقعی جو دنیا کی محبت میں گرفتار ہوتا ہے وہ طرح طرح کے گناہ کرتا ہے، رشوت بھی لیتا ہے، سود کا کاروبار بھی کرتا ہے اسی دنیا کے حصول کی خاطر جھوٹ بھی بولتا ہے اسی دنیا کی خاطر وعدہ خلافی بھی کرتا ہے لوگوں کو دھوکہ دے کر اور لوٹ کھسوٹ کر کے مال جمع کرتا ہے حتیٰ کہ مال و دولت کی خاطر انسان خون خرابہ کرتے بھی نہیں چونکتا۔

یہ واقعہ ''شرح الصدور'' میں ہے۔ ایک قافلہ حج کو جا رہا تھا دوران سفر ایک حاجی صاحب کا انتقال ہو جاتا ہے جنگل بیابان ہے لوگوں نے ایک مزدور کو تلاش کر کے اس سے پھوہڑا لیا اس پھوہڑے سے قبر کھودی اور اس کو دفن کیا جب لوگ دفن کر کے فارغ ہوئے تو وہ پھوہڑا غلطی سے قبر کے اندر ہی رہ گیا چنانچہ انہوں نے دوبارہ مٹی ہٹانی شروع کی جب سلیں ہٹائیں تو لوگوں کی چیخیں نکل گئیں کہ اس پھوہڑے کے حلقے میں اس حاجی کے ہاتھ اور پاؤں جکڑے ہوئے تھے اور وہ کونڈا بن گیا تھا ایک دم گھبرا گئے اور جلدی جلدی انہوں نے مٹی ڈال دی اور اس پھوہڑے والے کو پیسے وغیرہ دے کر جان چھڑائی جب یہ لوگ سفر حج کر کے مدینہ چوم کر واپس پلٹے تو اس حاجی صاحب کے گھر بھی خبر پہنچائی۔ اس کی بیوی سے کسی نے تحقیق حال کے لئے کہا کہ آخر یہ بتاؤ کہ تمہارا شوہر کا عمل کون سا تھا جس کی وجہ

سے ہم نے قبر میں یہ حال دیکھا اس کا۔ تو اس کی بیوی نے روتے ہوئے بتایا کہ ایک بار میرے خاوند نے ایک مالدار آدمی کے ساتھ سفر کیا اور موقع پا کر اس مالدار شخص کو اس نے قتل کر دیا اور قتل کر کے اس کے مال پر قبضہ کر لیا اب اسی لوٹے ہوئے مال سے یہ زکوۃ اور خیرات وغیرہ دیتا تھا۔

آپ نے دیکھا کہ اس لوٹے ہوئے مال سے نہ اس کو حج کام آیا نہ زکوۃ کام آسکی بلکہ اس کی قبر میں عذاب شروع ہو گیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بہت بہت ڈرنا چاہئے کہ دنیاوی معاملات میں انسان دولت کے نشہ کے دلدل میں گہرا اترتا ہی جاتا ہے اس کو پتہ بھی نہیں ہوتا کہ مجھے مرنا بھی پڑے گا لہٰذا وہ اپنے گریڈز بڑھانے کی فکر میں ہوتا ہے اور دنیاوی طور پر عروج در عروج پانے کی فکر ہوتی ہے لیکن اچانک اسے موت آکر پکڑ لیتی ہے۔

جب اندھیری قبر میں تو جائے گا ۔ روئے گا چلائے گا گھبرائے گا
کام مال و زر وہاں نہ آئے گا غافل انساں یاد رکھ پچھتائے گا

امرد پسندی کا نشہ اور اس کی تباہ کاریاں

آہ! آج بدقسمتی سے آج کے نوجوان پر شیطان نے اپنا گھیرا تنگ کر دیا ہے اور یہ اپنی شہوت کی تسکین کے لئے مارا مارا پھر رہا ہے امرد پسندی کا نشہ انتہائی تباہ کن اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے بلکہ امرد کے ساتھ دلچسپی اور دوستی سے ایمان برباد ہو جانے کا سخت اندیشہ ہے۔

کفر پر خاتمہ:

حضرت عبد اللہ بن احمد موذن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں طواف کعبہ میں مشغول تھا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ غلاف کعبہ سے لپٹ کر ایک ہی دعا کی تکرار کر رہا ہے یا اللہ عزوجل مجھے دنیا سے مسلمان ہی رخصت کرنا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ

اس کے علاوہ کوئی اور دعا کیوں نہیں مانگے ؟ اس نے کہا میرے دو بھائی تھے میرا بڑا بھائی عرصہ تک مسجد میں بلا معاوضہ اذان دیتا رہا جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے قرآن پاک مانگا ہم نے اسے دیا تا کہ اس سے برکتیں حاصل کرے مگر قرآن شریف ہاتھ میں لے کر وہ کہنے لگا تم سب گواہ ہو جاؤ کہ میں قرآن کے تمام اعتقادات واحکامات سے بیزاری ظاہر کرتا اور نصرانی (عیسائی) مذہب اختیار کرتا ہوں چنانچہ وہ کفر کی حالت میں مر گیا پھر دوسرے بھائی نے تیس برس تک مسجد میں فی سبیل اللہ اذان دی مگر وہ بھی آخری وقت نصرانی ہو کر مرا لہٰذا میں اپنے خاتمہ کے بارے میں بے حد فکر مند ہوں اور ہر وقت خاتمہ بالخیر کی دعا مانگتا رہتا ہوں۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تمہارے دونوں بھائی آخر ایسا کون سا گناہ کرتے تھے جس کے سبب ان کا خاتمہ برا ہوا؟

اس نے بتایا وہ غیر عورتوں میں دلچسپی لیتے تھے اور امردوں یعنی بے ریش لڑکیوں سے دوستیاں کرتے تھے۔

چہرے کا گوشت جھڑ گیا:

ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کو بعد انتقال خواب میں دیکھ کر کسی نے سوال کیا، ما فعل اللہ بك یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہنے لگے مجھے بارگاہِ خداوندی عزوجل میں پیش کیا گیا اور میرے گناہ گنوانے شروع کئے گئے میں اقرار کرتا گیا اور وہ معاف ہوتے گئے، مگر ایک گناہ پر شرم کے مارے میں چپ ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے میرے چہرے کی کھال اور گوشت سب کچھ جھڑ گیا خواب دیکھنے والے نے پوچھا آخر وہ کون سا گناہ تھا؟ فرمایا: افسوس ایک بار میں نے ایک امرد یعنی خوبصورت لڑکے پر شہوت بھری نظر ڈال دی تھی۔ (کیمیائے سعادت)

سلگتی لاشیں:

حضرت سیّدنا عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا علیہ الصلوۃ والسلام ایک بار کسی جنگل سے گزر رہے تھے کہ ایک بھیانک منظر دیکھ کر وہیں کھڑے ہو گئے دیکھا کہ ایک مرد پر آگ جل رہی ہے آپ علیہ السلام نے پانی لے کر آگ کو بجھانا چاہا تو آگ نے نوعمر لڑکے کی صورت اختیار کر لی۔

سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کی یا اللہ عزوجل ان دونوں کو اپنی اصلی حالت میں لوٹا دے تاکہ میں ان سے معلوم کر سکوں کہ ان کا گناہ کیا ہے۔

چنانچہ اب آپ علیہ السلام کے سامنے ایک مرد اور ایک لڑکا موجود تھا مرد کہنے لگا یا روح اللہ میں نے زندگی میں اس لڑکے سے دوستی کی تھی افسوس! مجھ پر شہوت نے غلبہ کیا حتیٰ کہ میں نے شب جمعہ اس سے بدفعلی کی دوسرے دن بھی منہ کالا کیا ایک نصیحت کرنے والے نے خدا عزوجل کا خوف دلایا تو میں نے اس سے کہا دیا جا میں نہیں ڈرتا پھر جب میں مرا اور پھر میرا یہ دوست مرا تو اللہ عزوجل نے ہم پر آگ مسلط فرما دی اور ہم باری باری آگ بن کر ایک دوسرے کو جلاتے ہیں۔ (سرور خاطر)

آگ کے تابوت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی عورت یا کسی لڑکے کے جائے پاخانہ میں برائی کرے گا وہ قیامت کے دن سڑے ہوئے مردار سے زیادہ بدبودار اٹھایا جائے گا (قیامت کے دن) لوگوں کے سامنے اس کی اس بے حیائی کا چرچا کیا جائے گا حتیٰ کہ اللہ عزوجل اس کو دوزخ میں داخل کرے گا نیز اس کے نیک اعمال بھی ضائع کر دیئے جائیں گے نہ تو اس کا کوئی مستحب قبول ہوگا نہ فرض عبادت بلکہ اس کو آگ کے تابوت میں بند کر دیا جائے گا۔ اور آگ کے لوہے کی اس پر میخیں ٹھونک دی جائیں گی اور وہ میخیں اس لوطی کے

منہ اور جسم میں گھس جائیں گی یہ سزا اس لوطی کو دی جائے گی جو بغیر توبہ کرے مر گیا تھا۔

سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا سات آدمی جن پر اللہ عزوجل لعنت فرماتا ہے اور بروز قیامت اور بروز قیامت ان کی طرف نہ نظر فرمائے گا بلکہ یہ حکم ہوگا کہ تم بھی جہنمیوں کے ساتھ جہنم میں جاؤ۔

(۱) فاعل (۲) مفعول (۳) ماں اور اس کی بیٹی سے نکاح کرنے والا (۴) اپنے ہمسایہ کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے والا (۵) اپنی بیوی کے ساتھ پیچھے کے مقام میں جماع کرنے والا (۶) اپنے ہاتھ سے منی نکالنے والا (۷) جو اپنے ہمسایہ کو تکلیف دے۔ (قرۃ العیون)

لوطیہ تین قسم کے:

حضرت سیّدنا ابو سعید حذری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو لوطیہ کہلائیں گے اور یہ تین قسم کے لوگ ہوں گے ایک تو وہ جو صرف لڑکوں کی صورتیں دیکھیں گے اور ان سے بات چیت کریں گے۔ دوسرے وہ جو لڑکوں سے ہاتھ ملائیں گے اور گلے سے بھی ملیں گے تیسرے وہ جوان لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کریں گے تو ان سبھوں پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے مگر وہ جو توبہ کرلیں گے تو اللہ عزوجل ان کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اور وہ اس لعنت سے بچیں رہیں گے۔ (جہنم کے خطرات)

فقہائے کرام کے نزدیک امرد کے چہرے پر نظر ڈالنا حرام ہے جبکہ جنسی میلان کا اندیشہ ہو۔ امرد اس لڑکے کو کہتے ہیں جس کی داڑھی ابھی نہ نکلی ہو بعض علماء تو لکھتے ہیں کہ امرد اگر حسین ہے تو عورت کے حکم میں ہے یعنی سر سے لے کر پاؤں تک اس کا جسم ستر ہے اس کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے بہر حال امرد کی خوبصورتی سے متاثر ہونے کے ارادے سے ایسے لڑکوں کو دیکھنا متفقہ طور پر حرام ہے اور تلذذ مقصد نہ ہو اور دیکھنے والا فتنہ سے مامون ہو تو جائز ہے۔ (درالمختار)

☆ امردوں سے دوستیاں کرنے والے شیطان کے وار سے خبردار! بیشک ابتداء نیت صاف ہی سہی مگر آخر کار شیطان برباد کر ہی ڈالتا ہے۔ کچھ نہیں تو بدنگاہی اور بدن ٹکرانے کے گناہ سے بچنا تو سخت دشوار ہوتا ہے۔

☆ ایک تابعی بزرگ فرماتے ہیں ''نوجوان سالک (یعنی اللہ عزوجل کی راہ میں چلنے والے) کے لئے جنگلی درندے کے مقابلے میں امرد زیادہ تباہ کن ہے۔ (احیاء العلوم)

☆ ایک بزرگ سے ایک بار شیطان نے کہا دنیا کے مال کی محبت سے تو بچنے میں آپ جیسے لوگ کامیاب ہو جاتے ہیں مگر میرے پاس امرد کی کشش کا ایسا جال ہے کہ اس میں بڑے بڑے پرہیزگاروں کو پھنسا لیتا ہوں'' (کنز العمال)

☆ ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے اللہ عزوجل جس کو اپنی بارگاہ میں مردود کرنا چاہتا ہے اس کو لڑکوں کی محبت میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔

☆ حضرت سیدنا وکیع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص قوم لوط علیہ السلام کا سا عمل کرتے ہوئے مرے گا تو تدفین کے بعد اسے قوم لوط کے قبرستان میں منتقل کر دیا جائے گا اور اس کا حشر قوم لوط علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔ (کنز العمال)

شہوت پرستی کے مختلف انداز:

(از قبلہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

امرد کی مسکراہٹ سے لطف اندوز ہونا، بلکہ خود اس کے سامنے اس لئے مسکرانا تاکہ وہ بھی مسکرائے، اس سے دوستی اور ہنسی مذاق کرنا اس کو چھیڑ کر غصہ دلا کر مزا اٹھانا، اس کو آگے یا پیچھے اسکوٹر پر سوار کرنا، اس سے لپٹنا، اس سے اپنا جسم ٹکرانا، اس کا بوسہ لینا، اپنا سر یا کمر یا پاؤں دبوانا مرض وغیرہ میں، شہوت کے باوجود اس کے ہاتھ کا سہارا لینا اس سے اس کو دیکھنے سے شہوت آتی ہو تب بھی اس کو اپنے یہاں ملازم رکھنا، مذاق میں اس کو دبوچ کر گرانا، اس کا ہاتھ پکڑ کر یا کندھے پر ہاتھ رکھ کر چلنا اس کے پاس بیٹھ کر اس کی ران پر اپنا گھٹنہ رکھنا یا اس

کا گھٹنہ اپنی ران پر رہنے دینا۔ معاذ اللہ مسجد کے اندر نماز با جماعت میں اس سے کندھا چپکا کر کھڑا ہونا وغیرہ وغیرہ حرکتیں غضب الٰہی عزوجل کو کس قدر ابھارتی ہوں گی جماعت میں کندھے سے کندھا مس کیا ہوا رکھنا واجب ہے اگر برابر میں امرد کھڑا ہوا اور کندھا ملا کر کھڑے ہونے سے شہوت آتی ہو تو وہاں سے ہٹ جائے ورنہ گنہگار ہوگا۔

بوسہ لینے کا عذاب:

مکاشفۃ القلوب میں ہے ''جو کسی لڑکے کا (شہوت کے ساتھ بوسہ لے گا وہ پانچ سو سال جہنم کی آگ میں جلایا جائے گا''

دو مردوں کا ایک ساتھ لیٹنا یا سونا:

اس سلسلے میں یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ اسی فتنہ کی وجہ سے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ آئے۔ (مشکوۃ)

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ ایک کپڑے میں لیٹنے سونے سے جنسی میلان میں ہیجانی کیفیت پیدا ہوتی ہے جس سے کبھی کبھی لواطت کی رغبت پیدا ہوتی ہے اس حدیث کو دلیل بنا کر امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ''دو مردوں کا ایک ساتھ لیٹنا جائز نہیں ہے گو دونوں بستر کے کنارے ہی کیوں نہ ہوں''

یہ حکم نفسیات کے بالکل مطابق ہے، دو شخصوں کا یکجا ہونا کسی حال میں شر سے خالی نہیں ان بزرگان دین جو اپنے علم و عمل اور زہد و تقویٰ میں حلم ہیں اور یقیناً ان کی ہدایات بالکل درست اور قابل عمل ہیں۔

جو حضرات لڑکوں سے پاؤں دبواتے ہیں اور تنہائی یا بے تکلفی کے ساتھ ان سے ملتے ہیں میں یہ نہیں کہتا کہ ان کی نیتوں میں فتور ہے بلکہ آگاہ یہ کرنا ہے کہ فتنہ کے داعی سے اپنی حفاظت ایک ضروری فریضہ ہے۔

ہم جنس پرستی کی وجہ سے دنیا کی سب سے خطرناک مرض ایڈز نے پوری دنیا، خاص طور پر یورپ اور انڈیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے ایسے لوگوں کا جنسی نظام بالکل ناکارہ ہو جاتا ہے اور اعصابی نظام مفلوج اور یادداشت ختم ہو چکی ہوتی ہے عورت سے ان کو نفرت اور خوبصورت لڑکوں کی جانب مکمل توجہ اور محبت ہو جاتی ہے۔

ایسے لوگوں کی عقلیں چوبیس گھنٹے اس فعل بد کے بارے میں سوچتی رہتی ہیں ان کی نگاہیں ہر وقت نئے سے نئے شکار کی متلاشی رہتی ہیں اور رفتہ رفتہ وہ نفسیاتی مرض کے عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اغلام کے عادی لوگوں کی دماغی حالت اور قلب اس قدر کمزور ہو جاتا ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے اغلام کے وقت جس قسم کی رگڑ اور حرکت ہوتی ہے اور گندا فضلہ رگوں اور پٹھوں میں جذب ہونے سے کچھ عرصہ بعد ایسی کمزوری اور نامردی پیدا ہو جاتی ہے جسے اطباء متقدمین نے لا علاج لکھا ہے، اغلام کا عادی بیوی سے سخت شرمندگی اٹھاتا ہے کیونکہ اس کے عضو کو صرف اغلام کی عادت ہوتی ہے اس لئے اس کا انتشار فوراً زائل ہو جاتا ہے اغلام کے عادی کے چہرہ پر سیاہی پھیلتی ہے اس کے چہرہ پر کبھی بھی بشاشت پیدا نہیں ہوتی۔ مذکورہ بالا نقائص پیدا ہو جانے کی وجہ سے عضو خاص میں انتشار بھی مکمل نہیں ہوتا۔ اور ڈھیلا پن ہونے کی وجہ سے سرعت کا مرض رونما ہو جاتا ہے۔

مشت زنی کرنے کا نشہ اور اس کی تباہ کاریاں

حدیث پاک میں ارشاد ہے "اپنے ہاتھ سے نکاح کرنے والا ملعون ہے"

مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو ہلاک کر دیا۔ اس لئے کہ وہ اپنی شرمگاہوں کے ساتھ فضول حرکت کرتے تھے (یعنی اپنے ہاتھوں سے غسل واجب کرتے تھے) اسے اسماعیل بن ابان نے انس بن مالک سے با سند بیان کیا ہے۔ (قوت القلوب)

یہ بری عادت بھی نشے کی طرح ہے کیونکہ اس کو چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے اس لئے کہ

ہاتھ کی رگڑ کی وجہ سے عضو خاص کے پٹھے ذکی الحس ہو جاتے ہیں اور ان کو بار بار تناؤ ہوتا رہتا ہے اس لئے وہ اس جرم کے بار بار مرتکب ہوتے رہتے ہیں جو نوجوان اس شرمناک فعل کو ترک کرنے کا مصمم ارادہ کر لیتے ہیں لیکن اے بسا آرزو کہ خاک شدہ جنسی تناؤ کا ریلا ان کے مصمم ارادے کو توڑ دیتا ہے حتیٰ کہ ایسے ایسے لوگوں کی یہ شکایات سننے میں آئی ہیں کہ جب تک وہ اس فعل بد کو سرانجام نہیں دے لیتے رات کو نیند آنا مشکل ہو جاتی ہے اس قدر یہ عادت ان کی طبیعت میں راسخ ہو چکی ہوتی ہے۔

یوں ان میں ایک قسم کا احساس کمتری پید ہو جاتا ہے اور ان کی اچھی خاصی صحت بگڑ کر رہ جاتی ہے ایسا آدمی بزدل، مغموم، متفکر، بے ہمت، پریشان حال اور قوت حافظہ اور دماغ بے حد کمزور ہو جاتا ہے کام کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ قوت ارادی گھٹتی چلی جاتی ہے اور ذہنی الجھنیں ایسے نوجوانوں کے لئے ترقی اور صحت و تندرستی کی تمام راہیں بند کر دیتی ہیں۔

اس برے فعل سے جب کچھ لذت پیدا ہوتی ہے تو اس وقت صرف یہ نہیں کہ صرف منی نکل کر بس ہو جاتی ہے بلکہ ساتھ ایک اور چیز بھی خارج ہو جاتی ہے جو کہ منی سے بھی زیادہ قیمتی ہے وہ حرارتِ غریزی ہے چونکہ اس کے فاعل کو بار بار اس فعل کو کرنا پڑتا ہے اس لیے حرارت غریزی اتنی خارج ہو جاتی ہے کہ جتنی اور پیدا نہیں ہو سکتی اس لیے اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دل کمزور ہو جاتا ہے بلکہ بعض کو خفقان اور غشی کا عارضہ ہو جاتا ہے پھر جب اس کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سب تیری ان بد فعلیوں کا نتیجہ ہے تو اسے مزید غم لاحق ہو جاتا ہے اس سے دل کو اور نقصان پہنچتا ہے اس لیے وہ عموماً تنہائی پسند ہو جاتا ہے اور کسی کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا۔ اس لعنت کے برے اثرات سے عضو خاص ٹیڑھا اور جڑ سے پتلا ہو جاتا ہے اس میں روح، ریح اور خون کا دورہ پورے طور پر نہیں ہوتا اس لے انتشار نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔

جدید تحقیقات سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ گئی ہے کہ خون کے تقریباً اسی قطروں

سے ایک منی کا قطرہ تیار ہوتا ہے ایک دفعہ منی کے نکالنے سے منی کے بیسیوں قطرے جسم سے خارج ہو جاتے ہیں اس سے اندازہ لگائیے کہ چند منٹ کی لذت کے لئے کس قدر خون کا خون کرنا پڑتا ہے۔

نیز ایک دفعہ کے انزال سے تقریباً دو ارب جاندار کا قتل ہوتا ہے یعنی دو ارب جیتے جاگتے منی کے جراثیم موجود ہوتے ہیں جو شخص محض لذت پرستی اور غیر طبعی افعال کے ذریعے منی خارج کر کے ضائع کرتا ہے وہ کتنا انتہائی ظالم اور گناہ گار ہے۔

اولاد پیدا کرنے کی نیت سے بھی جس وقت مباشرت کی جاتی ہے اگر چہ اس وقت بھی اربوں جیتے جاگتے کرم موت کے گھاٹ اتر جاتے ہیں حمل ٹھہرانے کے لئے تو صرف ایک ہی کرم کی ضرورت ہوتی ہے باقی تمام کرم ضائع ہو جاتے ہیں لیکن اس صورت میں ان کرموں کے ضائع ہونے میں مرد و عورت کی نیت کو دخل نہیں ہوتا کیونکہ اولاد کی خواہش سے مرد و عورت گنہگار نہیں ہو سکتے جبکہ اس سے ہٹ کر نفسانیت اور شیطانیت کے کھیل مثلاً زنا، مشت زنی، اغلام یا کسی اور طریقہ سے مادہ کے اخراج کرنے والے سخت گنہگار ہیں۔

اس مرض کا سبب عام طور پر بری سوسائٹی اور گندے دوست ہیں جو اپنے بے تکلف عزیز دوست یار رشتے دار وغیرہ نو عمر بھولے بھالے لڑکوں کو اس بد عادت میں لگانے اور اس کی ترغیب دینے میں زیادہ حصہ لیتے ہیں اور طرح طرح سے غلط بیانی کر کے ان کو اس گندی عادت کا غلام بنا دیتے ہیں اگر چہ اس کی کئی اور صورتیں بھی ممکن ہیں مثلاً فحش مناظر، فحش ناول، حیوانات کی مجامعت کے نظارے بھی اکثر نو جوانوں کو اس کام کی طرف مائل کر دیتے ہیں۔ کئی ناکام عاشق جو کہ محبوب کے قرب و وصال کا متمنی ہوتا ہے جو کہ کئی وجوہات کی بناء پر وہ اس تقاضے کی تکمیل پر قادر نہیں ہوتا، لہٰذا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس باطنی تقاضے کی وجہ سے مسلسل حاصل ہونی والی تکلیف و بے چینی سے وقتی نجات کے لئے بعض اوقات ''مشت زنی'' کا کمزور سہارا قبول کر لیا جاتا ہے اور اس طرح وہ خود اپنے ہی ہاتھوں اپنی

ہلاکت کا سامان جمع کرنا شروع کر دیتا ہے کیونکہ اس فعل بد کی بناء پر نہ صرف اس کی صحت تباہ و برباد ہو جاتی ہے بلکہ توبہ نہ کرنے کی صورت میں اللہ عزوجل اور اس کے محبوب ﷺ کی بارگاہ میں ذلیل ورسوا بھی ہو جاتا ہے۔ جو اس عنوان کے شروع میں گزرا۔

اس مرض سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ اچھی صحبت اور اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ مصروف اور کام کاج کی طرف توجہ بڑھائی جائے بیکاری، تنہائی اور اخلاق بگاڑنے والے لٹریچر اور گندے خیالات سے بچیں اور چلتے وقت نگاہوں کو نیچا رکھیں۔

اگر بے سمجھی اور نادرنی کے باعث خدانخواستہ اس مرض میں مبتلا ہوں تو فوراً ترک کر کے پختہ توبہ کریں اور پھر اس پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہیں۔

دوا کے طور پر درجہ ذیل نسخہ استعمال کریں تا کہ اس مرض کے چھٹکارے میں آسانی پیدا ہو جائے۔

نسخہ:

صندل سفید	تخم خرفہ	تخم کاہو	کشینز	بھکھڑا	پوٹاشم بروما ئیڈ
۲۰ گرام	۲۰ گرام	۲۰ گرام	۲۰ گرام	۲۰ گرام	۳۰ گرام

تمام ادویات کو بارک پیس کر کسی ڈبے میں محفوظ رکھ لیں۔ تین تا چھ گرام صبح و شام پانی کے ساتھ استعمال کیا کریں۔ امید ہے کہ چند ہی روز میں اس عادت سے نفرت ہو جائے گی۔

گانے باجے سننے کا نشہ اور اس کی تباہ کاریاں

آج بدقسمتی سے ہمارے مذہبی معاشرہ میں بات بات پر موسیقی رائج ہے ہر چیز میں موسیقی کی دھنیں سنی جا رہی ہیں، شادیوں، ہوٹلوں، پان کی دکانوں بسوں، کاروں، رکشوں میں یہ سلسلہ بالکل عام ہے۔

بہر حال گانے باجے کی دھنوں میں مگن ہونا گویا نشے کی طرح ہے کہ اس میں مست ہونے والا سب کچھ بھول جاتا ہے۔

راگ زنا کا منتر ہے:

چنانچہ محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ راگ سننے سے چند باتیں جمع ہو جاتی ہیں ایک یہ کہ انسان کا دل اللہ عزوجل کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے، دوسرا یہ کہ وہ لذت شہوانیہ کو ابھارتا ہے جس میں سے سب سے بڑی لذت عورت کے ساتھ اتصال ہے، انسان جتنی مرتبہ راگ سنتا ہے اتنی مرتبہ اس کے دل میں نئی امنگ ابھرتی ہے کہ کاش کوئی حسین وجمیل عورت ملے ایسے تقاضے حلال کی صورت میں تو مفقود ہیں کہ اسے ہر بار ایک نئی عورت ملتی رہے پھر یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے نفس پر زنا کا دروازہ کھول لیتا ہے جس میں وہ لذت شہوانیہ کے تحت اپنی دنیا اور عاقبت خراب کر لیتا ہے۔

تیسرا یہ کہ راگ عقل پر حملہ کرتا ہے آپ نے شاید دیکھا ہوگا کہ جب کوئی راگ سنتا ہے تو اس کی طبیعت میں طرب ونشاط پیدا ہو جاتا ہے تو باوجود عقل وہوش ہونے کے اس سے ایسی ایسی حرکتیں سرزد ہونے لگتی ہیں جو پاگلوں سے مشابہت رکھتی ہیں مثلاً سر ہلانا، ہاتھ سے تالی بجانا، پاؤں کو حرکت دینا، یا سامنے پڑی ہوئی چیز پر دھن سے ہاتھ مارنا، ٹھنڈے ٹھنڈے سانس لینا، اگرچہ آواز بھدی ہی کیوں نہ ہو اس کے ساتھ مل کر رواں رواں کرنا، اعضائے مخصوصہ میں ارتعاش کا پیدا ہونا کسی کے تصور میں ڈوب جانا، اہم یادداشت کا بھول جانا، ان تمام غیر ضروری حرکات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی عقل میں کچھ تبدیلی آ چکی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح شراب عقل کو مغلوب کر لیتی ہے اس طرح راگ بھی عقل پر پورا پورا اثر کرتا ہے، اس بات پر یہ قول شاہد ہے۔ الغناء رقیۃ الزنا، یعنی راگ زنا کا منتر ہے۔

خوب یاد رکھیئے! گانے باجوں کا موجد شیطان ملعون ہے اور گانے باجے سننا سنانا شیطان کے نقش قدم پر چلنا ہے۔

حضرت سیّدنا آدم صفی اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب شجر ممنوعہ میں سے کھایا

تو شیطان نے خوش ہو کر گانا گایا نیز حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی وفات ظاہری ہوئی تو اس وقت شیطان اور قابیل (حضرت آدم علیہ السلام کا بدنصیب بیٹا) جس نے حسد کی وجہ سے اپنے بھائی حضرت سیّدنا ہابیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر کے دنیا میں سب سے پہلے قتل کی واردات کی تھی وہ دونوں بہت خوش ہوئے،

چنانچہ ایک جگہ دونوں جمع ہوئے اور ڈھول اور دیگر آلات موسیقی کے ذریعے خوب گا بجا کر خوشی کا اظہار کیا۔

گناہوں کا انبار:

اس میں کوئی شک نہیں کہ گانے بجانا حرام و گناہ ہے اگر دوسرے سن رہے ہوں تو بجانے والے کے ساتھ ساتھ سارے سننے والوں کو بھی گناہ۔ مثلاً ہوٹل یا پان کی دکان، یا بس میں گانے بج رہے ہیں اور پچاس افراد سن رہے ہیں تو سننے والوں کو اپنا اپنا گناہ تو ہو ہی رہا ہے مگر بجانے والے کو خود اپنے گناہ کے ساتھ ساتھ مزید پچاس افراد کے سننے کا بھی گناہ مل رہا ہے جو لوگ میوزک سنٹر یا ویڈیو سنٹر چلا رہے ہیں وہ صرف ایک گانے کی کیسٹ ہی کے بارے میں غور فرمالیں کہ نہ جانے کتنے لوگ کتنی بار اس کو سنیں گے پھر اس ایک کیسٹ سے نہ جانے مزید کتنی کیسٹیں ڈب کی جائیں گی۔

آہ! گناہوں کا انبار نظر آرہا ہے مگر افسوس کہ اللہ عزوجل کا خوف دل سے جاتا رہا ذرا غور فرمائیے کہ ہمارے پیارے اور میٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم موسیقی سے کس قدر نفرت فرماتے ہیں۔

کانوں میں انگلیاں ڈال لیں:

حضرت سیّدنا نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک بار میں حضرت سیّدنا عبدالملک ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک راستے میں تھا کہ آپ نے باجے کی آواز سنی تو اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں لگالیں اور اس راستے سے دوسری طرف ہٹ گئے پھر دور جانے کے بعد مجھ سے فرمایا اے نافع! کیا تم کچھ سن رہے ہو؟ میں نے عرض کیا نہیں۔

تب آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں سے ہٹائیں (اور) فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا آپ ﷺ نے بانسری کی آواز سنی تو اسی طرح کیا جو میں نے کیا حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اس وقت چھوٹا تھا۔ (مشکوۃ ص ۳۱۸ احمد ابوداؤد)

دیکھا آپ نے! کہ ایک صحابی جان نثار سیّدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کس قدر موسیقی سے متنفر تھے کہ آواز آنے پر اپنی مبارک انگلیاں ہی کانوں میں داخل فرمالیں اور اسی پر بس نہ کیا بلکہ راستہ ہی بدل دیا۔

آج کے دور میں بہت سے خوف خدا سے عاری لوگ بڑے فخر سے کہتے پھرتے ہیں کہ موسیقی روح کی غذا ہے مگر راقم یہ کہتا ہے کہ یہ کیسی غذا ہے جس سے نفاق اور دل میں قساوت پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے ذکر و تلاوت اور عبادت و اطاعت کی لذت ختم ہو جاتی ہے نیز مسلمان خواتین کو بے حجاب اور بے حیاء بنادیتی ہے اس لئے راقم یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ موسیقی روح کی غذا نہیں بلکہ روح کی سزا ہے۔

یہ تو ایک نشہ ہے ہم غذا سمجھ بیٹھے ہیں۔

یہ قیصر و کسریٰ اور یہود و ہنود کی غذا ہے مسلمانوں کی نہیں مسلمان کی روح کی غذا اللہ عزوجل کا ذکر اور قرآن مجید کی تلاوت ہے۔ مسلمانوں کی روح کی غذا نماز ذکر درود و استغفار ہے۔

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو گانے والی کے پاس بیٹھے، کان لگا کر دھیان سے اس سے گانا سنے اللہ عزوجل بروز قیامت اس کے کانوں میں سیسہ انڈیلے گا۔

آج ہمارے معاشرے میں ان گنت برائیاں پھیلنے کے اسباب کا اجمالی خاکہ درج ذیل ہے، جس کی بناء پر تقریباً تمام کا تمام معاشرہ ہی تباہی کے عمیق گڑھے میں گرتا چلا جارہا ہے۔

راگ آیا	عبادت گئی	ٹی وی آیا	نیند گئی
ڈش آئی	غیرت گئی	فلم آئی	علم گیا
ویڈیو آئی	ہدایت گئی	فیشن آیا	حیاء گئی
کلب آیا	مذہب گیا	کرکٹ آئی	کام گیا
سیاست آئی	امن گیا	بینک آیا	برکت گئی
ہوس آئی	سکون گیا	نشہ آیا	صحت گئی

قبرستان سے خوفناک آواز:

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص جس کا گھر قبرستان کے قریب تھا اس نے اپنے بیٹے کی شادی کے سلسلے میں رات کو ناچ گانے کی محفل قائم کی۔ لوگ ناچ کود اور دھما چوکڑی میں مشغول تھے کہ قبرستان کا سناٹا چیرتی ہوئی ایک گرجدار آواز گونج اٹھی وہ خوفناک آواز عربی اشعار پر مشتمل تھی جس کا ترجمہ یہ ہے۔

''اے ناپائیدار ناچ رنگ کی لذتوں میں منہمک ہونے والو! موت تمام کھیل کود کو ختم کر دیتی ہے بہت سے ایسے لوگ جو مسرتوں اور لذتوں میں غافل تھے موت نے انہیں اپنے اہل وعیال سے جدا کر دیا۔''

راوی کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! چند ہی دنوں کے بعد دولہا کا انتقال ہو گیا۔

اس حکایت کو پڑھ کر شادیوں میں بیہودہ فنکشن برپا کرنے والوں میں شریک ہو کر گانے باجے کی دھنوں پر خوشی کے نعرے بلند کرنے والوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔

عبرت ناک موت:

پاکستان کے صوبہ پنجاب میں ایک نوجوان کی شادی کے سلسلے میں رات کو فنکشن ہو رہا تھا کیا پڑوسنیں اور کیا خاندان کی عورتیں سب نے شرم وحیاء کی چادر اتار ڈالی تھی اور فلمی گیتوں کی دھنوں پر خوب طوفان بدتمیزی برپا تھا اتنے میں ماں کے پاس آکر دولہا کہتا ہے

ماں پیاری ماں! کل میری شادی ہے خوشی کا موقع ہے میری خواہش ہے تو بھی ناچ۔ ماں چونک کر بولی، ارے بیٹا یہ تو چھوکریوں کا کام ہے میں اب اس عمر میں کہاں ناچوں گی لیکن بیٹے نے بازو تھام کر ماں کو باصرار کھینچا اور رنگ میں اتار دیا ہر طرف ہنسی کا فوارہ ابل پڑا طبلہ پر تھاپ پڑی اور بڈھی ماں بھی اپنے بے ڈھنگے فن کا مظاہرہ کرنے لگی اس طرح رات گئے تک دھما چوکڑی ہوتی رہی، آخر کار تھک ہار کر سب سو گئے۔

دن نکل آیا، آج شادی ہے بینڈ باجوں کے ساتھ بارات جانے والی ہے گھر کا کوئی فرد دولہا میاں کو جگانے ان کے کمرے میں آیا آوازیں دیں مگر دولہا میاں اٹھ نہیں رہے اوہو! ایسی بھی کیا تھکن ہے، بارات تیار ہے اور دولہا میاں کی نیند ہی پوری نہیں ہوئی یہ کہہ کر آنے والے نے دولہا کو زور سے ہلایا تو اس کے منہ سے چیخ نکل گئی گھر کے لوگ دوڑے دوڑے آئے۔ آہ! بدنصیب دولہا رات بھر ناچنے اور نچوانے کے بعد موت سے ہم آغوش ہو چکا تھا چیخ و پکار مچ گئی۔ خوشیوں بھرا گھر یکدم ماتم کدہ بن گیا۔

ابھی کچھ ہی دیر پہلے جہاں ہنسی کے فوارے ابل رہے تھے وہاں آنسوؤں کے دھارے بہ نکلے ابھی جہاں قہقہوں کا زور تھا وہاں اب واویلا کا شور ہے خوشیوں اور شادمانیوں کا گلا گھونٹ دیا گیا ہر شخص تصویر غم بنا ہوا ہے غسال نے آکر نہلایا، کفنایا، آہ و فغاں کے شور میں لوگوں نے بدنصیب دولہا کا جنازہ اٹھایا کافور کی غمگین خوشبو نے فضا کو مزید سوگوار بنا دیا پھولوں سے سجی ہوئی کار میں سوار ہونے کے بجائے گلوں کے انبار سے لدے ہوئے جنازے کے پنجرے میں لیٹا ہوا بدنصیب دولہا لوگوں کے کندھوں پر سوار ہو کر ویران قبرستان کی طرف بڑھا چلا جا رہا ہے۔

آہ! بدنصیب دولہا کو خوشبوؤں سے مہکتے، بجلی کے قمقموں سے دمکتے ہوئے حجرہ عروسی کے بجائے، کیڑے مکوڑوں سے ابھرتی ہوئی تنگ و تاریک قبر میں اتار دیا گیا۔

تو خوشی کے پھول لے گا کب تلک
تو یہاں زندہ رہے گا کب تلک

دیکھا آپ نے یہ خوشیاں عارضی ہیں موت یقینی ہے جس نے یہاں خوشیوں کا گنج پایا اسے موت کا رنج ضرور ملا۔

قبر میں میت اترتی ہے ضرور
جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور

فلمیں ڈرامے دیکھنے کا نشہ اور اس کی تباہ کاریاں

آہ! بدقسمتی سے آج ہماری قوم میں فلمیں اور ڈرامے دیکھنے کا نشہ اس قدر پھیل چکا ہے کہ گویا گھنٹوں کے گھنٹے اس کام پر برباد کر دیئے جاتے ہیں، اگر اتنا وقت اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کی خاطر کسی کام میں گزارا جاتا تو آخرت میں ضرور کوئی نہ کوئی مقام حاصل ہو جاتا۔ لیکن ایسی مدنی سوچ لائیں کہاں سے؟

قبر میں برا حال:

میرے بڑے بھائی کی پوتی مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۹۴ء کو فوت ہوئی اور فوت ہو جانے کے بعد ۱۲ دن بعد مورخہ ۹ جنوری ۱۹۹۵ء کو خواب میں اپنی نانی صاحبہ کو ملی اور بتایا امی جان مجھے یہاں درود شریف کی کثرت سے بہت فائدے حاصل ہوئے ہیں اس کے بعد بتایا امی جی یہاں قبر میں آکر پتہ چلا ہے کہ ٹیلی ویژن دیکھنے والوں کا بہت برا حال ہے۔

(بحوالہ ٹی وی کے ثمرات ص ۵) (مفتی محمد امین صاحب)

قبر میں عذاب بھگت رہا ہوں:

عرب شریف میں دو باعمل دوست رہتے تھے ایک ریاض میں اور دوسرا جدہ شریف میں ریاض والے دوست کا انتقال ہو گیا۔ ایک دن جدہ شریف والے دوست نے ریاض والے مرحوم دوست کو خواب میں دیکھا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے اس نے عذاب کا سبب دریافت

کیا تو مرحوم دوست کہنے لگا مجھے فلمیں اور ڈراموں سے اگرچہ نفرت تھی مگر اپنے بچوں کے اصرار پر میں نے ان کو ٹی وی خرید کر لا دیا۔ آہ! میں جب سے فوت ہوا ہوں اپنے گھر والوں کو ٹی وی لا کر دینے کے سبب عذاب میں مبتلا ہوں۔ ہائے وہ تو مزے لے کر ٹی وی پر ڈرامے دیکھتے ہیں اور میں اس کے سبب قبر میں عذاب بھگت رہا ہوں بھائی! مہربانی کرو! مجھ پر ترس کھاؤ اور میرے گھر والوں کو سمجھاؤ کہ وہ ٹی، وی کو گھر سے نکال دیں جب صبح ہوئی تو جدہ شریف والے دوست کو رات والا خواب یاد نہ رہا دوسری شب پھر اسی طرح کا خواب دیکھا جس میں اس کا مرحوم دوست چلا رہا تھا تم میرے گھر سے جلدی ٹی وی کو نکلوا دو۔ چنانچہ وہ بذریعہ ہوائی جہاز فوراً ریاض پہنچا تمام گھر والوں کو جمع کر کے اس نے اپنا خواب سنایا۔ سنتے ہی سب رونے لگے بڑا بیٹا جذبات کے عالم میں اٹھا اور اٹھ کر ٹی وی کو اچک کر زور سے زمین پر پٹخ دیا ایک دھماکے کے ساتھ ٹی وی کے پرخچے اڑ گئے اس نے گھر میں اعلان کیا کہ ان شاء اللہ عزوجل آج کے بعد کبھی بھی منحوس ٹی وی ہمارے گھر میں داخل نہیں ہوگا کہ اس کی وجہ سے ہمارے پیارے ابو جان قبر میں عذاب میں گرفتار ہو گئے۔

جدہ شریف والا دوست جب رات سویا تو اس نے اپنے مرحوم دوست کو خواب میں اچھی حالت میں دیکھا، مرحوم مسکرا کر کہہ رہا تھا جس وقت میرے بیٹے نے ٹی وی زمین پر پٹخا الحمد للہ اسی وقت سے مجھ سے عذاب دور ہو گیا۔ (رسالہ ٹی وی کی تباہ کاریاں)

اخلاقیات کے لحاظ سے فلموں اور سینماؤں نے معاشرے کو گھناونا اور بے انتہا گندہ بنا دیا ہے بوڑھے، جوان، مرد اور عورتیں حتیٰ کہ بچے تک فلم دیکھنے کی عادت میں مبتلا ہے۔ تشدد اور جرائم پر مبنی ڈرامے اور فلمیں جرائم کی تربیت گاہ ثابت ہو چکی ہیں۔ بے حیاء رقص و سرور اور عشق و محبت کے مکالمے، بے محابانہ ادائیں اور نگاہوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی آرائش و حیا سوز لباس و زیبائش سے خیالات کا برگشتہ ہو جانا حقیقی بات ہے۔

معصوم بچوں کے بارے میں یہ تاثرات رکھنا کہ وہ اخلاقی باتیں فلم سے سیکھیں اور

بھلائی کا راستہ اپنائیں گے بالکل دھوکہ دینے والی بات ہے۔

نوجوان طبقہ تو فلم بینی کی طرف مائل ہے ہی۔لیکن آج کی ماں بہنیں بھی نوجوانوں سے پیچھے نہیں ہیں بلکہ چار قدم آگے ہیں کچھ عرصہ قبل نظام آباد کی خبر ہے کہ ایک عورت نے سینما حال میں ایک بچے کو جنم دیا اب ذرا سوچئے کہ اس لڑکے کے بڑا ہونے کے بعد اس کے خیالات کیا ہوں گے۔

دور حاضرہ میں صحت کی بربادی پر غور کریں تو سینما بینی کا اثر نہ صرف جسمانی بلکہ روحانی اور اخلاقی و کردار پر بھی پڑ رہا ہے مزید شہوت انگیز نظارے دیکھنے کی وجہ سے نوجوانوں کے جذبات بے قابو ہو کر اغوا عصمت ریزی، مشت زنی اور اغلام بازی کے واقعات عام ہوتے جا رہے ہیں نیز آزادانہ میل ملاپ کی وجہ سے امراض خبیثہ سوزاک و آتشک عام ہوتا جا رہا ہے بلکہ اب تو مرض ایڈز کی تباہ کاریاں عام ہو رہی ہیں جو خلاف وضع فطری عمل کا نتیجہ ہیں علاوہ ازیں دنیا کے کام کاج پر بھی سینما اور فلم کے اثرات بالکل واضح ہیں۔

ان فلموں، ڈراموں اور وی سی آر کے دیکھنے سے مثانہ میں گرمی طبیعت میں ہیجان اور جنسی جذبات بھڑ جاتے ہیں جس سے آدمی اخلاقی حدوں کو پھلانگ جاتا ہے اور برائی کے راستے پر گامزن ہو جاتا ہے اور اس سے وہ حرکات سرزد ہو جاتی ہیں جو اخلاقی کردار اور صحت کا ملیا میٹ کر دیتی ہیں۔

وی۔سی۔آر اور ڈش کی ایجاد نے شاید کسی معاشرے کو فائدہ پہنچایا ہو لیکن ہمارے ہاں جریان، احتلام، جنسی کمزوری اور عورتوں کے امراض خاص اس ڈبے کی مرہون منت ہیں۔ان امراض کو اس ایجاد سے اتنا فروغ حاصل ہوا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

سن بلوغت ظاہر ہونے سے پہلے ہی بچے بالغ ہو رہے ہیں جو باتیں سنتے ہوئے بھی شرم آتی ہے، وی سی آر کی بدولت جگہ جگہ ان کی نمائش جاری ہے بعض لوگوں کو مخرب

اخلاق فلمیں دیکھنے کا اتنا نشہ ہوتا ہے کہ کھانے کے لئے کچھ ملے یا نہ ملے لیکن وی سی آر تو ضرور لا کر دیکھیں گے۔

جو نوجوان اس ناپاک آلہ کی بدولت برباد ہو رہے ہیں ان کے والدین کو سوچنا چاہیئے کہ ان کی اولاد فلمیں اور وی سی آر وغیرہ دیکھنے کے سبب کسی بھی گھناؤنی حرکت میں ملوث ہو سکتی ہے۔ اس قسم کے دو واقعات ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ قبلہ حضرت صاحب امیر دعوت اسلامی دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں کسی نے ایک خانماں برباد لڑکی کا خط پڑھنے کو دیا جس میں مضمون کچھ اس طرح تھا ہمارے گھر میں ٹی۔ وی پہلے ہی سے موجود تھا ہمارے ابو کے ہاتھ کچھ پیسے آ گئے تو ڈش انٹینا بھی اٹھا لائے اب ہم ملکی فلموں کے علاوہ غیر ملکی فلمیں بھی دیکھنے لگے میری اسکول کی سہیلی نے مجھے ایک دن کہا فلاں چینل لگاؤ گی تو سیکس اپیل مناظر کے مزے لوٹنے کو ملیں گے میں ایک بار جب گھر میں اکیلی تھی وہ چینل آن کر دیا جنسیات کے مختلف مناظر دیکھ کر میں جنسی خواہش کے سبب آپے سے باہر ہو گئی بے تاب ہو کر فوراً گھر سے باہر نکلی اتفاق سے ایک کار قریب سے گزر رہی تھی جسے ایک نوجوان چلا رہا تھا۔ کار میں کوئی اور نہ تھا میں نے اس سے لفٹ مانگی اس نے مجھے بیٹھا لیا یہاں تک کہ میں نے اس کے ساتھ کالا منہ کر لیا میری بکارت زائل ہو گئی میرے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ لگ گیا میں برباد ہو گئی مولانا صاحب بتایئے مجرم کون میں خود یا میرے ابو کہ جنہوں نے گھر میں ٹی وی لا کر بسایا اور پھر ڈش انٹینا بھی لگایا آہ! اس طرح تو ٹی وی اور وی سی آر پر فلمیں اور ڈرامے دیکھنے سے نہ جانے کتنی عزتیں پامال ہوتی ہوں گی نہ جانے کتنے نوجوان بھی دنیا ہی میں برباد ہوتے ہوں گے۔

۲۔ اسی طرح ایک نوجوان نے بھی دردناک مکتوب قبلہ حضرت صاحب کو تحریر کیا تھا جس کا لب لباب کچھ یوں ہے میں دعوت اسلامی کے ماحول سے نیا نیا وابستہ ہوا تھا ایک بار

رات کے ابتدائی حصے میں، میں اپنے کمرے کے اندر گناہوں کی ندامت کے باعث ہاتھ اٹھائے رو رو کر اپنے گناہوں سے توبہ کر رہا تھا رونے کی آواز سن کر والد صاحب گھبرا کر میرے کمرے میں آ گئے دعوت اسلامی کے ماحول سے ناواقفیت اور دوری کے باعث میری گریہ وزاری ان کی سمجھ میں نہ آئی انہوں نے میرا بازو تھام کر مجھے کھڑا کر دیا۔ اور پکڑ کر اپنے کمرے میں بیٹھا کر ٹی وی آن کر کے کہا بالکل مولوی ہی مت بن جاؤ یہ بھی دیکھ لیا کرو میں اگرچہ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے فلموں ڈراموں اور گانے باجوں سے تائب ہو چکا تھا مگر والد صاحب نے مجھے ٹی وی دیکھنے پر مجبور کر دیا اس وقت ٹی وی پر کوئی ڈرامہ چل رہا تھا بے حیاء لڑکیوں کی فحش اداؤں نے میرے جذبات میں ہیجان پیدا کرنا شروع کر دیا آہ! تھوڑی ہی دیر پہلے میں خوف خدا عزوجل کے باعث گریہ کناں تھا اور اب اب نفسانی خواہشات نے مجھ پر غلبہ کیا موقع دیکھ کر۔ شیطان نے اپنا داؤ چلا دیا اور وہیں بیٹھے بیٹھے مجھ پر غسل فرض ہو گیا اس واقعے کے بعد ایک بار پھر میں گناہوں کے دلدل میں اتر گیا کیونکہ ظالم معاشرہ کے بے جا رسم و رواج میرے نکاح کے مقابل بہت بڑی دیوار بنے ہوئے ہیں میں شہوت کی تسکین کے لئے اپنے ہاتھوں اپنی جوانی پامال کرنے لگ گیا اور گندی حرکتوں کے باعث اب نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ میں شادی کے قابل نہیں رہا بتائیے مجرم کون! میں یا میرے والد صاحب!

پیارے بھائیو! اس حقیقت کا اعتراف آپ کو کرنا ہی پڑے گا کہ ٹی وی اور وی سی آر کے باعث اس معاشرے میں گناہوں کا سیلاب امنڈ آیا ہے۔

آہ! فلموں ڈراموں اور گانے باجوں کی بہتات نے ہمیں کہیں کا نہ چھوڑا۔ اگر ہمیں آخرت کی فلاح اور اپنے گھرانے اور معاشرہ کی اصلاح مطلوب ہے تو ٹی وی اور وی سی آر کو اپنے گھروں سے نکال دینا ہی پڑے گا۔

بُری صحبت میں بیٹھنے کا نشہ اور اس کی تباہ کاریاں

صحبت کا اثر مسلمہ ہے انسان اپنے ہمنشین کی عادات واخلاق سے ضرور متاثر ہوتا ہے بری صحبت کو اپنانے والے افراد اپنی عزت ووقار اور حیثیت کو کھو دیتے ہیں اس کی مثال یوں سمجھیں کہ وہ مکھی کی دوسری قسم کی روش کو اپناتے ہیں یعنی چمنستان موجود ہے اطراف سر سبز وشاداب اور گل وگلزار بھی ہے مگر وہ مکھی غلاظت ہی کا انتخاب کرتی ہے۔ جیسا کہ مشاہدہ ہے کہ وہ تمام خوبصورت جسم کو چھوڑ کر صرف اسی مقام کا انتخاب کرتی ہے جو زخمی ہوتا ہے جس میں خون و پیپ بھرا ہوتا ہے اسی لئے لوگ اس سے متنفر ہوتے ہیں اور یہ بات کون نہیں جانتا کہ غلیظ ماحول سے تعلق رکھنے والی مکھیاں وباء اور بیماری ہی کا ذریعہ بنتی ہیں۔

معلوم ہوا کہ غلیظ اور بری صحبت میں بیٹھنے والے افراد اپنے وقار ہی کو مجروح نہیں کرتے بلکہ دوسروں کی عزت اور وقار کے بھی در پے ہوتے ہیں لہٰذا ضروری ہے کہ ہم برے ماحول اور بری سوسائٹی سے اجتناب کریں۔

یاد رکھیئے کہ ہر بچہ پیدائشی طور پر اچھی جبلت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے یہ محض گھریلو ماحول اور اس کے بعد اس کی زندگی کا عملی ماحول ہوتا ہے جس کے اثرات اس کی زندگی پر مرتب ہوتے ہیں اور اسے ایک خاصی نوعیت کے کردار کے سانچے میں ڈھالتے ہیں جب کوئی نوجوان عنفوان شباب کی وادیوں میں قدم رکھ چکا ہوتو اپنے گرد وپیش کے ماحول میں ایسے بھونڈے مناظر دیکھتا ہے جن سے جنسی بیبا کی واضح طور پر مترشح ہوتی ہے عام طور پر نوجوان غلط دوستوں کی ہمنشینی کے باعث ہی برائیوں اور خرابیوں کا شکار ہو جاتے ہیں چونکہ اس عمر میں اتنا شعور نہیں ہوتا کہ دوستوں کا انتخاب کرتے وقت اچھے اور برے کی تمیز کی جا سکے۔

اس لئے اکثر نوجوان بری صحبت اور بری سوسائٹی میں پھنس کر غلط نوعیت کے مشاغل اور خراب عادتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں یہ چالاک مکار اور جرائم پیشہ قسم کے لوگوں کا وطیرہ

ہے کہ جب وہ کسی نوجوان جو بالکل سادہ لوح اور شریف النفس ہو یا یہ خود کسی وجہ سے ان کی صحبت میں اٹھنے بیٹھنے لگتا ہے تو وہ رفتہ رفتہ اس کو بھی اپنے رنگ میں ڈھال لیتے ہیں انہیں اپنے جھوٹے سچے کارناموں اور دیگر اس طرح کی کہانیاں سنا کر ان کے جذبات کو اکساتے ہیں ان کی ناپختہ امنگوں اور مخفی صنفی آرزوؤں کو ابھارتے ہیں اور آخر کار اسے کسی نہ کسی جذباتی، ذہنی اور اخلاقی بے راہ روی میں ملوث کر دیتے ہیں۔

اس بے چارے شریف آدمی کی آنکھیں اس وقت کھلتی ہیں جب وہ مستقل طور پر کسی جسمانی اور روحانی عارضے میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

گناہوں کے دلدل میں پھنس کر اپنی صحت، جوانی، وقت اور دولت خرد برد کر دیتا ہے اکثر گھرانوں میں دیکھا گیا ہے کہ گھر کے بڑے افراد والدین ہوں یا دوسرے سرپرست اپنے نوجوان اور چھوٹے بچوں کی اس نوع کی سرگرمیوں کا احتساب تو درکنار اپنے طور پر مناسب جائزہ لینے کا بھی تکلف گوارا نہیں کرتے اور یہ سوچنے کی زحمت تک نہیں اٹھاتے کہ آخر ان کا یہ بچہ اگر غیر ضروری طور پر کسی کام کے بغیر بہت سا وقت باہر اپنے دوستوں میں گزارتا ہے تو اس کا انداز کیا ہے وہ کیسے دوستوں میں بیٹھا ہے کہاں گھومتا پھرتا ہے بار بار اپنے آپ کو سنوار کر کہاں جاتا ہے گلی اور محلّہ کے چوک میں کیوں کھڑا ہوتا ہے اس صورت حال کی ابتدائی ذمہ داری والدین اور سرپرست پر عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے بچے کے اخلاق و اطوار اور مشاغل و معمولات پر کڑی نظر رکھیں۔ بعض نوجوان یہ سب کچھ جاننے کے باوجود بھی بری صحبت اور برے دوستوں کے جھمیلوں میں بیٹھنے سے گریز نہیں کرتے، اسی بری صحبت اور برے دوستوں کی وجہ سے کوئی جنسی حرص و ہوس کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے۔

کوئی نت نئے حسین چہروں سے تعارفی ارتباط و اختلاط کے جنون میں مبتلا ہو جاتا ہے کوئی نفسانی خواہش کے بھنور میں پھنس کر آسانی کے ساتھ جنسی میلان میں جکڑا ہوا ہے۔

کوئی اپنی خلوتوں میں جذبات جوانی سے مغلوب ہو کر جلق (مشت زنی) کی لعنت کی بھینٹ چڑھا ہوا ہے۔

کوئی کسی کے تصور اور حسن و جمال سے متاثر ہو کر گناہوں کے دلدل میں اتر جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دور حاضر میں جنسی امراض کی بہتات ہے۔

اس کے علاوہ سگریٹ نوشی، سینما بینی، آوارہ گردی اور نشہ بازی کی عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جب ان کا خرچ پورا کرنے کے لئے پیسے نہیں ملتے تو چوری یا بدکاری کے ذریعہ پیسے حاصل کرتے ہیں یا جھوٹ بول کر اور دھوکہ دے کر گھر والوں سے رقم حاصل کرنے لگتے ہیں اور اس طرح ان کے اخلاق تباہ ہو جاتے ہیں یہ سب بری صحبت کے نتائج ہیں۔

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ کوئی نہیں مرتا مگر اس کے اہل مجلس اس پر پیش کئے جاتے ہیں اگر وہ مرنے والا نیک لوگوں سے ہوتا ہے تو وہی نیک لوگ اس کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اور اگر برے لوگوں سے تعلق رکھنے والا ہے تو وہی اس کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

اس روایت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں نیکوں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے تاکہ جب ہم مرتے وقت اہل ذکر ملاحظہ کریں تو ہماری زبان پر بھی اللہ عزوجل کا ذکر جاری ہو جائے۔

گناہوں کی تباہ کاریاں

بری عادتوں اور گناہوں سے آخرت کا نقصان اور عذاب جہنم کی سزاؤں اور قبر میں طرح طرح کے عذابات میں مبتلا ہونا اس کو تو ہر شخص جانتا ہے مگر یاد رکھئے گناہوں کی نحوست سے آدمی کو دنیا میں بھی طرح طرح کے نقصانات سے دوچار ہونا پڑتا ہے جن میں سے چند یہ ہیں۔

۱۔ روزی میں برکت زائل ہو کر کم ہو جاتی ہے۔

۲۔ بعض مرتبہ تمام بدن میں اچانک کمزوری یا سستی پیدا ہو کر طبیعت کا خراب ہو جانا۔

۳۔ ذہنی ٹینشن میں مبتلا ہونا۔

۴۔ عقل میں فتور پیدا ہو جانا۔

۵۔ ہر وقت دل کا پریشان رہنا۔

۶۔ نعمتوں کا چھن جانا

۷۔ چہرے سے ایمان کا نور نکل جانے سے چہرے کا بے رونق ہونا۔

۸۔ ہر طرف سے ذلتوں، رسوائیوں اور ناکامیوں کا ہجوم ہونا۔

۹۔ عمر کا گھٹ جانا

۱۰۔ اللہ عزوجل اور اس کے فرشتوں کی لعنتوں میں گرفتار ہونا۔

۱۰۔ شرم وحیاء کا جاتے رہنا۔

۱۱۔ مرتے وقت زبان سے کلمے کا جاری نہ ہونا، وغیرہ وغیرہ۔

روایت میں آتا ہے کہ ایک شخص نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زلزلہ کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا لوگ زنا کو امر مباح کی طرح بے باکی سے کرنے لگتے ہیں شرابیں پیتے ہیں، باجے بجاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کو آسمان پر غیرت آتی ہے اور زمین کو حکم ہوتا ہے، ان کو ہلا ڈال۔ (ابن ابی الدنیا)

جدید تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ گناہ سے پریشانی، تذبذب اور نفسیاتی امراض پیدا ہو جاتے ہیں دراصل گناہ سے خون میں ہسٹامین کی زیادتی ہو جاتی ہے جس سے برین سیل بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور انسان بے شمار امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے بعض گناہوں کی نحوست کے اثرات ذہنی بیماریوں کی شکل میں سامنے آتے ہیں اور بعض کے جسمانی بیماریوں کی صورت میں اور بعض گناہوں کی نحوست سے جسم میں درد، تکان اور بے چینی محسوس ہوتی ہے جسم کے عضلات کھنچے جاتے ہیں دماغ بوجھل بوجھل اور ہاتھ پاؤں میں ضعف آ جاتا ہے۔

گناہوں کی وجہ سے خوف گھبراہٹ، مایوسی، چڑ چڑاپن اور وحشت ناک خواب وغیرہ آنے لگتے ہیں، ہاضمہ خراب اور نیند کم آتی ہے رنگ زرد اور پیلا ہو جاتا ہے نظر کمزور اور چکر آنے لگتے ہیں اور تھوڑا سا کام کرنے سے دماغ تھک جاتا ہے پڑھنے لکھنے کو دل نہیں چاہتا

بسا اوقات اعصابی اور جنسی کمزوری آ گھیرتی ہے پھر ڈاکٹروں اور حکیموں کے چکروں میں پھنس کر جیب کا صفایا بھی ہو جاتا ہے۔

گناہ کے اثرات چہروں پر ظاہر ہوتے ہیں جب انسان گناہ کرتا ہے تو اس کا دل بالکل سیاہ ہو جاتا ہے۔ پھر دل کی تاریکی انسان کے چہرے پر ظاہر ہوتی ہے اور گناہوں کی سیاہی اور چہرے کی سیاہی کا مشاہدہ معاشرے کے ایسے لوگوں کے چہروں پر باآسانی نظر آتا ہے۔

جو لوگ عشق و محبت اور نفسانی جذبات اور فحاشی کا شکار ہوتے ہیں ان کی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے اکثر نمایاں ہو جاتے ہیں اور ٹیلی ویژن اور فلم بینی کے اثرات بھی خاصے ہیں آنکھوں پر جب گناہ گاری کے اثرات ظاہر ہو جاتے ہیں تو چہرے کا باقی حصہ بھی اثرات قبول کرتا ہے اور انسان کے ماتھے پر سیاہی نمایاں ہونی شروع ہو جاتی ہے اور جوں جوں انسان گناہوں سے مزید آلودہ ہوتا جاتا ہے اس کے چہرے پر سیاہی بھی نمایاں ظاہر ہو جاتی ہے خاص کر جھوٹ بولنے اور دھوکہ دینے، زنا کرنے، حرام کھانے، بددیانتی کرنے اور غیبت کرنے والوں کے چہرے پر یہ اثرات بہت نمایاں ہوتے ہیں۔

اللہ عزوجل کے نیک بندوں کے چہرے اس سیاہی سے بالکل مبرا ہوتے ہیں اور ان کے چہروں پر اللہ عزوجل کی رحمت کا نور نمایاں نظر آتا ہے اور اگر ان کو گناہگاروں میں کھڑا کر دیا جائے تو وہ نمایاں نظر آئیں گے۔

وہ پیر جنہوں نے صرف ظاہرداری کا لبادا اوڑھا ہوا اور روحانیت ان کے پاس نہ ہو تو ان کے چہروں پر بھی عام دنیاداروں کی طرح سیاہی نظر آتی ہے گناہ کرنے والا خواہ کتنا ہی خوبصورت کیوں نہ ہو مگر اس کے چہرے پر کبھی نورانی رونق نظر نہیں آتی۔

گناہ دل میں بزدلی بھی پیدا کرتا ہے اور گناہ کرنے والے حقیقی قوت سے خالی ہوتے ہیں۔ اگرچہ گناہ کرنے والے ظاہراً بڑی دلیری کا کام کرتے ہیں مگر وہ سب شیطانیت کے اکسانے پر ہوتا ہے مگر اللہ عزوجل کے نیک بندوں کے مقابلے میں ان کو راہ حق پر استحکام حاصل نہیں ہوتا

کیونکہ استحکام کا سارادارومدار نیک کام کرنے، گناہوں سے بچنے، عبادات میں کثرت کرنے اور نیت کو درست رکھنے پر ہے، مگر اس کے برعکس نیک کاموں سے جی چرانے، برے کاموں میں جی لگانے اور ہر وقت گناہوں میں مصروف رہنے کی وجہ سے انسان کا دل کمزور ہو جاتا ہے۔

دل کی کمزوری جسم کے دوسرے اعضاء پر اثر انداز ہوتی ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ گناہ سے انسان میں حوصلہ اور ہمت کم ہو جاتی ہے جرات اور دلیری دور بھاگتی ہے ناامیدی اور بزدلی آ جاتی ہے۔

لیکن گناہ سے بچنے والے نیک لوگوں کا دل مضبوط ہوتا ہے ان میں بے پناہ ہمت اور حوصلہ ہوتا ہے ان کے عزم پتھر کی چٹانوں کی طرح ہوتے ہیں صحابہ کرام علیہم الرضوان بزرگانِ دین، صوفیائے عظام جسمانی لحاظ سے عام انسانوں ہی کی طرح تھے بلکہ بعض حالات میں ان سے بہت دبلے پتلے اور کمزور ہوتے تھے ان میں قوت ایمانی اور گناہوں سے بچنے کے سبب اتنی دلیری اور حوصلہ تھا کہ انہوں نے بڑی بڑی سلطنتوں کے تختے الٹ دیئے بڑے بڑے جابر حاکموں کے سامنے کلمہ حق سنایا ان کی کامیابی کا راز صرف یہی تھا کہ یہ لوگ گناہوں سے بچے اور اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں زندگی بسر کی۔

لیکن آہ! آج مسلمان قوم دن رات لاتعداد گناہوں میں مبتلا ہے اور انسانیت سوز مظالم میں ڈوبی ہوئی ہے کاش یہ مسلمان نافرمانیاں اور گناہوں کو چھوڑ کر متقی اور پرہیزگار بن جاتے۔

اللہ عزوجل اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے میں ہم سب کو گناہوں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے کی توفیق مرحمت فرماتے۔ آمین

بجاہ النبی الامین ﷺ

آپ کی دعاؤں کا محتاج

حکیم محمد اسلم شاہین

رحمت پور شریف بچیکی، تحصیل ننکانہ (شیخوپورہ)

جس میں حضور پرنور، نور علیٰ نور منبع کمالات
مفخر موجودات، حبیب کبریا
حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ علیہ التحیۃ والثناء
کا حلیہ مبارک اور سراقدس سے لیکر قدم پاک
کے خصائص برکات اور آپ کا حسین وجمیل
سراپا مقدس آیات قرآنی، مستند و معتبر روایات
واحادیث سے اخذ کر کے درج کیا گیا ہے
اور آپ کے ایک ایک عضو مبارک کے اوصاف
جمیلہ کی تصویر کھینچ دی گئی ہے۔

نقابت کی دنیا میں ایک نئی اور منفرد تالیف

گلشنِ نقابت

مؤلف:

الحاج قاری محمد یونس قادری

مرتب

مبارک علی قادری

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز

۱۱- گنج بخش روڈ لاہور

042-7313885

بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں
ہدیۂ درود و سلام کے موضوع پر
عالمِ اسلام میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب
محبت و عشق کا نایاب تحفہ
دلائل الخیرات
کی شہرۂ آفاق شرح
مطالع المسرات
از: امام علامہ محمد مہدی فاسی رحمۃ اللہ علیہ
کا مستند عام فہم اردو ترجمہ
از: شرف اہلسنت، شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری
خصوصیات
قرآن مجید، احادیث اور اسلاف کی روایات کی روشنی میں درود و سلام کے بے شمار فضائل اور فوائد و ثمرات کا حسین و دلکش بیان۔
قرآن و حدیث کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عشق کے تعلق پر مدلل بحث۔
اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) اسمائے حسنیٰ کے فوائد و خواص کا بیان۔
دو سو ایک (۲۰۱) اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و خصوصیات پر محققانہ اور کیفیاتِ محبت سے لبریز تذکرہ۔
روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تفصیلی احوال کا روح پرور بیان
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے علماء سے مروی ہدیۂ درود و سلام کا جامع ذخیرہ۔
درود و سلام کی تشریحات میں سیرت و اخلاقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلاف کے عقائد کا ایمان افروز تذکرہ۔
ملنے کا پتہ
نوریہ رضویہ پبلی کیشنز ۰ گنج بخش روڈ ۰ لاہور
فون: ۷۳۱۲۸۸۵